رسائلِ تصوف : شاہ ولی اللہ محدث دہلوی : جلد اول

رسائل شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مع اولین سلسلہ تصوف کی تین منفرد کتب القول الجمیل، الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ اور الشفاء العلیل کا مستند اردو ترجمہ

یزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ

تصوف فاؤنڈیشن

۱۴۱۹ھ

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ
وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (القرآن ٦٢:٢)

تزکیۂ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم

بعثتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقاصد عظیمہ تھے!
ان ہی مقاصد کے لیے "تصوّف فاؤنڈیشن" وقف ہے۔

یُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ

تصوّف فاؤنڈیشن

۱۴۱۹ھ

ابونجیب حاجی محمّد ارشد قریشی (بانی)

www.maktabah.org

تصوّف فاؤنڈیشن کی تمام کتابیں صُورِی و مَعنوِی محاسن کا شاہکار ہیں

○

رسائلِ تصوّف : شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی : جلد اوّل

رسائل شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہی دستور العمل، تزکیۂ نفس، قربِ الٰہی کے حصول، سلاسلِ اولیاء، مشائخ صوفیاء کے اشغال و معمولات اور بیماریوں کے روحانی عِلاج پر مستند کتاب۔

○

تصوف فاؤنڈیشن کی زیادہ سے زیادہ کتابیں خریدیئے یہ صدقہ جاریہ ہے
اِن کتابوں کی تمام آمدن صِرف اشاعت کُتبِ تصوّف پر صرف ہوتی ہے

www.maktabah.org

رسائل شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جلد اوّل

○ القول الجمیل فی بیان سواء السبیل
○ الانتباہ فی سلاسلِ اولیاء اللہ
○ الدرُّ الثمین فی مبشّرات النّبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

تصانیف عالیہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۱۴ھ ـــــــ ۱۱۷۴ھ

تحقیق و ترجمہ

سیّد محمّد فاروق القادری

مرتب و ناشر

ارشد قریشی، بانی تصوف فاؤنڈیشن

○

تصوّف فاؤنڈیشن

لائبریری ○ تحقیق و تصنیف و تالیف و ترجمہ ○ مطبوعات

۲۴۹ - این سمن آباد - لاہور - پاکستان - فون ۷۵۹۹۵۴۳

واحد تقسیم کار: المعارف - گنج بخش روڈ - لاہور

www.maktabah.org

یکے از مطبوعات تصوّف فاؤنڈیشن

شعبۂ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کلاسیک کُتب تصوّف ○ سلسلۂ اُردُو تراجم

جُملہ حقوق بحق تصوّف فاؤنڈیشن محفوظ ہیں © ۱۹۹۹ء

ناشر	:	ابونجیب حاجی محمدؐ ارشد قریشی بانی تصوّف فاؤنڈیشن۔لاہور
طابع	:	زاہد بشیر پرنٹرز - لاہور
سال اشاعت	:	۱۴۲۰ھ — ۱۹۹۹ء
قیمت	:	۱۵۰ روپے
تعداد	:	ایک ہزار
واحد تقسیم کار	:	المعارف۔گنج بخش روڈ۔لاہور۔پاکستان

۵ - ۰۳۱ - ۵۰۶ - ۹۶۹ — آئی ایس بی این

○

تصوّف فاؤنڈیشن ابونجیب حاجی محمدؐ ارشد قریشی اور ان کی اہلیہ نے اپنے مرحوم والدین اور لختِ جگر کو ایصالِ ثواب کے لئے بطور صدقہ جاریہ در یادگار یکم محرم الحرام ۱۴۱۹ھ کو قائم کیا جو کتاب و سُنّت اور سلف صالحین و بزرگانِ دین کی تعلیمات کے مُطابق تبلیغِ دین و تحقیق و اشاعت کُتب تصوّف کے لیے وقف ہے۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولی اللہی سلسلۂ تصوف کا احیاء

شعبہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام

شیخ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۱۴ھ - ۱۱۷۴ھ) کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ہے آپ عالم اسلام کے ایک ایسے عظیم مفسر، محدث، فقیہ اور صوفی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے شہرت عام اور بقائے دوام کی خلعت سے نوازا ہے، بلاشبہ متاخرین میں آپ کی ہمہ جہت شخصیت ہی اپنی عبقریت، جامعیت اور مرجعیت کی بدولت مسلمانوں کے تمام دینی مکاتب فکر اور روحانی سلاسل کا مرکز و محور اور اتحاد بین المسلمین کی عالمگیر علامت بن سکتی ہے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر تصوف فاؤنڈیشن نے ولی اللہی سلسلۂ تصوف کے احیاء کی روحانی اور علمی تحریک کا آغاز کیا ہے۔

تزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد عظیمہ تھے۔ ان ہی مقاصد کے لیے تصوف فاؤنڈیشن وقف ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب تصوف تزکیہ نفس کا نسخۂ کیمیاء اور کتاب و حکمت کا شاہکار ہیں، ان کتابوں کی تحقیق و اشاعت کے لیے تصوف فاؤنڈیشن میں شعبہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ قائم کیا گیا ہے جو پہلے مرحلے میں ان کتابوں کے مستند اردو تراجم زیور طبع سے آراستہ

www.maktabah.org

کر کے پیش کر رہا ہے اور دوسرے مرحلے میں ان کے انگریزی تراجم اور عربی و فارسی متون کی اشاعت ہوگی۔

ایک سال کے دوران تصوف فاؤنڈیشن، ممتاز محقق، عالم دین اور شیخ طریقت سید محمد فاروق القادری کے تعاون سے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی پانچ کتابوں کے خوب صورت اردو تراجم پیش کر چکا ہے باقی کتابوں کے اردو تراجم بھی جلد شائع ہو رہے ہیں۔ یہ محض حسن اتفاق نہیں روحانی ارتباط ہے کہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی افکار کے علمبردار مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حافظ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ بانی خانقاہ بھرچونڈی شریف (سندھ) کے دست مبارک پر مسلمان ہوئے اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی اقدار کے ترجمان پیر سید محمد فاروق القادری کا تعلق بھی خانقاہ بھرچونڈی شریف سے ہے۔

تصوف فاؤنڈیشن رسائل شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ (جلد اول) پیش کر رہا ہے پہلی کتاب کا عنوان القول الجمیل فی بیان سواء السبیل یعنی صراط مستقیم کے بیان میں قول جمیل ہی اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ تصوف و سلوک کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔ **صراط الذین انعمت علیھم**، ان کا راستہ جن پر انعام ہوا، اس راستہ پر گامزن ہوں اور انعام یافتہ ہو جائیں۔ تصوف فاؤنڈیشن کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے اس سے انشاء اللہ یہ راستہ آسان ہو جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

ابو نجیب حاجی محمد ارشد قریشی

بانی تصوف فاؤنڈیشن لاہور

یکم رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

www.maktabah.org

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولی اللہی سلسلہ، تصوف

جو تمام سلاسل پر محیط ہے

○

ظاہری طور پر اس فقیر (شاہ ولی اللہ) کو بیعت، صحبت، خرقہ، اجازت اور تلقین اشغال میں روئے زمین پر موجود تمام سلاسل طریقت یا ان میں سے اکثر کے ساتھ ارتباط اور نسبت حاصل ہے۔

رسالہ الانتباہ فی سلاسل اولیاء میں ان سلاسل سے مشہور سلسلوں کی سند قلم بند کی ہے۔ اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے۔ سلسلہ، قادریہ عرب اور ہندوستان کا مشہور ترین سلسلہ، ہے۔ سلسلہ، نقشبندیہ ہندوستان اور ماوراء النہر میں زیادہ ہے حرمین میں بھی پھیل گیا ہے۔ سلسلہ، چشتیہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے، اسی طرح سلسلہ، سہروردیہ خراسان، کشمیر اور سندھ میں، سلسلہ، کردیہ توران و کشمیر، سلسلہ، شطاریہ ہندوستان اور سلسلہ، شاذلیہ، مغرب، مصر اور اس کے نواحی علاقہ جات مدینہ منورہ بالخصوص مغرب میں زیادہ رائج ہیں سلسلہ عیدروسیہ زیادہ تر حضرموت میں چلا ہے۔

میری باطنی تربیت اور آراستگی کا سلسلہ آنحضرت ﷺ تک فیض سے آراستہ، متصل اور یقین کی حد تک صحیح اور درست سلسلہ ہے اور اس سلسلے کے ہر

www.maktabah.org

بزرگ نے اپنے شیخ کی صحبت حاصل کی اور اس کے آداب و فیوض سے بہرہ ور ہوئے۔

اسی طرح میرے والد گرامی نے باطنی طور پر آنحضور ﷺ سے آداب طریقت سیکھے اور وہ اس طرح کہ انہوں نے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت کی اور آپ سے بیعت ہوئے' آنحضور ﷺ نے انہیں ذکر نفی و اثبات کی تلقین فرمائی۔ میرے والد گرامی نے حضرت زکریاؑ سے بھی طریقت کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے والد گرامی کو اسم ذات کی تعلیم دی میرے والد گرامی نے ائمہ طریقت کی ارواح سے بھی فیض حاصل کیا' حضرت شیخ ابو محمد عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ' خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ معین الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو انہوں نے خواب میں دیکھا' ان سے اجازتیں حاصل کیں اور ان کے دل پر ان بزرگوں کی اپنی اپنی نسبتوں کا جو فیضان ہوا انہوں نے اسے اچھی طرح معلوم کیا اور جانا' والد گرامی یہ واقعہ ہمیں سنایا کرتے تھے۔

والد گرامی نے آخر عمر میں تلقین' بیعت' صحبت' اور توجہ کی اجازت عطا فرمائی اور فرمایا یدہ کیدی یعنی اس (شاہ ولی اللہ) کا ہاتھ میرے ہاتھ جیسا ہے اس پر اللہ کا شکر ہے۔

(رسائل شاہ ولی اللہ جلد اول)

www.maktabah.org

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ترتیب

تعارف : خود نوشت سوانح حیات شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۳

پیش لفظ : سید محمد فاروق القادری ۹

○

القول الجمیل فی بیان سواء السبیل

۳۵ تا ۱۲۰

○

الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

۱۲۱ تا ۲۴۴

○

الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

۲۴۵ تا ۲۶۳

○

www.maktabah.org

www.maktabah.org

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خود نوشت سوانح حیات شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تلخیص : الجزء اللطیف فی ترجمتہ العبد الضعیف

تصنیف : حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

○

یہ فقیر (شاہ ولی اللہ) بتاریخ ۱۴ شوال ۱۱۱۴ھ چہار شنبہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت پیدا ہوا تاریخی نام عظیم الدین نکالا گیا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بشارت کی بنا پر قطب الدین نام بھی رکھا گیا۔ ولادت سے پہلے خود والدین ماجدین اور چند اور صلحاء نے میرے بارہ میں بہت سے بشارتی خواب دیکھے جن کو بعض دوستوں نے مستقل رسالہ "القول الجلی" میں بھی جمع کر دیا ہے۔ عمر کے پانچویں سال مکتب میں بٹھا دیا گیا۔ ساتویں سال والد ماجد نے نماز روزہ شروع کرایا اور اسی سال "رسم سنت" عمل میں آئی۔ اور جیسا کہ یاد رہ گیا اسی ساتویں سال میں قرآن پاک ختم ہوا اور فارسی تعلیم شروع ہوئی' یہاں تک کہ دسویں سال شرح ملا جامی پڑھ لی اور مطالعہ کتب کی استعداد پیدا ہو گئی۔ چودھویں برس میں شادی کی صورت پیدا ہو گئی اور والد ماجد نے اس معاملہ میں انتہائی عجلت سے کام لیا اور جب سسرال والوں نے والد ماجد کے تقاضوں کے جواب میں سامان شادی تیار نہ ہونے کا عذر کیا تو آپ ۔نے ان کو لکھ بھیجا کہ میری یہ جلد بازی بے وجہ نہیں ہے بلکہ اس میں کوئی راز ہے لہٰذا یہ مبارک کام بلا تاخیر ہی ہو جانا چاہیے۔ چنانچہ والد بزرگوار کے

www.maktabah.org

اصرار سے اسی سال یعنی عمر کے چودھویں ہی برس میں شادی ہوگئی اور وہ راز بعد میں اس طرح ظاہر ہوا کہ نکاح سے تھوڑے ہی دن بعد میری خوش دامن کا انتقال ہوگیا اس سے چند ہی روز بعد میری اہلیہ کے نانا نے وفات پائی' پھر چند ہی دنوں میں عم بزرگوار شیخ ابوالرضاء محمد قدس سرہ کے صاحبزادے شیخ فخر عالم نے رحلت فرمائی اور یہ صدمہ ابھی تازہ ہی تھا کہ میرے بڑے بھائی شیخ صلاح الدین کی والدہ ماجدہ نے (گویا آپ کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم کی پہلی بیوی نے) داغ مفارقت دیا ان صدمات کے ساتھ ہی والد ماجد پر ضعف اور مختلف قسم کے امراض کا غلبہ ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی وفات کا سانحہ عظیم بھی پیش آگیا۔ ان حوادثات کے پیہم گزر جانے پر معلوم ہوا کہ شادی کے متعلق والد ماجد کی عجلت فرمائی میں کیا راز تھا۔ درحقیقت اگر اس وقت یہ کام اس طرح عجلت سے انجام نہ پاتا تو ان حوادث کی وجہ سے پھر مدتوں بھی اس کا موقع نہ آسکتا تھا۔

شادی سے ایک سال بعد پندرہ سال کی عمر میں والد ماجد کے ہاتھ پر میں نے بیعت کی اور مشائخ صوفیہ بالخصوص حضرات نقشبندیہ کے اشغال میں لگ گیا۔ اور توجہ و تلقین اور آداب طریقت کی تعلیم و خرقہ پوشی کی جہت سے میں نے اپنی نسبت کو درست کیا۔ اسی سال بیضاوی کا ایک حصہ پڑھ کر گویا مروجہ نصاب تعلیم سے فراغت حاصل کی والد ماجد نے اس تقریب میں بڑے پیمانہ پر خاص و عام کی دعوت کی اور مجھے درس کی اجازت دی جن علوم و فنون کا درس اس ملک میں مروج ہے ان میں ذیل کی کتابیں میں نے سبقاً سبقاً پڑھیں۔ حدیث میں پوری مشکوۃ شریف سوائے کتاب البیوع سے کتاب الآداب تک کے تھوڑے سے حصہ کے' اور صحیح بخاری کتاب الطہارۃ تک اور شمائل ترمذی کامل۔ اور تفسیر میں تفسیر بیضاوی اور تفسیر مدارک کا ایک حصہ اور حق تعالٰی کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت مجھ پر یہ ہوئی کہ کامل غور و فکر اور مختلف تفاسیر کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ والد ماجد کے درس قرآن میں مجھے حاضری کی توفیق ملی اور اس طرح کئی بار میں نے حضرت سے

www.maktabah.org

متن قرآن پڑھا اور یہی میرے حق میں "فتح عظیم" کا باعث ہوا۔ والحمد للہ علی ذالک۔

اور علم فقہ میں شرح وقایہ اور ہدایہ پوری پڑھیں اور اصول فقہ میں حسامی اور توضیح تلویح کا کافی حصہ اور منطق میں شرح شمسیہ پوری اور شرح مطالعہ کا کچھ حصہ اور کلام میں شرح عقائد مع حاشیہ خیالی اور شرح مواقف کا بھی ایک حصہ اور سلوک و تصوف میں عوارف اور رسائل نقشبندیہ وغیرہ اور علم الحقائق میں شرح رباعیات مولانا جامی، لوائح، مقدمہ شرح لمعات اور مقدمہ نقد النصوص، اور فن خواص اسماء و آیات میں والد ماجد کا خاص مجموعہ اور طب میں موجز، اور فلسفہ میں شرح ہدایۃ الحکمۃ وغیرہ اور نحو میں کافیہ اور اس کی شرح از ملا جامی اور علم معانی میں مطول اور مختصر المعانی اس قدر جتنے پہ ملا زادہ کا حاشیہ ہے اور ہیئت و حساب میں بھی بعض رسالے پڑھے۔ اور الحمد للہ کہ اسی تحصیل کے زمانہ میں ہر فن سے خاص مناسبت پیدا ہو گئی اور اس کے خاص مسائل اور اہم مباحث میرے ذہن کی گرفت میں آگئے۔

میری عمر کے سترھویں سال والد ماجد مریض ہوئے اور اسی مرض میں واصل برحمت حق ہوگئے۔ اور اس مرض وفات ہی میں مجھے بیعت و ارشاد کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس اجازت میں کلمہ مبارکہ "یدہ کیدی" (اس کا ہاتھ گویا میرا ہی ہاتھ ہے) مکرر ارشاد فرمایا۔

خدا تعالیٰ کا ایک بڑا احسان یہ ہے کہ حضرت والد ماجد جب تک رہے اس فقیر سے بے حد راضی رہے اور اسی رضا مندی کی حالت میں اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ حضرت والد کی جیسی توجہ میرے حال پر رہی ایسی ہر باپ کو اپنے بیٹوں کے ساتھ نہیں ہوتی، میں نے کوئی باپ کوئی استاد اور کوئی مرشد ایسا نہیں دیکھا جو اپنی اولاد یا اپنے کسی شاگرد یا مرید کی طرف اس قدر توجہ اور شفقت رکھتا ہو جو حضرت والد ماجد کو میرے ساتھ تھی۔ اللھم اغفرلی ولوالدی و ارحمھما کما

www.maktabah.org

ربیانی صغیرا و جازهما بکل شفقه و رحمة و نعمة منهما علی مائة الف اضعافا فهما انک قریب مجیب۔

پھر حضرت کی وفات کے بعد بارہ سال تک کتب دینیہ اور معقولات کے درس میں اشتغال رہا اور ہر علم و فن میں غور کرنے کا موقع ملا۔ اور مذاہب اربعہ کی فقہ اور ان کی اصول فقہ کی کتابوں اور ان احادیث کے غائر مطالعہ کے بعد جن سے وہ حضرات اپنے مسائل میں استناد فرماتے ہیں نور غیبی کی مدد سے فقہاء محدثین کا طریقہ دل نشین ہوا۔ غرض والد ماجد کی وفات سے ۱۲ برس اس طرح گزرنے کے بعد حرمین شریفین کی زیارت کا شوق پیدا ہوا اور آخر ۱۱۴۳ھ میں یہ فقیر حج سے مشرف ہوا۔ اور ۱۱۴۴ھ میں مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی مجاورت اور شیخ ابوطاہر مدنی قدس سرہ و دیگر مشائخ حرمین شریفین سے اخذ روایت حدیث کی سعادت حاصل ہوئی مدینہ منورہ کے دوران قیام میں روضہ مقدسہ سرور دو عالم ﷺ میری توجہ کا خاص مرکز رہا اور الحمد للہ کہ مجھ فقیر پر اس قدسی دربار سے فیوض و برکات کی بے پایاں بارش ہوئی۔ نیز اس سفر مبارک میں حرمین شریفین اور عالم اسلامی کے بہت سے علمائے کرام کے ساتھ خوب علمی صحبتوں کا موقع ملا۔ حضرت شیخ ابوطاہر مدنی قدس سرہ کی طرف سے تمام طرق صوفیہ کا جامع خرقہ بھی اسی بابرکت سفر میں عنایت ہوا۔ پھر ۱۱۴۴ھ کے آخر میں حج سے مکرر مشرف ہو کر اوائل ۱۱۴۵ھ میں وطن کی طرف واپسی ہوئی اور بتاریخ ۱۴ رجب ۱۱۴۵ھ ٹھیک جمعہ کے دن بفضلہ تعالیٰ صحیح و سلامت وطن مالوف دہلی پہنچ گیا۔ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ بعض خاص الخاص انعامات آلہیہ کا بھی تذکرہ کرتا ہوں۔

حق تعالیٰ کا عظیم ترین انعام اس ضعیف بندہ پر یہ ہے کہ اس کو "خلعت فاتحیہ" بخشا گیا ہے اور اس آخری دور کا افتتاح اس سے کرایا گیا ہے اس سلسلہ میں جو کام مجھ سے لیے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ فقہ میں جو "مرضی" ہے اس کو جمع کیا گیا ہے اور فقہ حدیث کی از سر نو بنیاد رکھ کر اس فن کی پوری عمارت تیار کی گئی اور

www.maktabah.org

آنحضرت ﷺ کے تمام احکام و ترغیبات بلکہ تمامی تعلیمات کے اسرار و مصالح کو اس طرح منضبط کیا گیا کہ اس فقیر سے پہلے کسی نے یہ کام اس طرح نہیں کیا تھا۔ نیز سلوک کا وہ طریق جس میں حق تعالیٰ کی "مرضی" ہے اور جو اس دور میں کامیاب ہوسکتا ہے مجھے اس کا الہام فرمایا گیا اور میں نے اس طریق کو اپنے دو رسالوں "لمعات" اور "الطاف القدس" میں قلم بند کر دیا ہے۔

ایک کام مجھ سے یہ لیا گیا کہ متقدمین اہل سنت کے عقائد کو میں نے دلائل و براہین سے ثابت کیا اور "معقولین" کے شکوک و شبہات کے خس و خاشاک سے ان کو قطعی پاک کر دیا اور ان کی تحقیق بحمد اللہ ایسی کی ہے جس کے بعد کسی بحث کی گنجائش ہی نہیں رہتی ۔ علاوہ ازیں کمالات اربعہ ابداع، خلق، تدبیر اور تدلی کی حقیقت اور نفوس انسانیہ کی استعدادات کا علم مجھے عطا فرمایا گیا اور یہ دونوں ایسے علم ہیں کہ اس فقیر سے پہلے کسی نے ان کے کوچہ میں قدم بھی نہیں رکھا۔ اور حکمت عملی (کہ اس دور کی صلاح و فلاح اسی سے وابستہ بلکہ اسی میں منحصر ہے) مجھے بھرپور دی گئی اور کتاب و سنت و آثار صحابہ سے اس کی تطبیق و تفصیل کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔ اس سب کے سوا مجھے وہ ملکہ عطا فرمایا گیا جس کے ذریعہ سے میں یہ تمیز کرسکتا ہوں کہ دین کی اصل جو فی الحقیقت آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی ہے وہ کیا ہے اور وہ کون کون سی باتیں ہیں جو بعد میں اس میں ٹھونسی گئی ہیں۔ یا تحریف کا نتیجہ ہیں۔"

اپنے یہ حالات اور حق تعالیٰ کے یہ انعامات بیان فرمانے کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس تحریر کو ان الفاظ پر ختم فرماتے ہیں۔

"اگر میرے ہر بال کی جگہ زبان ہو، جو ہر وقت مصروف حمد الٰہی رہے تو بھی حق تعالیٰ کی حمد کا جو حق مجھ پر ہے، وہ ادا نہیں ہوسکتا۔ والحمد للہ رب العالمین۔"

www.maktabah.org

www.maktabah.org

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

سرگزشت عہد گل را از نظیری بشنوید
عندلیب آشفتہ تر مے گوید ایں افسانہ را

جامع علوم ظاہر و باطن سرخیل صوفیائے متاخرین حکیم الامت شیخ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۱۴ھ - ۱۱۷۶ھ) کی ذات گرامی ایک طرف اپنی ہمہ جہت شخصیت، علمی قدو قامت، راست فکری اور عبقری دل و دماغ کے اعتبار سے عالم اسلام کی گنی چنی شخصیات میں شمار ہوتی ہے، تو دوسری طرف صوفیا کی جماعت میں بھی آپ اپنے بلند درجہ مدارج، پائیدار اور مستحکم نسبت، صوفیا کے خرقہ جامعہ کے حصول اور مشائخ صوفیا کے معتقدات و معمولات پر مکمل پابندی کی بنا پر انتہائی بلند مقام کے حامل ہیں۔

دنیائے اسلام کے تمام مسلمان آپ کو اسلام کا انتہائی قابل اعتماد اور ثقہ ترجمان، اسلامی فکر و فلسفہ کا بلند پایہ شارح، عالی مرتبت روحانی بزرگ، اور اپنا مقتدا سمجھتے ہیں۔ آپ ایک ایسے خاندان کے فرد فرید ہیں جس میں علمی اور روحانی وراثت

www.maktabah.org

و روایت، صدیوں سے پوری آب و تاب کے ساتھ قائم رہی ہے آپ کا بیان ہے کہ ہمارے خاندان کا ہر رخصت ہونے والا بزرگ نئے آنے والے کی بشارت دیتا آیا ہے۔(۱)

حج و زیارت کے موقع پر آپ نے روضہ مقدسہ نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات سے بے شمار فیوض حاصل کیے چنانچہ فرماتے ہیں۔

درآں میاں بر روضہ منورہ حضرت سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ و اتم التحیات متوجہ شدہ و فیضہا یافت (۲) اس دوران بارہا آپ نے بچشم سر آنحضور ﷺ کی زیارت کی۔ ملاحظہ ہو۔

"ہر وقت کہ متوجہ شوم بمرقد مقدس آنحضرت ﷺ میدیدم آں ذات مظہر اسرار و آیات را ظاہر و بارز (۳)

میں جس وقت بھی آپ کے مرقد مقدس کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو آپ کی ذات مظہر آیات کو ظاہر و باہر دیکھتا تھا۔

آپ کو خلعت فاتحہ اور کمالات اربعہ یعنی ابداع، خلق، تدبیر اور تدلی کا خصوصی علم عطا کیا گیا۔ اسی طرح انسانی نفوس کی استعداد اور ان کے کمال اور انجام جاننے کا ملکہ عطا کیا گیا جو اس سے پہلے بقول آپ کے کسی کو عطا نہیں ہوا تھا۔ (۴)

سات برس کی عمر میں آپ نے قرآن مجید ختم کر لیا اور دس سال کی عمر میں شرح ملا جامی تک کتابیں پڑھ کر کتابوں کے مطالعے کی استعداد پیدا کر لی۔ چودہ برس کی عمر میں آپ کی شادی کر دی گئی، بقول شاہ ولی اللہ آپ کے والد نے آپ کی شادی میں جلدی اس لیے کی کہ انہیں بذریعہ کشف آئندہ رونما ہونے والے واقعات اور خاندانی اموات کا علم ہو گیا تھا۔ پندرہ برس کی عمر میں آپ نے اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کی اور مشائخ صوفیاء بالخصوص سلسلہ نقشبندیہ کے اشغال و اوراد میں مصروف ہو گئے اور توجہ و تلقین آداب طریقت اور خرقہ صوفیا حاصل کر کے آپ نے اپنی نسبت کی تکمیل کی۔ اسی سال آپ نے تحصیل علم سے فراغت پائی، چنانچہ آپ کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم نے ایک بڑی دعوت کا اہتمام کر کے عوام و خواص کو مدعو کیا اور شاہ ولی اللہ کو مسند درس پر بٹھایا۔

www.maktabah.org

ابھی آپ سترہ برس کے تھے کہ آپ کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم بیمار پڑ گئے اسی مرض کے دوران شاہ عبدالرحیم نے آپ کو بیعت و ارشاد کی اجازت اور باقاعدہ خلافت عطا فرمائی اور فرمایا یدہ کیدی اس کا ہاتھ میرے ہاتھ جیسا ہے چنانچہ اسی سال یعنی ۱۱۳۱ھ میں شاہ عبدالرحیم کا انتقال ہو گیا۔

شاہ ولی اللہ نے اپنے والد اور چچا شیخ ابوالرضا جنہیں وہ امام معرفت و شہود پیشوائے اہل یقیں کا نام دیتے ہیں کے کشف و کرامات، روحانی مدارج، عملی تجربات اور دنیوی حکمت کے جو واقعات بیان کیے ہیں وہ روح پرور ہیں عجیب بات یہ ہے کہ شاہ صاحب آخر عمر تک اپنے والد اور چچا کے شدید معتقد، ان کے روحانی مقامات اور واردات کے شاہد اور ان کی عظمت و بزرگی کی انفرادیت کے شدت سے قائل رہے ہیں۔

صاحب نزہتہ الخواطر شاہ عبدالرحیم کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وقد وقع الاتفاق علی کمال فضله بين اهل العلم والمعرفته وانتهى اليه الورع والتواضع الاشتغال بخاصته النفس(۵)

اس پر اتفاق ہے کہ شاہ عبد الرحیم اہل علم اور اہل معرفت میں کمال فضیلت کے مالک تھے تقویٰ انکساری اور تہذیب نفس تو آپ پر ختم تھی

مولانا عبید اللہ سندھی لکھتے ہیں:

شاہ ولی اللہ کی فکری تربیت اور ان کی عملی اساس میں ہم ان کے والد شاہ عبدالرحیم صاحب کو اصل مانتے ہیں شاہ عبدالرحیم نے خود اپنے نامور صاحبزادے کو تعلیم دی تھی--- پھر آپ نے وحدۃ الوجود کے مسئلے کو صحیح طریقے سے حل کیا اور اپنے صاحبزادے کے ذہن نشین کیا--- الغرض تین چیزیں قرآن کے متن کو اصل جاننا، وحدت الوجود کا صحیح حل، اور اسلام میں حکمت عملی کی غیر معمولی اہمیت شاہ ولی اللہ کے علوم میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور یہ تینوں کی تینوں شاہ عبدالرحیم کی تربیت کا نتیجہ ہیں۔"(٦)

شاہ ولی اللہ علوم و معارف کی جن بلندیوں پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ نے آپ

www.maktabah.org

کو علماء و صوفیاء کے ہاں جو مرجعیت، مقبولیت اور مسند نشینی عطا کی وہ تاریخ اسلام میں بہت کم لوگوں کو نصیب ہوئی ہے مولانا شبلی نعمانی نے بجا طور پر کہا ہے۔

"ابن تیمیہ اور ابن رشد کے بعد بلکہ خود انہی کے زمانے میں جو عقلی تنزل شروع ہوا تھا اس کے لحاظ سے یہ امید نہیں رہی تھی کہ پھر کوئی صاحب دل و دماغ پیدا ہو گا لیکن قدرت کو اپنی نیرنگیوں کا تماشا دکھلانا تھا کہ اخیر زمانہ میں جبکہ اسلام کا نفس باز پسیں تھا شاہ ولی اللہ جیسا شخص پیدا ہوا جس کی نکتہ سنجیوں کے آگے غزالی، رازی اور ابن رشد کے کارنامے بھی ماند پڑ گئے۔" (۷)

انتہائی افسوس اور کرب کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ خاص طور پر گزشتہ پچاس سال سے شاہ ولی اللہ کو بعض ایسی نو زائیدہ تحریکوں کا ترجمان بنانے کی کوششیں منظم طریقے سے جاری ہیں جو بظاہر اصلاح کے نام پر اٹھیں مگر امت مسلمہ کے فطری اور قومی دھارے سے کٹ کر علیحدگی پسندانہ تحریکیں بن کر رہ گئی ہیں۔ کاش شاہ ولی اللہ ایسے دیدہ ور عالم اور سلف صالحین کے مشرب کے امین، صوفیاء صافیہ کے مسلک کے قائل اور عامل بزرگ کو مرجعیت کے اس مقام پر رہنے دیا جاتا جہاں سارے لوگ اپنے اختلافات میں ان کے قول و عمل کو فیصلہ کن اور حرف آخر سمجھتے، آگے چلنے سے پہلے مولانا عبیداللہ سندھی کا یہ تجزیہ ذہن میں رکھ لیا جائے۔

"مولانا سندھی کہا کرتے تھے کہ گزشتہ صدیوں میں عوامی اور قومی تحریکیں اکثر و بیشتر مذہبی اٹھان اور بیداری کا نتیجہ تھیں لیکن جیسے جیسے وہ آگے بڑھیں ان کا دائرہ وسیع ہوتا گیا اور وہ عملاً عوامی اور قومی بن گئیں لیکن تحریک ولی اللہی میں اس تاریخی انحراف کے بعد جو موڑ آیا تو وہ جیسے جیسے آگے بڑھتی گئی بجائے اس کے کہ وہ مسلمان عوام کی ایک

www.maktabah.org

قومی تحریک بنتی وہ ایک علیحدگی پسند فرقہ پرستانہ تحریک بنتی گئی سید احمد سے منسوب اسی تحریک کا یہ حشر تو ہوا ہی' اس کا رد عمل اس تحریک کے دوسرے حصے تحریک دیوبند پر بھی ہوا اس کا نتیجہ ہے کہ آج بھی برصغیر کے مسلمان عوام کی غالب اکثریت بریلوی ہے جو اوپر کی دونوں تحریکوں کو کفر سے کم نہیں سمجھتی' اسی نوع کی احیا پسندانہ مذہبی تحریکیں اگر قومی اور عوامی خطوط پر نہ چلیں تو لازماً وہ علیحدگی پسندانہ فرقہ پرستانہ تحریکیں بن کر رہ جاتی ہیں۔ (۸)

شاہ ولی اللہ پر دو محاذوں سے کام شروع ہوا ایک طرف بعض کتابیں اپنی طرف سے لکھ کر ان کے نام کے ساتھ منسوب کی گئیں' ان کی بعض کتابوں میں الٹ پھیر یعنی الحاقات کیے گئے اس کی تفصیلات آپ کے خاندان کے فرد اور آپ کی کتابوں کے ناشر سید ظہیر الدین احمد کی داخلی شہادت اور ڈاکٹر محمد ایوب قادری کے تحقیقی مضامین میں موجود ہیں۔ راقم السطور نے بھی آج سے پچیس برس قبل انفاس العارفین کا ترجمہ شائع کرتے وقت مقدمے میں اس پر تفصیلی بحث کی تھی۔

دوسری طرف شاہ ولی اللہ کی دعوت الی القران والسنۃ رجوع الی المشائخ و الصوفیا' بیداری روحانیت اور استحکام نسبت کی عظیم الشان تحریک کو شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی اس تحریک کے دوش بدوش کھڑا کرنے کی مہم زوروں پر ہے جس میں شریعت کی ایک ایسی تعبیر پیش کی گئی ہے جسے امت مسلمہ کے اجتماعی فکر نے آج تک قبول نہیں کیا' کچھ وقت یہ تحریک ایک حکومت کے روپے پیسے کے زور پر پھیلنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارتی رہی ہے مگر اب رجعت قہقری کا شکار ہے اور انشاء اللہ اس کا وہی حشر ہوگا جو اس سے پہلے بڑی بڑی تحریکوں معتزلہ اور اخوان الصفا وغیرہ کا ہو چکا ہے۔

www.maktabah.org

میں یہ بات انتہائی ذمہ داری اور شرح صدر کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ شاہ ولی اللہ کو محمد بن عبدالوہاب نجدی سے سو میں سے ایک فیصد مماثلت اور مشابہت بھی نہیں ہے۔

ہمیں حیرت ہے کہ وحدت الوجود کو قرآن و حدیث کی تمام نصوص سے ثابت کرنے کے دعویدار (۹) اور شاہ ولی اللہ کے علمی اور فکری قبلہ و کعبہ شاہ عبدالرحیم کا بیٹا اور پیشوائے اہل ذوق و وجود امام ارباب معرفت و شہود شیخ ابو الرضا ایسے صاحب کشف و کرامات کا بھتیجا شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر ایسے مشائخ اور سختی سے بزرگوں کے معمولات پر کاربند صوفیا کا والد، مزارات کی زیارت اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرنے والا صوفی، توسل، استمداد، چلے، مکاشفے، تعویذ، دم، درود کا عامل دعائے سیفی، جواہر خمسہ، حزب البحر قصیدہ بردہ، اور دلائل الخیرات کا سند یافتہ قائل شاہ ولی اللہ کہاں چلا گیا ہے۔ فیوض الحرمین، انفاس العارفین الدر الثمین، القول الجمیل، انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کا مصنف کن وادیوں میں گم ہوگیا ہے ہمیں تو ایک ایسے شاہ ولی اللہ سے متعارف کرایا جا رہا ہے جو اپنے پوتے شاہ محمد اسماعیل اور شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا پیرو کار اور ترجمان ہے مولویوں نے کیا سے کیا بنا دیا ہے سچ کہا حضرت اقبال نے۔

باآں قوم از توے خوا ہم کشادے
فقیہش بے یقینے کم سوادے
بسے نادیدنی رادیدہ ام من
مرا اے کاش کہ مادر نہ زادے

ان دونوں تحریکوں کے فکری ڈانڈے ملاتے ہوئے مولانا سید ابو الحسن ندوی نے تاریخ اور حقائق کا یوں مذاق اڑایا ہے۔

www.maktabah.org

"عقیدہ توحید کی توضیح و تنقیح، قرآن مجید سے اس کے ثبوت اور توحید ربوبیت اور توحید الوہیت کے درمیان فرق کا جہاں تک تعلق ہے اس میں حضرت شاہ صاحب اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کے خیالات و تحقیقات میں بڑی مماثلت نظر آتی ہے۔" (۱۰)

مولانا مسعود عالم ندوی رقمطراز ہیں۔

"وقت آیا کہ از سرنو پیام محمد کی تجدید ہو مسجد نبوی کے دو طالب علم خاص طور پر اس منصب سے نوازے گئے ان میں ایک ہندی نژاد تھا اور دوسرا نجد کا بادیہ نشین یہ طالب علم کون تھے محمد بن عبدالوہاب اور ہندی نژاد ولی اللہ بن عبدالرحیم" (۱۱)

یہاں قلم روک کر ایک اور الزام کا جائزہ لے لیتے ہیں ہمارے یہ مفکرین خلط مبحث پیدا کرنے اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کی خاطر شاہ ولی اللہ کی زندگی کو دو متضاد حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ انکے نزدیک سفرحج سے پہلے والا شاہ ولی اللہ اور ہے مگر سفرحج سے واپس آنے والا شاہ ولی اللہ بالکل دوسرا ہے اس عیارانہ فنکاری کا مقصد یہ ہے کہ بقول ان کے ضعیف الاعتقادی، بریلویت اور بدعات کے حامل و عامل شاہ ولی اللہ کا تعلق سفرحج سے پہلے سے ہے سفرحج کے بعد تو وہ پکے موحد اور نجد سے چلنے والی توحید کی ہواؤں سے سرشار ہو کر لوٹے تھے گویا حج پر جانے سے پہلے وہ غیر معروف اور غیر پختہ تھے مولانا سید ابوالحسن علی لکھتے ہیں۔

"شاہ صاحب کی علمی و فکری اور دعوتی و تجدیدی زندگی میں حجاز مقدس کا سفر ایک تاریخ ساز واقعہ اور ان کی کتاب زندگی کا ایک نیا باب ہے اور ان کے ملکات ذہنی و علمی نے ارتقا کے وہ منازل طے کیے جو بظاہر ہندوستان میں ممکن نہ تھے۔" (۱۲)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ایک ہی تھے دوسرا شاہ ولی اللہ ابھی پیدا نہیں ہوا حقیقت ہے کہ شاہ صاحب قدرت کی طرف سے فطری صلاحیتیں لے کر آئے تھے آپ جس وقت حرمین روانہ ہوئے ہیں اس وقت آپ کی شہرت اور عالمانہ و

www.maktabah.org

عارفانہ حیثیت نہ صرف مسلّم بلکہ برصغیر سے باہر بھی پہنچ چکی تھی۔ شاہ صاحب نے علمائے حرمین سے اتنا لیا نہیں جتنا انہیں دیا ہے۔ شاہ صاحب کی اپنی تصانیف کے علاوہ القول الجلی کی طباعت اور بازیافت کے بعد بھی اگر کسی کو اصرار ہے کہ شاہ صاحب برصغیر کے مسلمہ مشائخ اور صوفیاء کے برعکس کسی دوسری فکر کے بانی اور مبلغ تھے تو اسے اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہیے۔ القول الجلی کے مولف شاہ محمد عاشق پھلتی، شاہ ولی اللہ کے ممیرے بھائی آپ کے خلیفہ خاص، ہمدم و دمساز، شاگرد، رفیق حج و درس اور آپ کے عاشق تھے۔ شاہ صاحب نے کہیں ان کو اعزا خوان واجلہ خلان لکھا ہے کہیں سجادہ نشین اسلاف کرام، کہیں دعاء علمی، حافظ اسراری وناظور کتبی والباعث علی التسوید اکثر منہا والمباشر (میرا ظرف علم، مرے اسرار کے امین، میری کتابوں کے نگران، میری اکثر کتابوں کے سبب تالیف، میرے مسودات کو صاف کرنے والے) لکھا ہے۔

شاہ صاحب نے خود القول الجلی کا اپنی کئی کتابوں میں حوالہ دیا ہے۔ شاہ محمد عاشق نے القول الجلی میں لکھا ہے کہ

"اس کتاب میں میں نے کوئی ایسی چیز نہیں لکھی، جسے حضرت شاہ ولی اللہ کی خدمت میں پیش کر کے ان سے اصلاح نہ لی گئی ہو" (۱۳)

سفر حج سے پہلے، دوران حج اور بعض کتابوں کے بارے میں القول الجلی کا یہ اقتباس دیکھ لیا جائے۔

برصغیر اور حجاز میں شاہ ولی اللہ کی عظمت و منزلت:

"آخر ربیع الاول ۱۱۴۳ھ کو اپنے بڑے ماموں (شیخ عبیداللہ والد شاہ محمد عاشق) کی ہمراہی میں (حرمین کے لیے) براہ لاہور روانہ ہوئے اس سفر پر ظفر میں جہاں کہیں بھی کسی ولی کا مزار ہوتا وہاں جاتے اور تھوڑی دیر ٹھہرتے اس کو حق سے جس قسم کی نسبت ہوتی وہ آپ کو مکشوف ہوتی تو اسے بالتفصیل بیان فرماتے جب پانی پت پہنچے، حضرت شاہ بو علی قلندر، شاہ شمس ترک اور شاہ جلال قدس اللہ اسرارہم کے مزارات پر حاضری دی۔

www.maktabah.org

بعد ازاں سرہند پہنچ کر حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی کے مزار پر حاضر ہوئے وہاں سے لاہور شیخ علی ہجویری کے مزار پر حاضری دی پھر ملتان پہنچ کر مخدوم بہاء الدین و شاہ رکن عالم قدس سرہما کے مزارات پر تشریف فرما ہوئے اور تمام اہل قبور کے احوال ایک ایک کرکے بیان فرمائے۔ (۱۴)

ملتان میں اکثر طلبا نے شرف بیعت حاصل کرکے اشغال طریقت حاصل کیے بعض تو آپ کی ایک ہی توجہ سے مرتبہ بے خودی پر پہنچ گئے اور ایک مدت بعد ہوش میں آئے بعض بیہوش ہو کر نعرے مارتے تھے------ جس وقت آپ نے شہر ٹھٹھہ میں نزول فرمایا تو اس شہر کے تمام علماء و صوفیاء آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک کثیر تعداد سعادت بیعت سے سرفراز ہوئی---- مکہ معظمہ میں قیام پذیر ہوئے تو وہاں کے اکابر علماء و فضلا حضرت اقدس کی خدمت میں آئے اور امتحانا مختلف علمی سوال کیے جب ہر مسئلہ کا حسب دل خواہ جواب پایا اور تمام علوم و فنون اور معقول و منقول میں حضرت اقدس کو فائق و برتر سمجھ لیا تو آپ کی خدمت میں درس کی درخواست کرکے تلمذ اختیار کیا اور لوگوں کی درخواست پر مسجد حرام میں حنفی مصلی کے قریب درس دینا شروع کیا اتنا زائد مجمع بڑھنے لگا کہ دم مارنے کا موقع نہ ملتا تھا ادق مسائل اور مشکل باتوں کے حل میں اتنی زیادہ شہرت ہوئی کہ اس جگہ کے اکابر علماء کو بھی اگر کوئی پیچیدہ مسئلہ پیش آتا تو حضرت اقدس سے رجوع کرتے اور آپ اسے حل فرماتے۔ شافعی، حنفی مسلک کے مفتی تک اہم مسائل میں آپ سے رجوع کرتے۔ چند ہی روز میں حضرت اقدس اس ملک میں اتنے زائد معظم اور ہر دل عزیز ہوگئے کہ تمام اکابر آپ کی صحبت کو غنیمت سمجھتے ہوئے نہایت تعظیم و تکریم کرنے لگے اور آپس میں کہنے لگے کہ واللہ باللہ حضرت ہی تمام اہل مکہ میں سب سے زائد عالم بزرگ اور برتر ہیں --- حرمین کے بکثرت لوگوں نے سعادت بیعت حاصل کی نیز اشغال طریقت استفاضہ کیے ---- جس وقت سرور کائنات ﷺ کے روضہ اقدس پر پہنچ کر شرف زیارت سے مشرف ہوئے حضور کی بے شمار عنایات و کرامات آپ پر مبذول ہوئیں اور جس دن بھی مواجہ شریف میں جلوس فرماتے

www.maktabah.org

نئے نئے اسرار سے مستفیض ہوتے۔ کوئی مجلس ان واردات سے خالی نہ ہوتی--- شیخ طاہر باوجود استاذ ہونے کے طریقہ شاگردی برتتے تھے حضرت اقدس جب بھی حضرت شیخ کے پاس تشریف لے جاتے وہ آپ کو دیکھتے ہی سروقد تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے اپنے ہاتھ سے مصلی بچھا کر تکیہ لگاتے اور آپ کو بہ تعظیم و تکریم تمام اس پر بٹھاتے اور خود شاگردانہ طور پر سامنے بیٹھتے جب حضرت اقدس نے ان سے اجازت کی درخواست کی تو فرمایا کہ میں اس قابل نہیں کہ آپ کے لیے اجازت نامہ لکھوں میں نے آپ سے استفادہ کیا ہے حضرت اقدس نے شیخ کی فرمائش پر رسالہ مقدمہ السنیہ فی الانتصار الفرقتہ السنیہ لکھا۔ دوسری تصنیف القول الجمیل فی بیان سواء السبیل جس میں اشغال و اذکار تصوف دیگر فوائد طرق ثلاثہ یعنی جیلانیہ نقشبندیہ چشتیہ ہیں اور دیگر مشاہدات و اسرار جو رسالت ماٰب سے استفاضہ کئے ہیں تحریر کیے تھے حضرت شیخ نے ان کو اپنے ہاتھ سے نقل فرما کر حضرت اقدس کے سامنے پڑھا۔

جب حضرت اقدس رخصت ہو کر مکہ معظمہ روانہ ہوئے تو حضرت شیخ نے اپنے گھر سے نکل کر بہت دور تک آپ کی مشایعت کی اور شیخ کے صاحبزادہ اور دیگر اعزہ تین کوس تک آپ کے ہمراہ رہے اثنائے راہ میں حضرت اقدس جہاں قیام کرتے وہ اپنے کپڑے حضرت اقدس کے قدموں پر ڈالتے اور ان کو بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیتے--- وہاں کے لوگ فیوض ظاہری و باطنی اخذ کرتے۔ اسی جگہ آپ نے ایک رسالہ مسمی بہ "فیوض الحرمین" تصنیف فرمایا--- اور دونوں رسالے المقدمہ السنیہ فی الانتصار الفرقتہ السنیہ اور القول الجمیل فی بیان سواء السبیل حرمین میں بہت مشہور ہوئے۔ القول الجمیل مغربی ممالک اور بصرہ اور مصر وغیرہ نقل کرکے لے گئے اور ان کی اجازت حاصل کی---" (۱۵)

القول الجمیل کے بارے میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ شاہ صاحب یہ کتاب لکھ کر فخریہ طور پر اپنے ساتھ حجاز لے گئے تھے شیخ ابو طاہر کردی نے اسے اپنے ہاتھ سے نقل کیا دیار مغرب، بصرہ اور مصر کے شیوخ نے اس کی نقول حاصل کیں اور اجازتیں لیں۔

القول الجمیل وہ کتاب ہے جس کے سارے مندرجات اور معمولات

www.maktabah.org

ہمارے موحدین کے نزدیک بریلویوں کے خود ساختہ مسلک کے پیدا کردہ اور خلاف سنت امور ہیں اور ان کا سہارا لے کر پورے برصغیر کا خانقاہی حلقہ اور عوام الناس فتووں کی زد میں ہیں۔ اگر بلاخوف لومتہ لائم حق ڈنکے کی چوٹ کہنا ہے تو شاہ ولی اللہ کو کس کھاتے میں معافی دی جا رہی ہے اگر یہ سب کچھ بریلویت ہے تو شاہ ولی اللہ ایسا بریلوی برصغیر میں پیدا نہیں ہوا یوں بھی کسی انصاف پسند اہلحدیث نے کہہ دیا تھا جماعت اہل حدیث کے ترجمان الاعتصام میں اقتباس دینے کے بعد ایک صاحب نے لکھا ہے۔ ”شاہ ولی اللہ کا جو حصہ تصوف سے متعلق ہے اس میں ایسا مواد ملتا ہے جس سے بریلویت کی خاصی تائید ہوتی ہے“ (۱۶) القول الجمیل کے چند عنوان یہ ہیں۔ سنیت بیعت، طریقہ پاس انفاس، مراقبہ فنا، برائے کشف و قائع آئندہ، طریقہ کشف ارواح، برائے دفعہ بلا، صلوٰۃ کن فیکون، طریقہ سلب مرض، طریقہ توبہ بخشی، طریقہ تصرف قلوب، اسمائے اصحاب کہف پانی میں غرق ہونے، آگ میں جلنے، غارتگری اور چوری سے محفوظ رہنے کے لیے، برائے دفع جن از خانہ وغیرہ۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ القول الجمیل اور انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں روحانیت کی ترقی، تہذیب نفس اور ظاہری و باطنی بیماریوں سے نجات کی خاطر جو نظام العمل پیش کیا گیا ہے، اس کا ایک فیصد بھی احادیث سے ثابت نہیں ہے۔ اگر معیار یہی ہے کہ جو چیز احادیث سے ثابت نہیں ہے وہ بدعت ہے سنت حسنہ اور کار خیر کا کوئی تصور نہیں اور بدلتے تقاضوں کے مطابق تہذیب نفس کے لیے حکمائے اسلام کو فروعی ضابطوں کا اختیار بھی نہیں ہے تو پھر خدا لگتی یہ ہے کہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں تو مفت کے بدنام ہیں۔

یوں تو یہ ساری کتاب بریلویت کے مواد سے بھری ہوئی ہے مگر ایک عنوان پر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی بھی خاموش نہیں رہ سکے اور وہ یہ ہے کہ شاہ صاحب نے القول الجمیل کے صفحہ ۱۴۰ پر اصحاب کہف کے نام لکھ کر ان کی خاصیت یہ بیان کی ہے کہ ”یہ نام پانی میں غرق ہونے آگ میں جلنے، اور چوری ڈکیتی سے محفوظ رہنے کے لیے اکسیر اور امان ہیں۔“

اس پر سید ابوالحسن ندوی نے یہ تبصرہ کیا ہے۔

www.maktabah.org

کتاب القول الجمیل کا مطالعہ کرنے والے کو اس کتاب میں کہیں کہیں وہ محد ثانہ ' مجتہدانہ رنگ نظر نہیں آئے گا' جو شاہ صاحب کی اہم و مشہور کتابوں کی خصوصیت (کون سی اہم کتابوں) ہے بلکہ اس کے بعض مندرجات توحید کے بارہ میں شاہ صاحب کے معروف عالمانہ اور مصلحانہ مسلک سے میل نہیں کھاتے۔ مثلاً اصحاب کہف کے ناموں کے بارے میں لکھا ہے اسماء اصحاب الکہف امان من الغرق والحرق والنہب' پھر ان کے نام لکھے ہیں حالانکہ یہ نام کسی بھی صحیح حدیث اور قطعی الثبوت ذریعہ سے ثابت نہیں ہیں۔

اس کی عجیب و غریب وجہ ندوی صاحب یہ بیان کرتے ہیں۔

"اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ کتاب سفر حرمین ۱۱۴۳ھ - ۱۱۴۵ھ سے پیشتر کی تصنیف ہے" (۱۷)

ہمارے قارئین کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی ہوئی ہے کہ سفر حرمین سے پہلے اور بعد کی یہ تقسیم کیوں کی جا رہی ہے مگر عجیب تر بات یہ ہے کہ نہ صرف یہ کتاب حرمین کے سفر میں ساتھ رہی بلکہ حرمین کے علاوہ عالم اسلام کے علماء و شیوخ نے اس کی اجازتیں اور نقول حاصل کیں' اور شیخ ابو طاہر (آپ کے استاذ اور مرشد) نے یہ کتاب آپ کے سامنے پڑھی۔

ڈاکٹر مظہر بقا نے اپنے ایک مقالے اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ میں شاہ صاحب کی کتابوں کی زمانی ترتیب پر تحقیق کرتے ہوئے لکھا تھا کہ القول الجمیل سفر حرمین کے بعد کی تصنیف ہے (۱۸) یہ کتاب حرمین سے واپسی کے بعد جوں کی توں رہی بلکہ الٹا اس نے حرمین کے لوگوں کو متاثر کیا تو عملاً ڈاکٹر صاحب کی بات سو فیصد صحیح تھی مگر مولانا ندوی نے فرمایا ڈاکٹر صاحب کی یہ بات مفروضہ ہے۔ (۱۹)

ہماری تحقیق کے مطابق شاہ صاحب کا زیادہ علمی کام سفر حج ۱۱۴۳ھ - ۱۱۴۵ھ کے بعد ہوا ہے انفاس العارفین میں ۱۱۴۵ھ تک کے واقعات کے حوالہ جات مل جاتے ہیں۔ القول الجمیل کے بارے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی کہ یہ کتاب حرمین کے مشائخ کے علاوہ عالم اسلام کے علما نے نقل کی اور اس کی اجازتیں لیں' فیوض الحرمین مکہ معظمہ میں رمضان ۱۱۴۴ھ میں اعتکاف کے دوران

www.maktabah.org

تالیف ہوئی (۲۰) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ساری کی ساری مشائخ حجاز کے مختلف سلاسل ان سے اجازتوں اور خرقوں کے حصول اور ملاقاتوں کی داستان پر مبنی ہے ظاہر ہے سفر کی یہ روداد اور اس میں فیوض و برکات اور روحانی واردات کی آپ بیتی واپسی پر ہی لکھی گئی ہے۔

دنیائے علم کے منصف مزاج اور غیر جانبدار محققین القول الجلی ' انفاس العارفین ' الدر الثمین ' القول الجمیل اور انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کو سامنے رکھ کر شاہ ولی اللہ کا مسلک متعین کریں تو ہم انتہائی اعتماد کے ساتھ عرض کرتے ہیں یہ مسلک وہی سلف صالحین اور صوفیہ صافیہ کا مسلک ہے جس پر امت مسلمہ کا اجتماعی سواد اعظم عمل پیرا ہے۔

شاہ ولی اللہ اور شاہ محمد اسماعیل میں فاصلہ ہی کتنا ہے؟ اگر سارا برصغیر کفر و شرک کی لپیٹ میں آچکا تھا تو شاہ صاحب نے تقویۃ الایمان والی زبان کیوں استعمال نہیں فرمائی۔ کیا یہ تصور بھی کیا جاسکتا ہے کہ شاہ صاحب نے دین کے بارے میں خدانخواستہ مداہنت سے کام لیتے ہوئے ایسی کتابیں لکھ کر الٹا کفر و بدعت کی آبیاری کی ہے استغفر اللہ ویسے دبی دبی زبان میں یہ حضرات شاہ صاحب پر ایسا الزام لگانے سے چوکتے بھی نہیں۔

مولانا سید سلیمان ندوی نے مولانا مسعود عالم ندوی کو ایک خط میں مشورہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ "شاہ ولی اللہ کا مطالعہ بڑی احتیاط سے کرنا چاہیے کہیں کہیں وہ کفر کی حدود تک پہنچ جاتے ہیں" (۲۱) اب باقی بچا کون

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالنے سے پہلے شاہ ولی اللہ کی یہ بات ذہن میں رہے کہ اس آخری دور کا آغاز میرے ہاتھوں سے کرایا گیا---- جو کچھ آنحضور ﷺ سے منقول ہے یا دین میں جو اضافے کیے گئے ہیں یا تحریف کی گئی ہے اور جو کچھ سنت سے باہر ہے یا ہر نئے فرقے نے جو چیزیں دین میں رائج کی ہیں ان تمام کی مجھے پرکھ عطا کی گئی ہے۔" (۲۲)

www.maktabah.org

"انتباہ" میں تقریباً پانچ مقامات پر واضح طور پر تصور شیخ کی تلقین کی گئی ہے ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں فینبغی ان تفحظ صورته فی الخیال (۲۳) مناسب ہے کہ سالک ذہن میں صورت شیخ کو محفوظ کرے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوا:

فاحضر فی خیالک صورۃ شیخک اپنے تصور میں اپنے مرشد کی صورت حاضر کرو (۲۴) آگے فرمایا واول ما یجلس یستحضر رویة شیخه ثم یشتغل وظیفة

بیٹھنے کے بعد سب سے پہلے اپنے مرشد کی صورت کا تصور کرے پھر وظیفہ شروع کرے (۲۵)

اس کے بعد فرمایا برزخ یعنی صورت واسطہ پیش نظر دارد

برزخ یعنی صورت واسطہ (صورت مرشد) سامنے رکھے (۲۶)

ایک اور مقام پر وضاحت فرماتے ہیں:

"مطلوب دیگر آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند و بعدہ ذکر گوید الرفیق ثم الطریق بلکہ سلطان الموحدین برہان العاشقین حجتہ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خاں یوسف ناگی قدس اللہ سرہ چنیں مے فرمودند کہ صورت مرشد کہ ظاہرا دیدہ مے شود مشاہدہ حق تعالیٰ است در پردہ آب و گل و اما صورت مرشد کہ در خلوت نمودار مے شود آں مشاہدہ حق تعالیٰ است بے پردہ آب و گل۔"

دوسری ضروری بات یہ ہے کہ مرشد کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اور پھر ذکر کرے کہا گیا ہے کہ پہلے ساتھی پھر سفر' بلکہ سلطان الموحدین برہان العاشقین حجتہ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع الدین مخدوم مولانا قاضی خاں یوسف ناحی قدس سرہ اس طرح فرمایا کرتے تھے کہ مرشد کی ظاہری صورت کا دیکھنا آب و گل کے پردے میں حق تعالیٰ کا مشاہدہ ہے جبکہ خلوت میں صورت شیخ کا تصور اور آمد آب و گل کے پردے کے بغیر حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرنا ہے"

مشائخ کی ارواح کے تصرف اور ان کی امداد کے بارے میں فرماتے ہیں:

www.maktabah.org

ارواح متبرکہ اکابرین طریقہ را شامل حال خود دانستہ ایں تصرف از وشان امداد داند فی الحال و الاستقبال (۲۷)

"اکابرین مشائخ سلسلہ کی ارواح مبارکہ کو اپنے شامل حال سمجھے اور اس تصرف کو اس وقت اور آئندہ انہی کی امداد سمجھے۔"

غوث الاعظم اور مشائخ سلسلہ کے لیے فاتحہ ضروری قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں، خیال رہے کہ شاہ صاحب کے نام نہاد نام لیواؤں کے ہاں کسی کو غوث کہنا شرک ہے شاہ صاحب صرف غوث ہی نہیں غوث الثقلین کے لیے فاتحہ کی شرط لگا رہے ہیں۔

"بعد قرات الفاتحة لغوث الثقلين قدس سره و مشائخ السلسلة من السابقين والاحقين كما اشرطه المشائخ" (۲۸)

"غوث الثقلین اور گزشتہ و پیوستہ مشائخ سلسلہ کی فاتحہ کے بعد جیسا کے مشائخ نے ضروری قرار دیا ہے ذکر شروع کرے"۔ غوث اعظم اور غوث کا لفظ آپ نے اپنی کتابوں میں کثرت سے استعمال کیا ہے ملاحظہ ہو انفاس العارفین صفحہ ۹۸، القول الجلی ۸۱، ۲۸۵ ختم خواجگان کا طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"کہ جب کوئی مشکل پیش آئے تو اس طریقہ پر ختم خواجگان پڑھے۔ طریقہ بیان کر کے آگے فرماتے ہیں: ختم تمام کند و بر قدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند (۲۹)

"اس طرح ختم پورا کرے اور کچھ مٹھائی پر خواجگان چشت کے نام کی فاتحہ پڑھے" انفاس العارفین میں فرماتے ہیں کہ میرے والد فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں شیخ عبدالاحد (مجدد الف ثانی کے پوتے) کے گھر گیا تو وہ ختم خواجگان پڑھ رہے تھے۔ (۳۰)

اسی کتاب میں آپ نے اپنی "دلائل الخیرات" اور "قصیدہ بردہ" کی سند اور اجازت کی تفصیلات دی ہیں (۳۱) خیال رہے کہ یہ وہی کتابیں ہیں جنہیں شیخ محمد عبدالوہاب کی تعلیمات نے غیر اسلامی کتابیں قرار دے کہ انہیں جلا ڈالنے کا مشورہ

www.maktabah.org

دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ محمود مہدی استنبولی نے اپنی کتاب "کتب لیست من الاسلام (غیر اسلامی کتابیں) میں دلائل الخیرات اور قصیدہ بردہ کے بارے میں لکھا ہے کہ

حرقوا ھذہ الکتب ان کتابوں کو جلا ڈالو (۳۲)

اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کے نظریات پر جو حکومت قائم ہوئی ہے وہاں آج بھی ان کتابوں پر سخت پابندی ہے اور جس کے پاس ثابت ہوں اس کا ٹھکانہ غیر میعادی جیل خانہ ہے۔

الانتباہ میں دعائے سیفی اور جواہر خمسہ کی اجازتوں اور سند کا ذکر ہے (۳۳) دعائے سیفی میں یہ عبارت شامل ہے ناد علیا مظہر العجائب والغرائب تجدہ عونالک فی النوائب کل ھم و غم سینجلی ولایتک یا علی یا علی یا علی

جواہر خمسہ شطاریہ کے معروف و مقبول بزرگ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمتہ کے ان اوراد و اشغال کا مجموعہ ہے جو بقول شاہ ولی اللہ انہوں نے سو سے زیادہ مشائخ سے خود مل کر لکھوائے اور شاہ محمد غوث گوالیاری کا ذکر شاہ صاحب نے انتباہ میں انتہائی عقیدت و محبت کے ساتھ کیا ہے۔ جب آپ سفر حج سے واپس ہوئے تو راستے میں گوالیار پہنچ کر شیخ محمد غوث کے مزار کی زیارت کی اور ان کی نسبت معلوم فرما کر بیان کی۔

مگر ہمارے سید ابوالحسن علی ندوی شیخ محمد غوث گوالیاری کو یوں کھری کھری سناتے ہیں۔

"دسویں صدی ہجری میں ہندوستان صحاح ستہ اور ان مصنفین کی کتابوں سے ناآشنا تھا جنہوں نے نقد حدیث اور رد بدعت کا کام کیا اور سنت صحیحہ اور احادیث ثابتہ کی روشنی میں زندگی کا نظام العمل پیش کیا۔ ہندوستان کے ان مقامی روحانی فلسفوں کا اثر اپنے زمانہ کے مشہور و مقبول شطاری بزرگ شیخ محمد غوث گوالیاری کی مقبول کتاب "جواہر خمسہ" میں دیکھا جاسکتا ہے، جس کی بنیاد زیادہ تر بزرگوں کے اقوال اور اپنے تجربات پر ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحیح احادیث کے ثابت ہونے یا معتبر کتب شمائل و سیر سے اخذ کرنے کو ضروری نہیں سمجھا گیا اس میں نماز احزاب،

www.maktabah.org

صلوٰۃ العاشقین، نمازِ تنویر القبر اور مختلف مہینوں کی مخصوص نمازیں اور دعائیں ہیں جن کا حدیث و سنت سے کوئی ثبوت نہیں۔ (۳۴)

یہ عجیب تماشا ہے کہ شاہ ولی اللہ ایسا عظیم محدث، مصلح اور توحید کی تحریک کا علم بردار ایسے لوگوں کو بزرگ اور عارف مان کر ان سے اوراد و اعمال کی اجازتیں اور سندیں لے کر ان کا اعلان کرتا پھر رہا ہے جو نہ صرف صحاح اور ان کے مصنفین کی کتابوں سے ناآشنا ہیں بلکہ شمائل و سیر کی معتبر کتابوں اور حدیث و سنت سے بھی بے خبر ہیں۔

جناب ندوی صاحب الانتباہ، القول الجمیل اور انفاس العارفین کے بارے میں یہی بات کہتے تو قرین انصاف ہوتا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ندوی صاحب معتبر اور غیر معتبر اور صحیح اور غیر صحیح کے مولویانہ ضابطوں میں پھنسے ہوئے ہیں جبکہ شاہ ولی اللہ سمیت سارے مشائخ دین میں گہری بصیرت دین کے ساتھ ممارست اور آنحضور ﷺ سے گہری نسبت کی بنا پر اس مقام پر فائز تھے جہاں حقیقت ان کے سامنے بے نقاب تھی، انہوں نے اپنے علم، بصیرت اور مشاہدے کی بنا پر جو کچھ کہا وہی حقیقت اور صواب ہے، جو الزام انہوں نے شیخ محمد غوث کو دیا ہے شاہ صاحب کو وہ اچھی طرح پڑھ لیتے او جرات رندانہ کا مظاہرہ کرتے تو شاہ صاحب کی بات قطعا شیخ محمد غوث سے مختلف نہیں ہے۔

محافل عرس کا انعقاد، بارہ ربیع الاول اور شہادت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مواقع پر خصوصی مجالس کا انعقاد، انواع و اقسام کے طعام پکوانا، ایصال ثواب کرنا، اور التزام کے ساتھ مقررہ تاریخ پر کرنا، موئے مبارک کی زیارت کے لیے حد درجہ اہتمام کرنا، مزارات پر مراقبے کرنا اور ان سے اکتساب فیوض و برکات، چلے، مکاشفے، تعویذ، جھاڑ پھونک، اہل بیت اطہار سے خصوصی ارادت کے واقعات سے شاہ صاحب کی ساری کتابیں اور القول الجلی بھری ہوئی ہے میں یہاں الانتباہ کا ایک حوالہ بطور خاص دینا چاہتا ہوں۔

حضرت شاہ ولی اللہ الانتباہ میں کشف قبور کے عنوان کے تحت رقم طراز ہیں۔

www.maktabah.org

چوں در مقبرہ در آید دوگانہ بروح آں بزرگوار ادا کند اگر سورۃ فتح یاد باشد در اول رکعت بخواند و در دوم اخلاص و الا ہر دو رکعت پنج بار اخلاص بخواند و بعد قبلہ را پشت دادہ بنشیند و یکبار آیۃ الکرسی و بعضے سورتہا کہ در وقت زیارت می خوانند چنانچہ سورہ ملک وغیرہ ذالک بعد قل گوید پس از فاتحہ یازدہ بار سورہ اخلاص بخواند و ختم کند تکبیر گوید (۳۵)

و بعدہ ہفتہ کرت طواف کند و دراں تکبیر بخواند و آغاز از راست و بعدہ طرف پایاں رخسار نہد و بیاید نزدیک روئے میت بنشیند بگوید یا رب بست ویک بار و بعد اول طرف آسمان بگوید یا روح (۳۶)

ترجمہ: جب مقبرہ میں داخل ہو تو دو رکعت اس بزرگ کی روح کے لیے ادا کرے اگر سورہ فتح یاد ہو تو پہلی رکعت میں پڑھے اور دوسری میں اخلاص پڑھے اور اگر فتح یاد نہ ہو تو دونوں رکعتوں میں پانچ پانچ دفعہ سورہ اخلاص پڑھے اس کے بعد قبلہ کی طرف پشت کر کے بیٹھ جائے اور ایک دفعہ آیۃ الکرسی اور وہ سورتیں پڑھے جو عموماً زیارت کے وقت پڑھی جاتی ہیں مثلاً سورہ ملک وغیرہ اس کے بعد قل پڑھے اور فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ سورہ اخلاص پڑھ کر ختم کرے اور تکبیر کہے۔

اس کے بعد سات دفعہ طواف کرے اور تکبیر پڑھتا جائے۔ دائیں طرف سے شروع کرے پاؤں کی طرف رخسار رکھے اور میت کے منہ کے قریب بیٹھ جائے اور اکیس دفعہ یا رب کہے پھر آسمان کی طرف رخ کر کے یا روح کہے"۔

شاہ صاحب کے یہ معمولات و معتقدات کسی خاص دور یا ایک کتاب سے متعلق نہیں اس میں بلکہ ان کی تمام کتابیں سفر حج سے پہلے ہوں یا سفر حج کے بعد ساری کی ساری اسی فکر کی آئینہ دار ہیں مثلاً مشائخ کرام کے عرس منعقد کرنا ان میں شاہ عبدالرحیم اور خود شاہ صاحب کے

www.makatabah.org

شامل ہونے کے واقعات ان کی کتابوں میں سات مقامات پر آئے ہیں اب کشف قبور کے بارے میں جو کچھ شاہ صاحب نے بیان فرمایا ہے مولانا سید ابو الحسن علی ندوی نے اس پر یہ تبصرہ فرمایا ہے۔

"انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں صفحہ ۱۰۰ پر کشف قبور کے عنوان کے تحت جو طریقہ لکھا گیا ہے وہ ان تمام احتیاطوں اور محققانہ و محدثانہ ذوق سے مطابقت نہیں رکھتا جو شاہ صاحب کی اہم تصنیفات بالخصوص حجتہ اللہ البالغہ، تفہیمات الہیہ، اور الفوز الکبیر میں نمایاں ہے اگرچہ اس کی تاویل کی جا سکتی ہے (ملاحظہ ہو حفظ الایمان حضرت تھانوی ۸) لیکن ان موہوم الفاظ میں بھی اس مضمون کا آنا جو مشائخ طریقت کے تجربات اور بعض کے عمل کے مطابق ہے عملی لغزش اور غلط فہمی کا باعث ہو سکتا ہے۔ امام مالک کے درجے اللہ تعالیٰ بلند فرمائے کہ انہوں نے مسجد نبوی کے درس میں قبر انور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "کل یوخذ فی قولہ و یرد الا صاحب ہذا القبر صلی اللہ علیہ وسلم" (۳۷)

خیال رہے کہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں جنہیں ظلم کرتے ہوئے ایک نئے مکتب فکر کا بانی قرار دیا جا رہا ہے اور اس بے سروپا بات کو اتنی شدت سے دہرایا جا رہا ہے کہ وہ سچ معلوم ہونے لگی ہے طواف قبر کے تو وہ بھی قائل نہیں ہیں بلکہ اس کو ناجائز سمجھتے ہیں فاضل بریلوی لکھتے ہیں۔

"بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے۔" (۳۸)

میں کہتا ہوں کہ بریلویت کوئی مکتب فکر نہیں اگر خدانخواستہ یہ اصل دین سے علیحدہ مکتبہ فکر ہے پھر اس کا بانی مولانا احمد رضا خاں کیوں ہے، برصغیر کا پورا خانقاہی سلسلہ، سارا ولی اللہی خاندان، شاہ عبدالرحیم، شیخ ابو الرضا، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر، شاہ محمد موسیٰ، شاہ مخصوص اللہ، علماء بدایون، معقولات و فلسفہ کے امام علمائے خیر آباد، علمائے دہلی، علمائے لاہور اس کے بانی کیوں نہیں ہیں؟

www.maktabah.org

کون اہل علم نہیں جانتا کہ برصغیر میں ان اختلافات کا آغاز "اثر ابن عباس" کے مسئلے سے شروع ہوا۔ تقویۃ الایمان نے ایک نیا فکر متعارف کرایا تو شہید آزادی امام فلسفہ و معقولات مولانا فضل حق خیر آبادی نے ان کے رد میں امتناع النظیر اور تحقیق الفتویٰ ایسی بے نظیر کتابیں لکھیں، حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ مولانا عبدالسمیع رام پوری نے براہین قاطعہ کے جواب میں انوار ساطعہ لکھی جس پر حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ موجود ہے۔ ۱۲۴۰ھ میں جامع مسجد دہلی میں مشہور مباحثہ ہوا، پنجاب کے علما نے نامور صوفی بزرگ خواجہ غلام فرید کی ثالثی میں بہاول پور میں مشہور مناظرہ کرایا، مولانا ابو الکلام آزاد کے والد نے دس جلدوں میں تقویۃ الایمان کے خلاف کتاب لکھی۔ تقویۃ الایمان کے خلاف سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں۔

یہ تو وہ دور ہے جب مولانا احمد رضا خان بریلوی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، اگر کسی کا خیال یہ ہے کہ فاضل بریلوی نے نوزائیدہ تحریکوں کی طرح ایک نیا فکر پیش کر کے چند لوگ ہم خیال بنا لیے تھے اور بریلوی فرقہ وجود میں آگیا تو یہ اس کی پرلے درجے کی جہالت اور برصغیر کی سابقہ موجودہ تاریخ سے انتہائی بے خبری کی دلیل ہے۔

مولانا سید سلیمان ندوی نے حیات شبلی میں لکھا ہے۔

"تیسرا فریق وہ تھا جو شدت کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہا اور اپنے آپ کو اہل سنت کہتا رہا اس کے پیشوا زیادہ تر بریلی اور بدایوں کے علماء تھے" (۳۹)

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ۱۹۳۷ء میں لکھا۔

"امرتسر میں مسلم آبادی ہندو سکھ وغیرہ کے مساوی ہے، اسی سال قبل قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی کہا جاتا ہے" (۴۰)

شیخ محمد اکرام موج کوثر میں لکھتے ہیں۔

مولانا احمد رضا خان نے نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی (۴۱)

پروفیسر محمد اسلم سابق صدر شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی نے اپنے سفرنامہ ہند میں عارفانہ تجاہل کا عجیب و غریب مظاہرہ کیا ہے لکھتے ہیں۔

www.maktabah.org

"بدایوں جاکر معلوم ہوا کہ جس طرح بریلوی ایک مکتب فکر کا نام ہے اسی طرح بدایونی بھی باقاعدہ ایک مکتب فکر ہے ان دونوں مذاہب میں کیا فرق ہے یہ کوئی بریلوی یا بدایونی ہی بتا سکتا ہے" (۴۲)

اب کوئی کیسے اس بات کا یقین کرے کہ پروفیسر محمد اسلم ایسے مورخ اور فاضل آدمی کو برصغیر کی تاریخ سے اس قدر ناواقفیت ہے اور وہ صدق دل اور علمی بنیاد پر فاضل بریلوی کو ایک مکتب فکر کا بانی قرار دے رہے ہیں' برصغیر میں ہزاروں لاکھوں ایسے خانوادے ہیں جن کا مولانا احمد رضا خان بریلوی سے تعلیم و تعلم اور پیری مریدی کا کوئی تعلق نہیں ہے وہ صدیوں سے اپنے بزرگوں اور مشائخ کے معمولات پر عمل پیرا ہیں' انہوں بریلوی کس حیثیت سے کہا جائے گا۔

شمالی مغربی ہندوستان یعنی سندھ بلوچستان اور جیسلمیر بیکانیر کے عظیم مصلح اور نامور شیخ سلسلہ قادریہ کے پیشوا حضرت سید محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ (مورث اعلیٰ پیر صاحب پاگارا) کے ہاتھوں اصلاح و تجدید کا عظیم الشان کام ہوا مولانا عبید اللہ سندھی نے لکھا ہے کہ حضرت سید محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ کا شمالی ہندوستان اور سندھ میں وہی مرتبہ تھا جو دوسری طرف شاہ ولی اللہ کا تھا۔ حضرت سید محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ کا سارا مکتب فکر (جس میں یہ فقیر بھی شامل ہے) اس وقت کروڑ کے ہندسے کو چھو رہا ہے اور جسے بظاہر فاضل بریلوی کے ساتھ استادی شاگردی اور پیری مریدی کا کوئی تعلق نہیں ہے پروفیسر محمد اسلم کی اصطلاح میں بریلوی ہے۔ کوئی بتائے کہ اس حسن فریب کو کیا نام دیا جائے۔

توحید اسلام کا بنیاد عقیدہ ہے' مگر کسی کو توحید کا اجارہ دار بننے کی اجازت نہیں دی جاسکتی توحید کے درس اور رموز ان لوگوں کو سکھلائے جارہے ہیں جو سرے سے دوسرے وجود کے قائل ہی نہیں ان کے ہاں تو ذات باری کے سوا دوسرے وجود کا تصور خود شرک اور دوئی ہے جو اللہ کے سوا دوسرا وجود ہی نہیں مانتے وہ زندوں مردوں کو کیونکر خدا سمجھ سکتے ہیں ان کا تو یہ عقیدہ ہے۔

کل مافی الکون وھم از خیال

www.maktabah.org

أو عکوس فی المرایا او ظلال

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی عالم اسلام کا قابل فخر نام ہے۔ کیا ان کی کتابیں، القول الجمیل، انفاس العارفین، الدر الثمین، الانتباہ، فیوض الحرمین وغیرہ سب دوسرے درجے کی کتابیں ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو شاہ صاحب کو برصغیر کی مسلمان اکثریت کا پیشوا رہنے دیا جائے شاہ صاحب کا قریب ترین حلقہ ان کتابوں کو کیا حیثیت دیتا رہا ہے اس کے لیے شاہ صاحب کے وصال کے چند ہی روز بعد لکھے جانے والے آپ کے شاگرد سید محمد نعمان حسنی کے اس مکتوب کا مطالعہ فائدہ مند ہوگا جو انہوں نے شاہ صاحب کے خلیفہ شاہ سید ابو سعید علیہ الرحمتہ کو لکھا اس میں شاہ صاحب کے وصال کی تفصیلات اس موقعہ پر خصوصی انوار و برکات اور فیوض کے صدور کی روح پرور داستان کے بعد لکھتے ہیں۔

"صاحب من! ظاہر صحبت ایشاں روباستتار کشیدہ تصنیفات آنحضرت قریب نود، بل زیادہ در علوم دین از تفسیر، اصول فقہ کلام وحدیث مثلاً حجتہ اللہ البالغہ، اسرار فقہ، منصور، و ازالتہ الخفاعن خلافتہ الخلفاء و ترجمہ قرآن کہ ہر واحد قریب بہشتاد ونود جز کلاں بحجم خواہد بود و دیگر رسائل در حقائق و معارف مثلاً الطاف القدس، ہمعات، فیوض الحرمین و انفاس العارفین وغیرہم کہ نشان از صحبت و برکت مے دہند مے باید کہ عزیمت برآں آرند کہ ہمہ رانویسانده رائج نمائنده باندک توجہات سرانجام خواہد یافت و مثل ایں تصنیفات واللہ اعلم در اسلام تصنیف شدہ باشد یا نہ۔" (۴۳)

"اے حضرت! حضرت والا کی ظاہری صحبت تو اب میسر نہیں آسکتی آپ کی تصنیفات کی تعداد نوے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے علوم دین یعنی تفسیر، اصول فقہ کلام اور حدیث میں حجتہ اللہ البالغہ، اسرار فقہ، منصور، ازالتہ الخفا اور ترجمہ قرآن کہ ان میں سے ہر ایک کی ضخامت اسی نوے جز کی ہوگی، اور حقائق و معارف پر مشتمل رسالے جیسے الطاف القدس، ہمعات، فیوض الحرمین اور انفاس العارفین جو حضرت کی صحبت و برکت کی نشاندہی کرتے ہیں ان کے بارے میں آپ ہمت کریں

www.maktabah.org

کہ ان سب کو لکھوا کر رائج کریں یہ کام تھوڑی سی توجہ سے انجام پا جائے گا اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اسلام میں ایسی کتابیں لکھی بھی گئی ہیں یا نہیں""؟

اندازہ فرمایا آپ نے شاہ صاحب کی ان تصانیف کی قدرو منزلت شاہ صاحب کے اپنے حلقے میں، یہ داستان بہت طویل ہے تمام اہل علم حضرات سے میری اپیل ہے کہ وہ شاہ ولی اللہ کو ان کے ترجمانوں سے ہٹ کر براہ راست ان کی اپنی کتابوں کے ذریعے پڑھیں اور دیکھیں ہم شاہ صاحب کی تین کتابوں، القول الجمیل فی بیان سواء السبیل، الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ اور الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ﷺ کے اردو متراجم اکٹھے شائع کر رہے ہیں القول الجمیل اور الانتباہ میں ہزاروں مشائخ کے سلسلے اور اسناد بیان کی گئی ہیں اس سے اندازہ کرنا چاہیے کہ شاہ صاحب مشائخ کے سلسلوں اور ان کی نسبتوں کو کتنی اہمیت دیتے ہیں، قرآن و حدیث کی موجودگی میں بظاہر ایسی چیزوں پر اس قدر زور قلم صرف کرنا وقت اور توانائی کا بے جا استعمال معلوم ہوتا ہے مگر یہ اس دور کے مفکرین کا نظریہ ہے سلف صالحین نے ہمیشہ دین کو کتابوں کی بجائے شخصیات کے عمل اور زندہ نمونوں سے حاصل کرنے کو ترجیح دی ہے ان کا نظریہ یہ رہا ہے۔

چراغ زندہ مے خواہی در شب زندہ داراں زن
کہ بیداری بخت از بخت بیداراں شود پیدا

خاک راہ دردمندان طریق
فقیر سید محمد فاروق شاہ القادری
خادم خانقاہ عالیہ قادریہ شاہ آباد شریف
گڑھی اختیار خان ضلع رحیم یار خان
۸ ستمبر ۱۹۹۸ء

www.maktabah.org

حواشی

(۱) انفاس العارفین: ۴

(۲) ایضا: ۳۰۴

(۳) القول الجلی: ۵۵

(۴) انفاس العارفین

(۵) نزہتہ الخواطر۶: ۱۴۵

(۶) شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ: ۱۹۳: ۱۹۴ مولانا عبید اللہ سندھی

(۷) علم الکلام شبلی نعمانی: ۸۷

(۸) افادات و ملفوظات مولانا عبید اللہ سندھی: ۳۹۴ پروفیسر محمد سرور

(۹) انفاس العارفین

(۱۰) تاریخ دعوت و عزیمت: ۵: ۳۹۶

(۱۱) الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر: ۴۰

(۱۲) تاریخ دعوت و عزیمت: ۵: ۱۰۷

(۱۳) القول الجلی: ۴

(۱۴) یہ اس شخص کا عمل ہے جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اس نے اجمیر اور سالار مسعود کی قبر پر جانے کو شدید گناہ قرار دیا ہے۔

(۱۵) القول الجلی ۳۵ تا ۴۸ مطبوعہ شاہ ابو الخیر اکیڈمی شاہ ابو الخیر مارگ دہلی۔

(۱۶) ماہنامہ الرحیم جنوری ۱۹۶۶ء شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد سندھ

(۱۷) تاریخ دعوت و عزیمت: ۵: ۴۰۸

(۱۸) اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ: ۶۸ ادارہ تحقیقات اسلامی

(۱۹) تاریخ دعوت و عزیمت: ۵: ۴۰۹

(۲۰) القول الجلی: ۴۷

www.maktabah.org

(۲۱) ماہنامہ "الرحیم" فروری ۱۹۶۸ء حیدر آباد سندھ۔

(۲۲) انفاس العارفین : ۴۰۷ اردو ترجمہ از سید محمد فاروق القادری شائع کردہ المعارف لاہور و تصوف فاؤنڈیشن لاہور۔

(۲۳) الانتباہ : ۴۲ مطبع احمدی متعلق مدرستہ عزیزی دہلی ۱۳۱۱ھ

(۲۴) ایضاً ۷۴:۷:۷۷

(۲۵) ایضاً:۵۱

(۲۶) ایضاً:۱۳۹

(۲۷) ایضاً:۹۲

(۲۸) ایضاً:۲۵

(۲۹) ایضاً:۱۰۰

(۳۰) انفاس العارفین : ۵۲

(۳۱) الانتباہ : ۱۴۳

(۳۲) کتب لیست من الاسلام ۱۱:۷۲۱ لمکتب الاسلام بیروت

(۳۳) الانتباہ ۱۳۸:۱۳۶

(۳۴) ایضاً:۱۰۰

(۳۵) تاریخ دعوت و عزیمت ۵:۳۹۹ ادارہ نشریات اسلام کراچی

(۳۶) احکام شریعت : ۳:۱۵

(۳۷) حیات شبلی ۴۴:۴۶

(۳۸) شمع توحید : ۴۰ مطبوعہ سرگودھا

(۳۹) موج کوثر طبع نہم :۷۰

(۴۰) سفرنامہ ہندوستان : ۳۰۴

(۴۱) شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات :۶ : ۲ مطبوعہ لاہور

www.maktabah.org

www.maktabah.org

القول الجمیل فی بیان سواء السبیل

خانقاہی نظام اس کے آداب و اشغال

اور بیماریوں کے روحانی علاج پر مستند کتاب

تصنیف لطیف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

سید محمد فاروق القادری

○

تصوف فاؤنڈیشن لاہور

www.maktabah.org

www.maktabah.org

فہرست مضامین

مقدمہ: شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۳۹

باب ۱	بیعت	۴۱
باب ۲	بیعت کی حیثیت، آداب اور شرائط مرشد	۴۴
باب ۳	تعلیم و تربیت سالک	۵۲
باب ۴	اشغال مشائخ قادریہ	۵۶
باب ۵	اشغال مشائخ چشتیہ	۶۳
باب ۶	اشغال مشائخ نقشبندیہ	۶۹
باب ۷	نسبت کی حقیقت	۸۱
باب ۸	مجرب خاندانی عملیات	۸۷
باب ۹	علمائے ربانی کے آداب و فرائض	۱۰۳
باب ۱۰	آداب و مقاصد وعظ و نصیحت	۱۰۹
باب ۱۱	مصنف کے سلاسل طریقت	۱۱۴

www.maktabah.org

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مقدمہ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے بنی آدم کے دلوں کو فیضان انوار کے قابل اور معارف و اسرار کی امانت کے لائق بنایا اور برگزیدہ انبیائے کرام کو ہدایت اور دعوت کے لیے منتخب فرمایا تاکہ وہ عبادات اور اذکار کے حصول اور ان پر عمل پیرا ہونے کے راستے متعین کر دیں' پھر اس نے متقی اور جید علمائے کرام کو انبیاء کا جانشین اور وارث بنا دیا تاکہ وہ ان کے علم اور فیض کو ہمیشہ جاری و ساری رکھیں۔

بلاشبہ ان میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق و صداقت کی علمبردار رہے گی اور لوگوں میں سے گم کردہ راہ افراد ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ یہ لوگ ایسے چراغ ہدایت ہیں جن کے ذریعے مخلوق نفس کے اندھیروں سے نکل کر قرب خداوندی کے راستے پر گامزن ہوتی ہے چنانچہ جو صاحب دل ہے اور اس نے کلام ہدایت توجہ سے سنا' وہ سرفراز ہوا اور دائمی نعمتوں اور جنت کی بہاروں کا مستحق ٹھہرا' البتہ جس نے روگردانی کی اور منہ پھیرا وہ راستے سے بھٹک گیا اور مقام انسانیت سے نیچے گر گیا' اس کے لیے دوزخ اور گرم پانی ہے اور اس کا کوئی مددگار نہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنے نفس کی حرکتوں اور عمل کی برائیوں سے اللہ کی پناہ

www.maktabah.org

مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ اپنی ہدایت کی توفیق ارزانی نہ کرے اسے کوئی راہ پر نہیں چلا سکتا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ اس کے عبد خاص اور رسول ہیں آپ کو اللہ نے حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا آپ پر اور آپ کے آل و اصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور درود و سلام ہوں۔

حمد و صلوۃ کے بعد بندہ ضعیف' رحمت خداوندی کا امیدوار ولی اللہ بن شیخ عبدالرحیم (اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو اپنی خصوصی رحمت کا سایہ مرحمت کرے اور آخرت میں دائمی نعمت کے خزانے سے سرفراز کرے) عرض کرتا ہے کہ یہ کتاب اصول طریقت اور اس سے متعلق موضوعات پر مشتمل ہے یہ وہ اصول اور قواعد ہیں جنہیں ہم نے اپنے سلسلہ نقشبندیہ' سلسلہ قادریہ اور سلسلہ چشتیہ کے مشائخ سے حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو' میں نے اس کتاب کا نام "قول الجمیل فی بیان سواء السبیل" تجویز کیا ہے۔ اللہ کی ذات ہی میرے لیے کافی اور بہتر کارساز ہے اور گناہوں سے اجتناب اور نیکیوں کی توفیق اسی کے فضل ہی سے ممکن ہے۔

www.maktabah.org

باب ا

بیعت

ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا (الفتح: ۱۰)

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں' ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے' تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے برے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔

سرور عالم ﷺ سے منقول ہے کہ لوگوں نے آپؐ سے بیعت کی' کبھی ہجرت اور جہاد پر' کبھی ارکان اسلام کے قیام اور ادائیگی پر اور کبھی جہاد میں ثابت قدمی پر' اسی طرح بعض مواقع پر سنت کی پیروی' بدعات سے بچنے اور عبادات الٰہی میں ذوق و شوق پر بھی آپ سے بیعت کی گئی۔ صحیح روایات میں آیا ہے کہ آپ نے انصار کی عورتوں سے میت پر بین نہ کرنے پر بیعت لی۔

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ سرور عالم ﷺ نے کچھ فقرائے مہاجرین

www.maktaban.org

سے اس بات پر بیعت لی کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔ چنانچہ ان میں سے اگر کسی سے دوران سفر کوڑا گر جاتا تو وہ اپنے گھوڑے سے اتر کر اسے اٹھانے کو سوال پر ترجیح دیتا۔ لہٰذا اس بات میں کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ آنحضور ﷺ سے جو عمل اہتمام اور عبادت کے طور پر ثابت ہے اس کی حیثیت دینی سنت کے طور پر مسلم ہے۔

آنحضور ﷺ اللہ کی زمین پر اس کے خلیفہ' قرآن اور حکمت کے طور پر جو کچھ نازل ہوا اس کے عالم' کتاب و سنت کے معلم اور امت کے مزکی (پاک کرنے والے) تھے۔ چنانچہ آپ نے خلیفہ کی حیثیت سے جو عمل کیا وہ بعد والے خلفاء کے لیے سنت قرار پایا اور آپ نے کتاب و سنت کے معلم اور مزکی کی حیثیت میں جو نمونہ پیش کیا وہ علمائے حقانی کے لیے سنت ٹھہرا۔

اب ہم بیعت پر کچھ گفتگو کر لیتے ہیں کہ وہ کون سی قسم سے متعلق ہے بعض حضرات کا خیال ہے کہ بیعت صرف خلافت کے لیے ہو سکتی ہے صوفیائے کرام نے بیعت کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں"

یہ نظریہ بالکل غلط ہے چنانچہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے بعض دفعہ ارکان اسلام کی اقامت پر بیعت لی ہے۔ بعض دفعہ آپؐ نے سنت کی پیروی پر بیعت لی ہے۔ صحیح بخاری شاہد ہے کہ آپؐ نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے بیعت لی۔ اسی طرح آپ نے انصار کی ایک جماعت سے اس بات پر بیعت لی کہ وہ اللہ کے بارے میں کسی کی پرواہ نہیں کریں گے اور کسی کا خوف دل میں نہیں لائیں گے اور ہر حال میں حق کا دامن نہیں چھوڑیں گے' چنانچہ ان میں سے ہر شخص امراء اور بادشاہوں پر کھل کر تنقید کرتا تھا۔ اسی طرح آپؐ نے انصار کی عورتوں سے میت پر بین نہ کرنے پر بیعت لی۔ ان کے علاوہ کئی اور امور پر بیعت ثابت ہے ظاہر ہے یہ بیعت تزکیہ نفس' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ہے۔

www.maktabah.org

اصل بات یہ ہے کہ بیعت کی کئی قسمیں ہیں مثلاً بیعت خلافت، بیعت تقویٰ، بیعت ہجرت، بیعت جہاد، بیعت ثابت قدمی جہاد وغیرہ۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے پر بیعت بعد والے خلفاء کے دور میں متروک رہی۔ اسی طرح خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی اسلام کی بیعت نہیں ہوئی تاہم اس کی وجہ یہ تھی کہ خلفائے راشدین کے دور میں قبول اسلام شان و شکوہ اور حق کے دبدبے اور وقار کی بنا پر تھا جبکہ بعد والے بادشاہوں کے زمانے میں بیعت اسلام اس بنا پر متروک رہی کہ ان میں سے اکثر ظالم اور بدکردار تھے، انہیں احیائے سنت اور اقامت دین سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔

اسی طرح تقویٰ اور پرہیزگاری پر بیعت بھی اس دور میں نہیں ہوئی، اس کی وجہ یہ تھی کہ خلفائے راشدین کے دور میں صحابہ کرام بڑی تعداد میں موجود تھے۔ یہ حضرات آنحضرت ﷺ کی صحبت مبارکہ کے فیض یافتہ اور آپ کی ذات گرامی کی تربیت سے تزکیہ نفوس کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ چنانچہ تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کے لیے انہیں کسی خلیفہ سے بیعت کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بعد والے بادشاہوں کے دور میں بیعت کا سلسلہ اس لیے نہ چلا کہ کہیں اس سے تفرقے کا دروازہ نہ کھل جائے یا اسے بیعت خلافت نہ سمجھ لیا جائے۔ اس سے فتنوں کا اندیشہ تھا۔ البتہ اس زمانے میں مشائخ صوفیا بیعت کی بجائے خرقہ پوشی سے دینی مقاصد حاصل کرتے رہے، بعد والے دور میں یہ رسم ختم ہوئی تو مشائخ صوفیاء نے موقع غنیمت جان کر سنت بیعت کو دوبارہ لازم پکڑ لیا۔

○

www.maktabah.org

باب ۲

بیعت کی حیثیت آداب اور شرائط مرشد

یہاں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ بیعت واجب ہے یا سنت' یا بیعت کے سنت ہونے میں حکمت کیا ہے' اسی طرح بیعت لینے والے کی اہلیت اور شرائط کیا ہیں' ایفائے بیعت کیا ہے اور بیعت توڑنے سے مراد کیا ہے؟ نیز ایک ہی بزرگ یا دوسرے بزرگوں سے دوبارہ بیعت جائز ہے کہ نہیں- اسی طرح بیعت کے لیے کون سے الفاظ منقول اور متداول ہیں-

اس سلسلے میں عرض ہے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے ذریعے یقیناً قرب خداوندی حاصل کیا' مگر کسی شرعی دلیل سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ تارک بیعت کو گناہ گار قرار دیا گیا ہو- اس پر ائمہ دین میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے' گویا بیعت کے واجب نہ ہونے پر اجماع ہے-

اس میں حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور طریقہ یہ ہے کہ اس نے نفس میں مخفی امور کو ظاہری افعال و اقوال سے وابستہ کر دیا ہے اور ایک اعتبار سے زبان کو دل اور ضمیر کا ترجمان قرار دیا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ' اس کے رسول اور قیامت کی تصدیق قلبی مخفی امر ہے چنانچہ یہاں اقرار کو تصدیق قلبی کا

www.maktabah.org

قائم مقام بنا دیا گیا ہے' اسی طرح خریدار اور دکاندار کا خریدی جانے والی چیز پر رضا مندی یا سودا دراصل دلی معاملہ ہے مگر یہاں زبان کو باطن کا قائم مقام بنا کر طے شدہ ظاہری سودے کو تسلیم کر لیا گیا۔ ٹھیک اسی طرح توبہ' گناہوں سے اجتناب کا پختہ ارادہ اور تقویٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ایک مخفی اور قلبی معاملہ ہے چنانچہ یہاں بیعت کو اقراراً اس کی پختگی کا قائم مقام بنا دیا گیا ہے۔

مرشد کی اہلیت اور شرائط میں سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث کا علم رکھتا ہو۔ اس سے ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ وہ ان علوم میں چوٹی کی مہارت رکھتا ہو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث کے ضروری علوم سے باخبر ہو مثلاً تفسیر مدارک یا جلالین یا اس قسم کی کوئی اور کتاب کسی جید عالم دین سے سمجھ چکا ہو۔ قرآن مجید کے مطالب و معانی اس کی لغات مشکلہ' شان نزول اعراب اور قصص وغیرہ سے باخبر ہو' اسی طرح احادیث میں کم از کم وہ مشکوٰۃ المصابیح کو اچھی طرح سمجھ کر پڑھ چکا ہو۔ نیز اسے اس کے معانی' محاورات' مشکل اور نادر تراکیب سے واقفیت ہو' نیز وہ اعراب مشکل اور تاویل معضل کے سلسلے میں فقہاء کی آرا سے مطابقت سے باخبر ہو (مشکل سے مراد وہ دشوار لفظ ہے جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی پیچیدہ ہو اور معضل وہ ہے جس کے معنی مشتبہ ہوں کسی ایک معنی کی تعیین نہ ہو سکتی ہو)

اس کے لیے قرآن مجید کا حافظ ہونا یا راویوں کے حالات سے باخبر ہونا ضروری نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث مرسل اور حدیث منقطع بھی قبول کر لیتے تھے' مقصد یہ ہے کہ حدیث کے بارے میں اس بات کا پختہ یقین ہو جائے کہ اس کی اسناد آنحضرت ﷺ کی طرف صحیح ہے۔

اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ شیخ (مرشد) اصول فقہ' علم کلام اور فقہ و فتویٰ کی معمولی جزئیات تک سے واقف ہو' ہم نے ابتدا میں شیخ کے لیے علم ضروری قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بیعت سے اصلی غرض اور مقصود یہ ہے کہ

www.maktabah.org

مرید کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور قلبی سکون اور باطنی فیضان کے لیے اس کی رہنمائی کرے۔ اسی طرح اسے بری عادات و خصائل سے نجات دلائے اور اس میں اچھے اخلاق و عادات پیدا کرے تاکہ وہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر جذب کر کے ان پر عمل پیرا ہو۔ اب جو شخص خود عالم نہیں ہے وہ یہ سارا کام کس طرح انجام دے گا۔

اس بات پر سارے مشائخ صوفیا متفق اللسان ہیں کہ وعظ و تقریر صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو قرآن و حدیث جانتا ہو' سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں۔ البتہ اگر کوئی ایسا شخص جس نے ظاہری علوم زیادہ حاصل نہ کیے ہوں مگر اس نے ایک لمبا عرصہ صاحب تقویٰ علماء کی صحبت اٹھائی ہو ان سے تربیت حاصل کی ہو اور وہ حلال و حرام کی تحقیق و تفتیش کے بارے میں انتہائی مستعد ہو' کتاب و سنت کے مقابلے میں کسی چیز کو اہمیت نہ دیتا ہو۔ شاید سلوک و ارشاد کا فریضہ انجام دینے میں یہ چیزیں اس کے لیے کافی ثابت ہو جائیں۔

مرشد کی دوسری شرط یہ ہے کہ وہ عدل و انصاف اور تقویٰ کے بلند مرتبے پر فائز ہو' اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کبیرہ گناہ سے آزاد اور صغیرہ گناہوں پر اڑنے والا نہ ہو۔

مرشد کے لیے تیسری شرط یہ ہے کہ وہ دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دیتا ہو' اور اس کی طرف راغب ہو' موکد عبادات پابندی سے ادا کرتا ہو' اور صحیح احادیث میں وارد ذکر اذکار پر عامل ہو' ہمیشہ اپنے دل میں اللہ سے لو لگائے رکھے اور اسے یادداشت کی مشق کامل حاصل ہو۔

مرشد کے لیے چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ ہمیشہ نیکی کا حکم دیتا رہے اور برائی سے روکتا رہے۔ صائب الرائے اور صاحب الرائے ہو مستقل مزاج ہو' نہ کہ ہرجائی صاحب مروت اور عقل کامل کا مالک ہو تاکہ امر و نہی کے سلسلے میں اس پر اعتماد کیا جا سکے۔

www.maktabah.org

ارشاد خداوندی ہے۔

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ

"ایسے گواہ جن کو پسند کرو" (البقرہ: ۲۸۲)

اس سے صاحب تلقین و ارشاد (مرشد) کے بارے میں عدالت و تقویٰ کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ آپ خود کرلیں۔

مرشد کے لیے پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ طویل عرصہ تک مسلمہ مشائخ کی صحبت اور تربیت سے فیض حاصل کر چکا ہو۔ اس نے دوران تربیت مشائخ سے باطنی نور اور قلبی سکون کی دولت حاصل کی ہو' یہ اس لیے کہ سنت الٰہی کے مطابق انسان اس وقت تک فلاح حاصل نہیں کرتا جب تک اس کا تعلق اور واسطہ فلاح یافتہ افراد سے نہ پڑے' جس طرح علماء کی تعلیم و تدریس کے بغیر کوئی بھی علم حاصل نہیں کرسکتا۔ یہی صورت باقی پیشوں اور ہنروں میں ہے۔

اس معاملے (سلوک و ارشاد میں) کرامات اور خوارق عادات کا ظہور ضروری ہے اور نہ شرط' اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ مرشد گزر بسر کے لیے کوئی دنیوی کام نہ کرے۔ کرامات اور خرق عادات مجاہدات کا نتیجہ ہے کمال کی شرط نہیں ہے' مغلوب الحال لوگوں کو دلیل نہ بنایا جائے' سنت یہ ہے کہ تھوڑے پر قناعت اور شبہات کے مواقع سے پرہیز کی جائے۔

بیعت کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ بالغ' عاقل ہو اور اس معاملے میں شوق اور دلچسپی رکھتا ہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لیے ایک بچہ پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا' دعا فرمائی مگر اس سے بیعت نہ لی۔ بعض مشائخ صوفیا تبرک اور نیک فال کے طور پر چھوٹے بچوں کی بیعت بھی درست سمجھتے ہیں۔

مشائخ کے ہاں بیعت کا جو سلسلہ جاری ہے اس کی تین صورتیں ہیں مثلاً گناہوں سے توبہ پر بیعت' اسناد حدیث کے سلسلے کی طرح مشائخ کے سلسلے میں شامل

www.maktabah.org

ہونے اور برکت حاصل کرنے کی نیت سے بیعت اور احکام الٰہی پر صدق دل اور مصمم ارادے کے ساتھ عمل پیرا ہونے اور دل کو اللہ جل شانہ سے وابستہ کرنے کے عزم پر بیعت' اور یہی تیسرا طریقہ اصل اور مقصود ہے۔

پہلی دونوں صورتوں میں بیعت کی تکمیل اور اسے پورا کرنے یا اس کے ساتھ وفاداری نبھانے سے مراد یہ ہے کہ مرید کبیرہ گناہوں سے بچے صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرے' فرائض' سنن اور مستحبات کی پابندی کرے۔ بیعت توڑنے یا اس عہد سے باہر نکل جانے سے مراد یہ ہے کہ مرید ان ساری باتوں سے روگردانی کرے۔

تیسری صورت میں بیعت کے عہد کو نبھانے اور اسے پورا کرنے سے مراد یہ ہے کہ مرید ریاضت و مجاہدہ میں اتنی محنت کرے کہ بالآخر وہ اطمینان اور یقین کے نور سے منور ہو جائے' یہاں تک کہ یہ ساری چیزیں بطور عادت اور فطرت اس سے صادر ہونے لگیں اس حالت میں بعض دفعہ سالک کو ایسی چیزوں کی اجازت دی جاتی ہے' جن کی شریعت نے اجازت دی ہے اس میں بعض جسمانی فائدہ بخش چیزیں یا ایسی چیزیں جن کی ضرورت پڑتی ہے شامل ہیں مثلاً علوم دینی کی تدریس و تعلیم' یا عہدۂ قضا۔ اس بیعت یا عہد کو توڑنا یہ ہے کہ مرید مذکورہ امور سے عمداً غافل ہو جائے۔

دوبارہ بیعت کرنا: آنحضرت ﷺ سے دوسری بار بیعت لینا ثابت ہے۔ اسی طرح مشائخ صوفیاء سے بھی دوسری دفعہ بیعت لینا منقول ہے اگر دوسرے مرشد سے بیعت' پہلے پیر میں کسی خلل یا غیر مشروع بات ظاہر ہونے کی وجہ سے ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح مرشد کی وفات یا اس کے اس طرح غائب ہو جانے کی صورت میں بھی کوئی حرج نہیں جس میں اس کی واپسی کی امید باقی نہ رہی ہو' البتہ بلاوجہ دوسرے شیخ سے بیعت کرنا اسے ایک کھیل سمجھنا ہے' اس طرح نہ تو برکت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی مشائخ دلی توجہ کرتے ہیں۔

www.maktabah.org

بیعت کے الفاظ : مشائخ سلف سے بیعت کا جو طریقہ بیان ہوا ہے اس کے مطابق پہلے شیخ خطبہ مسنونہ پڑھے جو یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ

اس کے بعد مرید کو ایمان کی اجمالاً تلقین کرے اور کہے کہ کہو' میں ایمان لایا اللہ پر اور ایمان لایا اس پر جو کچھ اللہ کی طرف سے آیا مراد خداوندی کے مطابق اور میں ایمان لایا رسول اللہ ﷺ پر اور جو کچھ اللہ کی طرف سے آپ کے پاس آیا آپ کی تشریح اور مراد کے مطابق اور دین اسلام کے سوا میں تمام دینوں سے برات کا اظہار کرتا ہوں اسی طرح میں ہر قسم کے گناہوں اور نافرمانی سے توبہ کرتا ہوں' میں اسلام کی تجدید کرتا ہوں اور کہتا ہوں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اس کے بعد مرید سے کہے' کہو۔

میں نے بیعت کی آنحضرت ﷺ سے آپ کے خلفاء کے واسطے سے' پانچ باتوں پر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَسُوْلُ اللّٰهِ اس گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے روزوں پر اور استطاعت کی صورت میں حج بیت اللہ پر۔ پھر مرید سے کہے' کہو۔

میں نے آنحضور ﷺ سے آپ کے خلفاء کے واسطے سے اس بات پر بیعت کی کہ میں اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کروں گا' چوری نہ کروں گا'

www.maktabah.org

بدکاری نہیں کروں گا، قتل نہیں کروں گا اور اپنی طرف سے کسی پر بہتان نہیں لگاؤں گا اور کسی امر میں آنحضور ﷺ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس کے بعد قرآن مجید کی یہ دو آیتیں پڑھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ: ۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهِ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (الفتح: ۱۰)

وہ جو تو آپؐ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اتنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔

اس کے بعد مرشد اپنے لیے، اپنے مرید کے لیے اور حاضرین کے لیے دعا کرے اور کہے بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ "اس کے بعد اس تلقین میں کوئی حرج نہیں ہے مرید سے کہے، کہو"

میں نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ اعظم قطب اکمل خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے یا میں نے سلسلہ عالیہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یا میں نے سلسلہ عالیہ چشتیہ اختیار کیا جس کی نسبت ہے حضرت شیخ معین الدین سجزی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ۔ بار الٰہ ہمیں اس سلسلے کی برکات نصیب کر اور ہمیں اس سلسلے کے اولیاء اللہ کے ساتھ اٹھا اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے یہ توفیق ارزانی فرما۔

www.maktabah.org

میں نے اپنے والد گرامی سے سنا' آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں آنحضور ﷺ سے بیعت کی۔ آپ نے میرے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مبارک ہاتھوں میں کر لیے۔ چنانچہ میں بیعت کے وقت خواب کے مطابق مصافحہ کرتا ہوں' البتہ عورتیں بیعت کے وقت کپڑے کا ایک کونہ پکڑ لیں جبکہ دوسرا کونا مرشد اپنے ہاتھوں میں لے لے۔ واللہ اعلم۔

www.maktabah.org

باب ۳

تعلیم و تربیت سالک

سالکین کی تربیت کے کئی درجے ہیں، سب سے پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ شیخ سالک کے فکر و عقیدے میں تبدیلی لائے، جب بھی کوئی شخص اللہ کے راستے پر چلنے کے سلسلے میں شوق اور آمادگی ظاہر کرے اسے سلف صالحین کے عقیدے کے مطابق اپنے نظریات صحیح کرنے پر تیار کرے۔ واجب الوجود کے اثبات، اس کی وحدانیت اور معبود برحق ہونے کا عقیدہ اس کے ذہن میں بٹھائے اور یہ کہ وہ تمام صفات کمال مثلاً حیات، علم، قدرت، ارادہ اور دوسری تمام ایسی صفات جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو متصف فرمایا ہے ان کا مالک ہے، اسی طرح وہ تمام صفات کمال جو مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے روایات کے ذریعے ثابت ہیں صحیح اور حق ہیں۔ اسی طرح وہ اس بات کا عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ نقص اور کمی کی تمام صورتوں مثلاً جسم، احتیاج مکانی، غرض ہونے، طرف اور جہت میں ہونے اور الوان و اشکال سے منزہ اور پاک ہے۔

البتہ اس کے عرش پر متمکن ہونے، ہنسنے اور اس کے ہاتھوں کے سلسلے میں جو اشارات وارد ہوئے ہیں ہم اجمالی طور پر ان پر ایمان رکھتے ہیں، مگر ان کی تفصیلات علم الٰہی پر چھوڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان چیزوں کی طرف نسبت ہمارے

www.maktabah.org

تصور نسبت سے بالکل مختلف ہے سچ یہ ہے کہ

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ہمارے لیے اس قدر بس ہے کہ یہ چیزیں اس کے لیے ثابت ہیں جیسا کہ قرآن مجید شاہد ہے۔

اسی طرح شیخ مرید کے ذہن میں یہ عقیدہ جاگزیں کر دے کہ تمام انبیائے کرام برحق ہیں۔ خصوصاً ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری رسول ہیں۔ آپ کی تابعداری اور اطاعت فرض ہے۔ آپ نے جن چیزوں کا حکم فرمایا، جن باتوں سے منع فرمایا، جو کچھ آپ نے بیان فرمایا، چاہے اس کا تعلق ذات و صفات خداوندی سے ہے یا مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے سے، اسی طرح جنت، دوزخ، حشر، حساب، قیامت، عذاب قبر، حوض کوثر، صراط، میزان اور رویت الٰہی سے متعلق جو کچھ آپ سے صحیح روایات کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے سب حق اور درست ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

عقائد کی تصحیح کے بعد مرشد مرید پر اپنی توجہ مبذول کر کے اسے کبیرہ گناہوں سے اجتناب اور صغیرہ گناہوں پر ندامت کے لیے تیار کرے۔ سچ یہ ہے کہ کبیرہ ہر وہ گناہ ہے جس کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں دوزخ، عذاب شدید کی وعید آئی ہے اور جو محدثین کے نزدیک واضح اور مشہور ہو یا اس کے مرتکب کو کافر قرار دیا گیا مثلاً آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ جس نے جان بوجھ کر نماز قضا کی اس نے کفر کیا، دوسری جگہ فرمایا گیا کہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان فرق نماز ہے، جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا یا کبیرہ وہ گناہ ہے جس کے مرتکب پر شریعت میں حد مقرر کی گئی ہے۔ مثلاً چوری، زنا، رہزنی، شراب نوشی۔ اسی طرح ہر وہ گناہ جو عقل کے نزدیک برائی میں کبیرہ کے برابر یا اس سے بڑا ہے کبیرہ میں شامل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا عبادت میں یا روزی اور شفا وغیرہ کے سلسلے میں غیر اللہ سے مدد چاہنا۔ چنانچہ ان باتوں سے بچنے کے لیے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ

نَسْتَعِیْنُ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح کاہن کی تصدیق، آنحضور ﷺ کی شان میں گستاخی، قرآن مجید اور فرشتوں کے بارے میں سطحی گفتگو یا تمسخر بھی کبیرہ گناہوں کے ذیل میں آتے ہیں۔ ان کے علاوہ نماز، روزہ اور فرضیت کے باوجود حج ایسی ضروری عبادات کا ترک، قتل ناحق، اپنی اولاد کا قتل اور خودکشی بھی کبیرہ گناہ ہیں۔

اسی طرح زنا، لواطت، منشیات کا استعمال، چوری، ڈاکہ، سرکاری مال کی چوری، جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، پاک دامن عورت پر بدکاری کی تہمت، یتیم کا مال کھانا، والدین کی نافرمانی، قطع رحمی، ناپ تول میں کمی، سود خوری، میدان جہاد سے فرار، آنحضور ﷺ سے جھوٹی بات منسوب کرنا، عدالتی امور میں رشوت لینا، محرکات سے نکاح کرنا، بدرویہ مردوں عورتوں کے درمیان معاملات کرانا، حاکم کو بھڑکانا تاکہ وہ قتل کرے یا کسی کی جائیداد ضبط کر لے، دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا، کافروں سے دوستی رکھنا اور مسلمانوں کے مقابلے میں ان کا خیر خواہ بننا، جوا کھیلنا اور جادو کرنا سب گناہ کبیرہ ہیں۔

گناہ صغیرہ وہ ہیں جن سے شریعت نے منع کیا ہے یا وہ کسی جائز حکم کے خلاف ہیں، ان سے دین کے کسی مسلم حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔

اس کے بعد مرشد مرید کی زندگی میں ارکان اسلام مثلاً طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی محبت اور ان پر عمل کا جذبہ پیدا کرے۔ یہ ارکان مرید سے ان آداب خصوصیات اور طریقوں کے مطابق ادا کرائے جائیں جس طرح آنحضور ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔

اس کے بعد شیخ سالک کی زندگی کے عمومی مسائل مثلاً کھانا پینا، لباس، کلام، مخلوق کے ساتھ میل جول وغیرہ پر نگاہ کرے اور ساتھ ہی اس کے خانگی معاملات مثلاً نکاح، نوکروں چاکروں کے حقوق اور اولاد کے حقوق کی اہمیت اس پر واضح کرے۔ اس کے بعد معاملات مثلاً خرید و فروخت، عہد و پیمان اور ہر قسم کے لین دین پر اس کی اس طرح تربیت کرے کہ وہ سنت نبوی کے مطابق بغیر سستی اور بوجھ

www.maktabah.org

کے صحیح صحیح ادا کرنے لگے۔

اب مرشد سالک کو صبح، شام اور رات کے وقت کے اذکار و اوراد کی تعلیم دے۔ اسی طرح اسے اخلاقی فضائل اور آداب سے آراستہ کرے، ریا، خود پسندی، حسد، کینہ وغیرہ سے اسے نجات دلائے اور اس میں قرآن مجید کی تلاوت، آخرت کی یاد، ذکر و فکر کی مجالس سے محبت اور مسجد سے تعلق خاطر پیدا کرے۔ جس وقت مرید یہ آداب حاصل کرلے اور اس منزل پر آجائے تو اب اسے اشغال باطنی میں لگانا چاہیے۔ اب سالک ہر وقت اپنا دل اللہ سے لگائے رکھے اور نگاہ دل سے اس کے جمال میں مستغرق رہے۔

طوالت کے خوف سے ہم نے ان امور کا تفصیلی ذکر اس توقع اور امید پر چھوڑ دیا ہے کہ سالک قرآن مجید، حدیث مبارکہ، فقہ اور اوسط درجے کی کتابوں مثلاً "ریاض الصالحین" عقیدہ عضد یہ وغیرہ سے خود واقف ہے اور ان کا علم رکھتا ہے اگر کسی کو ان کتابوں سے براہ راست واقفیت میں دشواری ہو تو اسے چاہیے وہ کسی معتبر عالم دین سے دریافت کرلے۔

○

www.maktabah.org

باب ۴

اشغال مشائخ قادریہ

مشائخ قادریہ، پیشوائے سلسلہ شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مریدین و متوسلین ہیں۔ یہ حضرات سب سے پہلے جس چیز کی تلقین کرتے ہیں وہ ذکر بالجہر ہے، ذکر جہری سے مراد بہت بلند آواز سے ذکر کرنا نہیں ہے، چنانچہ اس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی خلاف ورزی نہیں ہوتی جس میں آپ نے فرمایا ہے۔ اپنے آپ پر نرمی کرو تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔

ذکر جہری میں ایک صورت اسم ذات (اللہ) کا ذکر ہے وہ یا تو ایک ضرب سے ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسم ذات یعنی اللہ کو سختی، درازی اور بلند آواز سے دل اور حلق دونوں کی قوت کے ساتھ ادا کرے، پھر ٹھہر جائے۔ یہاں تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر واپس آجائے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرتا رہے۔

یا ذکر دو ضربی ہو، اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایک بار داہنے زانو میں اور دوسری بار دل پر ضرب کرے اور اسے بغیر وقفہ کے بار بار کرے مناسب یہ ہے کہ ضرب قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہو تاکہ دل پر اثر ہو اور اس میں یکسوئی پیدا ہو، پریشان خاطری اور وسواس رفع ہو جائیں۔

یا ذکر سہ ضربی ہو، اس کی صورت یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے ایک بار

www.maktabah.org

داہنے زانو میں دوسری بار بائیں زانو میں اور تیسری دفعہ دل میں ضرب کرے تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔

اور ذکر چار ضربی کی شکل یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے' ایک بار داہنے زانو میں' دوسری بار بائیں زانو میں' تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔

ذکر جہری میں ایک صورت نفی و اثبات کی ہے اور وہ ہے لا الہ الا اللہ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی صورت میں قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور اپنی آنکھیں بند کرلے' لا کہے گویا اسے اپنی ناف سے نکالتا ہے' پھر اسے کھینچے یہاں تک کہ داہنے کندھے تک پہنچے' پھر الہ کہے گویا اسے دماغ کی جھلی سے نکالتا ہے' پھر الا اللہ کو دل پر شدت اور قوت کے ساتھ ضرب کرے اور ذات حق کا اثبات کرے۔ ہو سکتا ہے یہاں سوال پیدا ہو کہ آخر ضربات' انہیں سختی اور درازی کے ساتھ ادا کرنے اور انہیں مختلف مقامات سے دیگر جگہوں تک لے جانے میں کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ انسانی فطرت ہے کہ اس کی توجہ مختلف چیزوں اور مقامات کی طرف بٹتی ہے وہ مختلف آوازوں کی طرف دھیان دیتی ہے۔ اس کے دل میں خیالات کے ہجوم گردش کرتے ہیں۔ چنانچہ اہل طریقت نے کچھ ایسے اصول اور طریقے وضع کیے ہیں جن پر عمل کرکے انسان آہستہ آہستہ غیر سے توجہ ہٹانے' بیرونی خطرات اور اشارات سے یکسو ہونے اور بالآخر اپنی ذات کے دھیان سے بھی فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ سے سچی لو لگانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

افضل یہ ہے کہ اہل سلوک فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد حلقہ بنا کر اجتماعی انداز میں ذکر کریں' اکٹھے بیٹھ کر ذکر کرنے میں جو فوائد ہیں وہ اکیلے بیٹھ کر کرنے میں نہیں ہیں۔

جب طالب راہ پر ذکر جہری کے اثرات نمایاں ہو جائیں اور اس میں ذکر کا نور جھلکنے لگے تو اسے ذکر خفی کی رہنمائی کی جائے۔ ذکر جہری کے اثرات سے مراد یہ

www.maktabah.org

ہے کہ اس میں ذوق و شوق پیدا ہو جائے' اللہ کے نام سے اس کے دل کو سکون و چین ملے' پریشان خاطری اور وساوس چھٹ جائیں اور ذات الٰہی کو ہر چیز سے مقدم سمجھنے اور اسے اولیت دینے لگے۔

جو شخص ہر روز (دن رات میں) دو ماہ یا اس کے لگ بھگ کم و بیش چار ہزار دفعہ اسم ذات (اللہ) کا ذکر ان شرائط اور آداب کے ساتھ باقاعدگی سے کرے جو ہم نے بیان کیے ہیں تو اس کے اثرات کا وہ خود مشاہدہ کرے گا گو ذاکر غبی ہو یا تیز فہم۔

ذکر خفی: اب ہم ذکر خفی کا ذکر کرتے ہیں' اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی دونوں آنکھیں اور لب بند کرے اور زبان قلب سے کہے اَللّٰہُ سَمِیْعٌ ' اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ گویا یہ الفاظ اپنی ناف سے نکالتا ہے سینے تک اور سینے سے نکالتا ہے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک! پھر یوں کہے اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اپنی منزلوں سے اترتا آئے جن پر چڑھا' درجہ بدرجہ آئے' یہ چڑھنے اترنے کا عمل بار بار کرے اور راہ کے بعض شناور اَللّٰہُ قَدِیْرٌ کا اضافہ کرتے ہیں۔

پاس انفاس: ذکر خفی میں نفی و اثبات کی ایک صورت وہی ہے جو ہم ذکر جہری کے ضمن میں بیان کر آئے ہیں۔ دوسری یہ ہے کہ ذاکر اپنے سانسوں پر ہوشیار اور بیدار ہو۔ یعنی جب سانس باہر نکلے تو بلا ارادہ و قصد اس کے دل سے آواز نکلے لا الہ اور جب سانس اندر جائے' اسی طرح بغیر ارادہ و قصد دل آواز دے۔ الا اللہ یہ پاس انفاس ہے دل کی صفائی کے لیے اور خطرات و وساوس اور پریشان خاطری سے نجات حاصل کرنے کے لیے پاس انفاس انتہائی موثر ہے۔

جس وقت سالک راہ کے اندر ذکر خفی کے اثرات ظاہر ہو جائیں اور اس میں ذکر کا نور معلوم ہو' تو اسے مراقبہ کی طرف لگایا جائے۔ ذکر کے اثرات اور نور سے مراد یہ ہے کہ طالب راہ پر محبت الٰہی کا غلبہ ہو جائے' وہ ہر دم غور و فکر کی کیفیت میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کو ماسویٰ پر مقدم سمجھے اور اس کی طلب میں ہمہ تن

www.maktabah.org

وقف ہو جائے' چپ رہنے میں خوشی محسوس کرے زیادہ گفتگو اور بات چیت سے کنارہ کشی اختیار کرے اور دنیوی امور سے دامن چھڑانے میں راحت محسوس کرے۔

مراقبہ : مشائخ صوفیاء کے ہاں مراقبہ کی کئی قسمیں ہیں ان سب کے ضمن میں جامع اور مکمل صورت یہ ہے کہ کوئی آیت قرآنی یا کلمہ زبان سے بولے یا دل میں اس کا خیال کرے اور اس کے معنی کو دل میں اچھی طرح جاگزیں کرے' پھر تصور کرے کہ یہ معنی کیونکر ہیں؟ اور اس کے تحقق اور ثبوت کی کیا صورت ہے۔ پھر دل کو اس صورت پر قائم کرے' یہاں تک کہ اس کے سوا دل میں کسی دوسرے معنی کا گزر نہ ہو اور اس میں استغراق کی کیفیت پیدا ہو جائے یعنی اس کے ماسویٰ سے ایک طرح کی غفلت اور ربودگی کی صورت ہو۔

مراقبہ کا ثبوت آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ "احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

سالک دوران مراقبہ اپنی زبان سے کہے' اللہ میرے سامنے موجود ہے' اللہ مجھے دیکھ رہا ہے' اللہ میرے ساتھ ہے یا زبان سے نہ کہے مگر دل میں اس معنی کا تصور کرے۔ اللہ تعالیٰ کی حضوری' اس کی نظر اور اس کی معیت کو انتہائی مضبوطی اور پختگی کے ساتھ تصور کرے اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اس کی ذات مکان اور طرف سے منزہ اور پاک ہے' اس تصور کو یہاں تک لے جائے کہ اس میں استغراق ہو جائے۔ یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ اور وہ تمہارے ساتھ تم کہیں ہو" (الحدید: ۴)

اس کی معیت یعنی ساتھ ہونے کا تصور اس قدر پختہ کرے کہ کھڑے' بیٹھے لیٹے' تنہائی اور لوگوں سے ملاقات' مصروفیت اور فراغت' الغرض ہر صورت میں اس تصور سے غافل نہ رہے یا ان آیات میں سے کوئی آیت پڑھے۔

www.maktaban.org

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

"تو تم جدھر منہ کرو ادھر اللہ تمہاری طرف متوجہ ہے" (البقرہ: ۱۱۰)

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی

"تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے" (العلق: ۱۴)

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدُ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُحِیْطٌ

"اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں" (ق: ۱۶)

اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ

"بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے" (الشعراء: ۶۲)

هُوَ الْاَوَّلُ وَلْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنِ

"وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن" (الحدید: ۳)

یہ مراقبے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل کو متعلق کرنے کے سلسلے میں مفید ہیں۔

دنیوی بکھیڑوں سے نجات حاصل کرنے اور ان سے پوری طرح گلو خلاصی کرانے اور سکر و صحو کے لیے جو مراقبہ زیادہ فائدہ مند ہے وہ اس آیت کا مراقبہ ہے۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

"زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا" (الرحمٰن: ۲۷)

اس مراقبے کی صورت یہ ہے کہ سالک تصور کرے کہ وہ مر کر ایسی راکھ بن گیا ہے جسے ہوائیں اڑا رہی ہیں۔ آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے' ہر چیز کی شکل و صورت مٹ کر بدل گئی ہے' البتہ اللہ موجود اور باقی ہے دیر تک یہ تصور جمائے۔ ہوش مندی کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا' اسی طرح اس آیت کا مراقبہ کرے۔

اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِیْکُمْ اَیْنَ مَاتَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتَ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُشَیَّدَةٍ (النساء: ۷۸)

www.maktabah.org

"تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو"

جس وقت طالب راہ پر اس مراقبہ کے اثرات واضح ہو جائیں اور اس کا نور جھلکنے لگے' تو اسے توحید افعالی کی طرف رہنمائی کی جائے۔ واضح رہے کہ شارع علیہ السلام نے خاص طور پر دو چیزوں کی طرف رغبت اور آمادگی دلائی ہے پہلی ذکر ہے اور ذکر وہ ہے جو زبان سے بولا جائے اور دوسری چیز فکر ہے اور فکر سے مراد مراقبہ ہے۔

آئندہ رونما ہونے والے واقعات کا کشف: بعض مشائخ صوفیاء کا کہنا ہے کہ آئندہ رونما ہونے والے واقعات کے کشف کے بارے میں ہمیں جو تجربہ حاصل ہوا ہے' وہ یہ ہے کہ طالب راہ اکیلی جگہ اپنی نشست قائم کرے' غسل کرے' عمدہ لباس پہنے' خوشبو لگائے اور مصلیٰ پر بیٹھ جائے۔ قرآن مجید کا ایک کھلا ہوا نسخہ اپنے سامنے رکھے ایک ایک کھلا ہوا نسخہ اپنے دائیں بائیں رکھے اور ایک نسخہ اپنے پیچھے رکھے اور اپنی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے انتہائی عاجزی سے دعا کرے کہ بار الہ فلاں مسئلہ یا واقعہ مجھ پر ظاہر فرما۔ اس کے بعد اسم ذات کا ذکر شروع کرے مگر آنکھیں کھلی رکھے۔ اس کی صورت یہ ہو کہ ذکر کی ایک ضرب داہنے مصحف میں لگائے اور ایک بائیں میں' ایک ضرب پیچھے اور ایک سامنے والے مصحف میں۔ بالآخر وہ دل میں ایک خاص قسم کا نور اور کشادگی محسوس کرے گا' سات روز برابر خلوت یہ عمل دہرائے۔ انشاء اللہ اس پر سارا واقعہ کھل جائے گا۔ ہر چند مشائخ سے یہ اسی طرح منقول ہے تاہم میرے دل میں اس کے بارے میں کچھ تردد ہے کہ اس میں ایک لحاظ سے قرآن مجید کی بے ادبی کا پہلو نکلتا ہے۔

آئندہ رونما ہونے والے واقعات کی اطلاع سے متعلق مخدومی میرے والد گرامی علیہ الرحمتہ کا پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان اسمائے گرامی کا ذکر اس طرح کرے یَا عَلِیْمُ' یَا مُبِیْنُ' یَا خَبِیْرُ یہ ذکر اوپر بیان کردہ شرائط کے مطابق ہو جس طرح ہم نے ذکر یک ضربی یا ذکر دو ضربی کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

www.maktaban.org

کشف ارواح: مشائخ قادریہ نے فرمایا ہے کہ کشف ارواح کے سلسلے میں ہمارا مجرب طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ شرائط کے ساتھ دائیں طرف سُبُّوْحٌ اور بائیں طرف قُدُّوْسٌ کی ضرب لگائے اسی طرح آسمان میں رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ اور دل میں وَالرُّوْحُ کی ضرب لگائے۔

مشکل امور کے حل اور مصیبت کو دفع کرنے کے لیے شرائط مذکورہ کے ساتھ جتنی پڑھ سکے تہجد کی نماز پڑھے پھر داہنی طرف یَا حَیُّ اور بائیں طرف یَا وَھَّابُ کی ضرب لگائے' یہ عمل ایک ہزار بار کرے۔

دل کی کشادگی اور بسط: دل کی کشادگی اور مشکل میں آسانی کی خاطر دل میں اللہ کی ضرب لگائے اور لا الہ الا ھو کی ضرب اس طرح لگائے جس طرح ہم ذکر نفی و اثبات کے ضمن میں بیان کر آئے ہیں' پھر داہنی طرف اَلْحَیُّ اور بائیں طرف اَلْقَیُّوْمُ کی ضرب لگائے۔

مقصد بر آری کے لیے: بیمار کے لیے شفاء' تنگدستی سے نجات' رزق کی فراوانی اور دشمن سے امن کے لیے مناسب ہے کہ اسمائے حسنیٰ میں سے اپنی ضرورت کے مطابق کسی اسم کا انتخاب کرے اور اس نام کا دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے مثلاً اپنی طلب کے مطابق یا یا صَمَدُ (فاقہ کی صورت میں) یا رَازِقُ (کشائش رزق کے لیے) یا مُذِلُّ (دشمن کو مغلوب کرنے کے لیے) کا ذکر کرے' اسی طرح دوسرے اسمائے حسنیٰ کا اپنی حالت کے مطابق انتخاب کرے۔

○

www.maktabah.org

باب ۵

اشغال مشائخ چشتیہ

یہ حضرات پیشوائے سلسلہ خواجہ معین الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین و منتسبین ہیں' چشت آپ کے مشائخ کے گاؤں کا نام ہے رضی اللہ عنہ و عنہم اجمعین۔

مشائخ چشتیہ کا کہنا ہے کہ امام الاولیاء حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' مجھے اللہ کی طرف جانے والا سب سے بہتر اور قریب ترین راستہ بتائیے۔ مگر یہ راستہ ایسا ہو' جس پر چلنا اور عمل کرنا بندوں کے لیے سب سے آسان ہو' آپ نے ارشاد فرمایا خلوت میں ذکر الٰہی کو وظیفہ بنالو انہوں نے پوچھا۔ حضور ذکر کس طرح کروں' آپ نے فرمایا آنکھیں بند کرلو اور تین دفعہ مجھ سے سنو پھر آپ نے تین دفعہ یہ ذکر کیا لا الہ الا اللہ۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سنتے رہے' پھر اس کے بعد تین دفعہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا لا الہ الا اللہ' آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے رہے۔ بعد میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کو اس ذکر کی تعلیم دی۔

اسی طرح درجہ بدرجہ مشائخ کے ذریعے ہم تک یہ سلسلہ پہنچا۔ یہ حدیث ہمیں اپنے مشائخ سے معلوم ہوئی ہے محدثین کے نزدیک اس میں لمبی بحث ہے۔

www.maktabah.org

شیخ جس وقت مرید کو ارشاد و تلقین کا ارادہ کرے تو اسے حکم دے کہ وہ روزہ رکھے۔ اگر یہ پنج شنبہ (خمیس) کا دن ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ پھر اسے تلقین کرے کہ وہ دس بار استغفار کرے اور دس مرتبہ درود پڑھے۔ پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ اپنی محفوظ کتاب میں فرماتا ہے۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ

"اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے" (النساء: ۱۰۳)

چنانچہ اے سالک راہ کوشش کرو کہ تمہارا کوئی لمحہ ذکر الٰہی سے خالی نہ گزرے، تمہیں علم ہونا چاہیے کہ تمہارا دل بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل پر ودیعت کیا گیا ہے اور اس کی شکل چلغوزہ کی ہے، اس کے دو دروازے ہیں ایک اوپر کی طرف اور دوسرا نیچے کی طرف، اوپر والا دروازہ ذکر جلی سے اور نیچے والا ذکر خفی سے کھلتا ہے۔

ذکر جلی: جس وقت ذکر جلی کا ارادہ کرو، چار زانو بیٹھو اور اس رگ کو پکڑ لو جسے کیماس کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اپنے داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اس سے ملحقہ انگلی کو دبا کر رکھو۔ میرے والد گرامی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہے جو زانو کے نیچے ران کی طرف سے اترتی ہے، اسے اس مشکل میں پکڑنا خیالات و خدشات سے چھٹکارے اور روحانی قوت کو ایک جگہ مرتکز کرنے کے لیے بے حد فائدہ مند ہے اور یہ عمل دل کو ایک عجیب گرمی اور کیفیت عطا کرتا ہے۔

پھر نماز کی ہیئت میں قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائے اور اپنی باطنی ہمت کو یکجا کر کے سختی اور کشیدگی کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے ذکر کرے لا الہ الا اللہ لفظ لا ناف سے نکالے اور اسے داہنے مونڈھے تک کھینچے، پھر الہ دماغ کی جھلی (ام الدماغ) سے نکالے گویا اس نے غیر اللہ کی محبت اپنے اندر سے نکال کر پیٹھ کے پیچھے پھینک دی ہے۔ اب دوسرا سانس لے اور الا اللہ کو دل میں سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کرے۔

www.maktabah.org

نفی و اثبات کی اس کیفیت میں راہ معرفت کا ابتدائی سالک غیر اللہ سے معبودیت کی نفی کرے متوسط غیر اللہ سے مقصودیت کی نفی کرے اور منتہی اللہ کے ماسوی وجود کی نفی کرے۔

اس ذکر کی اہم اور بڑی شرط یہ ہے کہ سالک اپنے ارادے اور باطنی قوت کو مجتمع کرے اور اس کے مفہوم و معنی کو سمجھے ذکر جلی کرنے والا سالک خوراک میں بہت زیادہ کمی نہ کرے صرف چوتھائی معدہ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی استعمال کرے تاکہ دماغ خشکی سے پریشان نہ ہو۔

اگر سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو اپنے سانسوں کی نگرانی اور حفاظت کرے سانس خارج ہو تو کہے لا الہ گویا وہ خدا کے سوا ہر چیز کی محبت اپنے دل سے خارج کر رہا ہے سانس اندر کھینچے تو کہے الا اللہ گویا وہ اپنے دل میں اللہ کی محبت داخل کر کے اسے قائم کر رہا ہے۔

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ راہ معرفت کا سب سے بڑا رکن دل کو اپنے مرشد سے جوڑنا ہے۔ یہ مرشد کی تعظیم اور اس کی صورت کے تصور کی شکل میں ہونا چاہیے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مظاہر بے شمار ہیں' چنانچہ ہر عابد چاہے وہ غبی ہے یا بہترین عقل کا مالک اللہ تعالیٰ اس کے سامنے اسی کے مرتبے اور حیثیت کے مطابق ظاہر ہو کر اس کا معبود بنا ہے' یہی وہ راز ہے جس کے سبب قبلہ کی طرف منہ کرنا اور استواء علی العرش (عرش پر متمکن ہونا) ایسی چیزیں شریعت میں نازل ہوئیں۔

آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اس لیے کہ نمازی اور قبلے کے درمیان اللہ تعالیٰ ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک سیاہ رنگ والی باندی سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو اس نے انگلی سے اس بات کا اشارہ کیا کہ آپ ﷺ کو اللہ

www.maktabah.org

نے بھیجا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا یہ مومنہ ہے۔

پس اے سالک! تمہیں ہر حال میں اللہ ہی کی طرف اپنی توجہ رکھنی ہے اور اسی کے ساتھ ہی اپنے دل کی لو لگانی چاہیے۔ یہ تصور اور توجہ عرش کے حوالے سے ہی کیوں نہ ہو، یعنی ایسے نور کا تصور جو اللہ نے عرش پر رکھا ہے اور جو اپنی چمک دمک میں چاند سے بھی کہیں بڑھ کر ہے، یا یہ توجہ اور دل کی لو قبلے کی طرف متوجہ ہو کر لگائی جائے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے، تو یہ ایک طرح سے ایک حدیث کا مراقبہ ہوا۔

جس وقت طالب راہ ذکر کے نور سے منور ہو جائے تو اسے مراقبہ کی طرف لگایا جائے، مراقبہ رقیب سے مشتق ہے، رقیب کے معنی محافظ اور نگران کے ہوتے ہیں، اسے مراقبہ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ سالک اس کے ذریعے اپنے دل کی حفاظت اور نگرانی کرتا ہے۔ نیز وہ اللہ کے سامنے حاضر ہوتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اس کا نگران اور محافظ ہوتا ہے۔ مراقبے کے وقت زبان سے کہے یا دل میں خیال کرے اَللّٰهُ حَاضِرِیْ، اَللّٰهُ نَاظِرِیْ، اَللّٰهَ شَاهِدِیْ، اَللّٰهُ مَعِیَ یا اس آیت کا مراقبہ کرے اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یا اس تصور کا مراقبہ کرے کہ اللہ سالک اور قبلے کے درمیان موجود ہے اور وہ مشاہدہ کر رہا ہے۔

مشائخ چشتیہ کا کہنا ہے کہ جو شخص چلہ نشینی کا ارادہ کرے، وہ چند امور کا بطور خاص التزام کرے۔ ہمیشہ روزے سے رہے، رات کو ہمیشہ قیام کرے۔ کھانا، پینا، بولنا اور لوگوں سے میل ملاقات کم کر دے اور سوتے جاگتے باوضو رہے۔ دل ہمیشہ مرشد کے ساتھ لگائے، غفلت کو اپنے اوپر حرام قرار دے دے۔ حجرے میں داخل ہوتے وقت داہنا پاؤں بڑھائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کے بعد تین دفعہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور جب بایاں پاؤں داخل کرے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُنْ لِیْ بِمَا كُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ

www.maktabah.org

وَاشْغِلْنِیْ بِجَمَالِكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُخْلِصِیْنَ اَللّٰهُمَّ اُمْحُ نَفْسِیْ بِجَذْبَاتِ ذَالِكَ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَا اَنِیْسَ لَهٗ۔

"الٰہی! دنیا و آخرت میں تو ہی میرا کار ساز ہے' اسی طرح میری دستگیری کر جس طرح تو نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ پر کرم فرمایا' مجھے اپنی محبت عطا فرما' اپنے جمال کی مشغولیت نصیب فرما اور اپنے مخلص بندوں میں شامل کر۔ بار الہ میرے نفس کو اپنی ذات کی کشش سے آزاد کر۔ اے ہر اس شخص کے مونس و رفیق جس کا کوئی مونس و رفیق نہیں' اے اللہ مجھے تنہا اور اکیلا نہ کرنا بلاشبہ تو سب سے بہتر وارث ہے۔

پھر مصلیٰ پر کھڑا ہو کر اکیس دفعہ یہ آیت پڑھے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

"میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں" (الانعام:۸۹)

اس کے بعد دو رکعت پڑھے' پہلی رکعت میں آیتہ الکرسی اور دوسری میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ پڑھے' نماز کے بعد طویل سجدہ کرے اور عاجزی و زاری کے ساتھ دعا مانگے' اس کے بعد یا فتاح پانچ سو بار پڑھے' اس سے فراغت کے بعد ان اذکار میں مشغول ہو جائے جن کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ سالک جس وقت کسی مزار پر جائے تو پہلے دو رکعت میں سورہ انا فتحنا پڑھے پھر میت کے سامنے والے رخ میں اس کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پشت دے کر بیٹھ جائے اور پہلے سورہ ملک پڑھے پھر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھے' اس کے بعد گیارہ دفعہ سورہ فاتحہ پڑھے اور قبر سے قریب ہو جائے اور اکیس بار یا رب یا رب پڑھے اس کے بعد یا روح کہے اور اسے آسمان میں ضرب کرے پھر یا روح الروح کی دل میں ضرب کرتا رہے یہاں تک کہ دل میں بسط

www.maktabah.org

(کشادگی) اور نور کی کیفیت محسوس کرے۔ اس کے بعد صاحب مزار کی طرف سے اپنے دل میں فیض کا انتظار کرے۔

صلوٰۃ معکوس: مشائخ چشتیہ کے ہاں ایک خاص نماز ہے جسے صلوٰۃ معکوس کا نام دیتے ہیں ہمیں احادیث اور فقہاء کے اقوال میں اس کی کوئی ایسی بنیاد نظر نہیں آئی جس کی وجہ سے ہم اس پر زور دیں' اس لیے ہم اس کا ذکر ترک کرتے ہیں اور حقیقی علم اللہ ہی کے پاس ہے۔

صلوٰۃ کن فیکون: اسی طرح ان کے ہاں ایک اور نماز ہے جسے وہ صلوٰۃ کن فیکون کہتے ہیں۔ ان کے مطابق جسے کوئی انتہائی مشکل مسئلہ پیش آجائے اسے چاہیے کہ وہ بدھ' خمیس اور جمعہ کی راتوں میں دو رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ سو بار اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ سو بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ ایک بار پڑھے' پھر کہے اے ہر دشواری کو آسان کرنے والے اور ہر تاریکی کو دور کرنے والے! پھر سو دفعہ درود پڑھ کر حضور قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ تیسری رات یہ عمل پورا کرکے اپنی پگڑی یا ٹوپی سر سے اتار دے' آستین گلے میں ڈال کر گڑگڑائے اور رو رو کر پچاس بار اپنی مشکل اور مصیبت کے لیے دعا کرے اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔

www.maktabah.org

باب ٦

اشغال مشائخ نقشبندیہ

یہ حضرات پیشوائے سلسلہ نقشبندیہ خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین و منتسبین ہیں رضی اللہ عنہ و عنھم اجمعین۔

مشائخ نقشبندیہ کا کہنا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کے تین راستے ہیں ان میں پہلا راستہ ذکر الٰہی کا ہے۔ ذکر کی ایک صورت ذکر نفی و اثبات ہے اور ذکر کی یہی صورت متقدمین مشائخ نقشبندیہ سے منقول ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ توجہ کو منتشر کرنے والی بیرونی چیزوں مثلاً لوگوں کی قیل و قال اور اندرونی باتوں مثلاً شدید بھوک' غصہ' درد اور ضرورت سے زیادہ پیٹ بھرنے ایسی تمام چیزوں سے خالی ہونے کو غنیمت جان کر سالک پہلے موت کو اپنے سامنے موجود سمجھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے کردہ گناہوں کی معافی طلب کرے' پھر اپنے دونوں لب اور آنکھیں بند کر لے اور سانس کو اندر روک کر دل سے کہے لا اسے اپنی ناف کے داہنی طرف سے نکالے اور کھینچتا ہوا مونڈھے تک لے آئے پھر کندھے کو سر کی طرف جھکا دے اور ہلائے اور کہے الہ پھر زور سے الا اللہ کو دل میں ضرب کرے۔

حبس دم: ان مشائخ کا کہنا ہے حبس دم (سانس کو روک کر نکالنا) عشق کو ابھارنے'

www.maktabah.org

باطنی نسبت کو مرتکز کرنے' باطنی قوتوں کو بیدار کرنے اور پریشان خیالی اور وساوس سے نجات حاصل کرنے کے سلسلے اکسیر ہے' حبس دم کی مشق بتدریج کرنی چاہیے تاکہ طبیعت پر ناقابل برداشت بوجھ نہ پڑے۔ جس میں افراط نہ کیا جائے۔ خیال رہے کہ مشائخ نقشبندیہ کے حبس اور جوگیوں کے حبس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اسی طرح طاق عدد کی بھی عجیب خصوصیات اور اثرات ہیں حبس دم میں پہلے ایک دم میں ذکر ایک دفعہ مشق کرے اور پھر ایک دم میں تین دفعہ اس کے بعد طاق اعداد میں ایک ہی سانس میں تعداد بڑھاتا جائے' یہاں تک کہ اکیس تک پہنچ جائے۔

اگر کوئی سالک اکیس بار تک ایک سانس ہی میں حبس دم تک پہنچ جائے اور پھر بھی اس پر کشش ربانی کا دروازہ نہ کھلے اور باطن کے اللہ کی طرف مبذول ہونے اور دوسرے امور سے وحشت کی صورت پیدا نہ ہو تو وہ جان لے کہ اس کا عمل نہیں ہوا۔ اس میں کہیں نہ کہیں کمی رہ گئی ہے' چنانچہ وہ دوبارہ تین سے شروع کرکے اکیس بار تک پہنچے۔

ذکر کے طریقوں میں سے ایک مجرد اثبات ہے' یعنی صرف الا اللہ کا ذکر کرے۔ اسے خواجہ محمد باقی یا ان کے کسی قریب العصر بزرگ نے نکالا ہے متقدمین کے ہاں اس کا سراغ نہیں ملا۔

میں نے اپنے والد گرامی سے سنا' وہ فرمایا کرتے تھے کہ ذکر نفی و اثبات، سلوک کے لیے مفید تر ہے اور ذکر اثبات خالی جذب اور کشش کے لیے بے حد مفید ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ اللہ کو جس دم کے ساتھ اپنی ناف سے پوری قوت کے ساتھ نکالے اور اسے ام الدماغ تک کھینچے' اسے آہستہ آہستہ بڑھاتا جائے بعض نقشبندی مشائخ ایک ہی سانس میں ہزار دفعہ تک یہ ذکر کرلیتے ہیں۔ میں نے

www.maktabah.org

اپنے والد گرامی کے مریدین میں سے کسی ایک عورت کو دیکھا' وہ ایک ہی سانس میں اسم ذات اللہ کا ہزار سے بھی زیادہ ذکر لیتی تھی۔

میرے والد گرامی اپنے ابتدائے سلوک کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں ذکر نفی و اثبات ایک ہی سانس میں دو سو مرتبہ کر لیتا تھا۔

مشائخ نقشبندیہ کے نزدیک اللہ تک پہنچنے کا دوسرا راستہ مراقبہ ہے اس کی صورت یہ ہے کہ سانس کو تھوڑی دیر کے لیے ناف کے نیچے روکے اور اپنے تمام حواس مدرکہ کو اس مجرد اور بسیط معنی کی طرف مرکوز کر دے' جسے ہر سالک اللہ کا نام بولتے وقت تصور کرتا ہے' مگر ایسے افراد بہت کم ہیں جو اس معنی بسیط کا لفظ کے بغیر تصور کر لیں۔ لہٰذا سالک کو چاہیے کہ وہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اس کی طرف خیالات و خطرات کی مزاحمت اور ماسوی اللہ کی طرف التفات کے بغیر متوجہ ہو' بعض لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ بعض مشائخ ایسے شخص کے لیے ایک دعا تجویز کرتے ہیں' اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ یہ دعا ہمیشہ دل سے کرے (زبان سے نہیں) اور کہے' اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے' میں تیرے سوا ہر چیز کو چھوڑ کر تیری طرف آیا ہوں یا اس سے ملتی جلتی دعا مانگے۔ بعض مشائخ ایسے شخص کو خلائے مجرد یا نور بسیط کے تصور کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ سالک راہ بتدریج اس تصور سے مذکورہ توجہ کی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔

مشائخ نقشبندیہ کے نزدیک وصول الی اللہ کا تیسرا طریقہ اپنے مرشد کے ساتھ کمال درجے کا رابطہ اور تعلق خاطر ہے۔ اس کی شرط یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ اور "یادداشت" کی دائمی مشق سے بہرہ ور ہو' ایسے مرشد کی صحبت اختیار کرے تو سوائے اس کی محبت کے اپنی ذات کو ہر شے کے تصور اور خیال سے خالی کرے اور مرشد کے فیض کا منتظر رہے۔ آنکھیں بند کر لے اور اگر کھلی رکھے تو مرشد کی دونوں آنکھوں کے درمیان نظر جمائے جس وقت فیضان کی آمد شروع ہو تو

www.maktabah.org

دل کی گہرائیوں سے اس کی حفاظت اور نگرانی کرے اور جب مرشد سامنے موجود نہ ہو تو انتہائی محبت اور تعظیم کے ساتھ اس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرے۔ اس کی شکل و صورت کا تصور سالک کو وہی فائدہ دے گا جو اس کی صحبت دیتی ہے۔

میرے والد گرامی فرمایا کرتے تھے کہ سالک کے لیے ضروری ہے کہ جس ہیئت اور شکل پر اسے کچھ حاصل ہو' وہ ہیئت اور شکل تبدیل نہ کرے اگر وہ کھڑا ہے تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہے تو کھڑا نہ ہو۔

مشائخ نقشبندیہ میں سے بعض حضرات سالک کو تلقین کرتے ہیں کہ اپنے دل پر اسم ذات اللہ سونے سے لکھا ہوا ہونے کا تصور باندھے۔

میرے والد گرامی فرمایا کرتے تھے کہ میں دس برس کا تھا کہ خواجہ محمد ہاشم رحمۃ اللہ علیہ بخاری نے مجھے اسم ذات لکھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ میں نے کثرت سے اس کی مشق کی اور اپنے دل میں یہ کیفیت اس قدر جمالی کہ ایک دفعہ ایک کتاب لکھتے ہوئے چار ورق لفظ اللہ لکھ گیا اور مجھے اس کا کوئی احساس نہ ہوا۔

اسی طرح آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خواجہ خورد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے چاروں انگلیوں پر برابر کچھ لکھتے رہتے تھے۔ مجلس میں بیٹھے ہوں بات کر رہے ہوں' غرض کوئی کام کر رہے ہوں' یہ عمل جاری رہتا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا' ابتدائے عمر میں میں نے اس کی اتنی مشق کی ہے کہ اب اسے چھوڑنا میرے بس میں نہیں رہا۔

مشائخ نقشبندیہ کے ہاں چند اصطلاحات ہیں جو ان کے طریقے اور سلسلے کی اساس ہیں' بعض اصطلاحات سے ان اشغال کی طرف اشارات ملتے ہیں اور بعض کو تاثیر کے لیے کچھ شرائط ہیں' ہم ذیل میں ان کا ذکر کرتے ہیں۔

۱- ہوش دردم ۲- نظر برقدم ۳- سفر در وطن ۴- خلوت در انجمن
۵- یاد کرد ۶- باز گشت ۷- نگہداشت ۸- یادداشت

www.maktabah.org

یہ آٹھ کلمات خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں' اور یہ تین اصطلاحات خواجہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہیں۔

۱۔ وقوف زمانی' ۲۔ وقوف قلبی' ۳۔ وقوف عددی۔

ہوش در دم سے مراد یہ ہے کہ ہر سانس پر ہوشیاری اور بیداری یعنی سالک ہر سانس پر ہمیشہ بیدار اور ہوشیار رہے اور فکر مند رہے کہ اس کا ہر سانس ذکر سے وابستہ ہے یا غفلت پر مبنی ہے۔ اس طرح وہ بتدریج دائمی حضوری کی منزل حاصل کر لے گا' اس طرح کی پابندی مبتدی کے لیے ضروری ہے۔ البتہ جب سالک درمیانی منزل تک آجائے تو وقفے وقفے سے گزرے ہوئے وقت کے سانسوں کا جائزہ لیتا رہے' یعنی کچھ دیر بعد وہ دیکھے کہ اس کا یہ وقت غفلت میں تو نہیں گزرا۔ اگر درمیان میں غفلت آئی ہے تو استغفار کرے اور آئندہ یہ غفلت نہ کرنے کا پختہ عزم کرے۔ اس نگرانی اور حفاظت سے بالآخر وہ دائمی حضور کی منزل کو پہنچ جائے گا۔ یہ دوسرے طریق کی نگرانی اور ہوشیاری وقوف زمانی کہلاتی ہے اور اسے خواجہ نقشبند نے وضع کیا ہے۔ ان کے نزدیک اس بیداری اور نگرانی کو بار بار نگاہ رکھنا خود متوسط سالک کے لیے پریشان خاطری کا موجب ہے' سالک کے لیے اصل بات توجہ الی اللہ میں استغراق ہے۔ اسے استغراق میں توجہ یا عدم توجہ کا علم رکھنے کی پابندی بجائے خود اصل سے توجہ ہٹانے کا باعث ہے۔

نظر برقدم سے مراد یہ ہے کہ سالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ چلتے وقت اپنے قدموں کے علاوہ کسی چیز کو نہ دیکھے' اسی طرح بیٹھتے وقت وہ صرف اپنے سامنے دیکھے۔ مختلف شکلوں اور تعجب آمیز رنگوں کو دیکھنا سالک کی باطنی کیفیت میں بگاڑ پیدا کرتا ہے اور اسے اس چیز سے پھیر دیتا ہے جس کی طلب میں وہ ہے' اسی طرح لوگوں کی باتیں سننے یا ان کے ساتھ زیادہ گفتگو کرنے کا نتیجہ بھی یہی ہے۔

میرے والد گرامی فرمایا کرتے تھے۔ کہ نظر نیچی رکھنا مبتدی کے لیے ہے۔ رہا راہ طریقت کا منتہی طالب' اس کے لیے واجب ہے کہ وہ اپنے حال میں غور و فکر

www.maktabah.org

کرے اور دیکھے کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے' اس لیے کہ بعض اولیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدم پر ہوتے ہیں اور انہیں کمالات کی جامعیت حاصل ہوتی ہے اور بعض موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتے ہیں علی ہذا القیاس' پھر جب سالک منتہی اپنے پیشوا اور متبوع کو پہچان لے تو اسے چاہیے کہ اپنے احوال' واقعات اور افعال اپنے پیشوا کے احوال و واقعات کے مطابق ڈھالے۔

سفر در وطن سے مراد یہ ہے کہ بشری صفات خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف پرواز کی جائے۔ سالک پر فرض ہے کہ وہ برابر اپنے نفس پر نگاہ رکھے اگر اسے ابھی تک نفس میں مخلوق کی محبت کا شائبہ نظر آئے تو از سر نو توبہ کرے اور سمجھے کہ یہ میرا بت ہے پھر لا الہ الا اللہ کہہ کر اس چیز کی محبت کا خیال مٹا دے اور اس کی جگہ دل میں محبت الٰہی جاگزیں کر دے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دل کے اندرونی حصے میں محبت کی بہت سی رگیں ہیں' انہیں انتہائی باریک بینی اور تجسّس کے بغیر تلاش کرنا اور نکالنا ممکن نہیں ہے۔ سالک کے لیے ضروری ہے کہ بغور دل کا جائزہ لے کہ کہیں اس میں کسی کے لیے حسد' کینہ یا کوئی اور نفرت تو موجود نہیں ہے؟ اگر ایسا ہے تو اسے ذکر کے اس کلمے پر مداومت کی مدد سے نکال پھینکے۔

خلوت در انجمن سے مراد یہ ہے کہ اپنے تمام احوال میں دل کو حق تعالیٰ سے شاغل رکھے۔ درس و تدریس ہو یا گفتگو' کھانے پینے کی صورت ہو یا چلنے کی' سالک اپنے باطن میں ایسا ملکہ پیدا کرے کہ وہ ان امور کے دوران متوجہ الی الحق رہے۔ خواجہ نقشبند قدس سرہ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اسی طرف اشارہ ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

سچ تو یہ ہے کہ فقر کی وضع قطع بنانا اور ہر وقت ذکر کی کیفیت میں رہنا بعض اوقات ریا اور دکھاوے کی طرف لے جاتا ہے' بہتر یہ ہے کہ وضع قطع اور لباس عام لوگوں کا سا ہو مگر تقویٰ' دیانت اور عبادات و طاعات میں ہمت و کوشش

www.maktabah.org

فقرا کی ہو اور دل ہمیشہ حق تعالیٰ سے لو لگائے رکھے۔ خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی شعر میں یہی مفہوم کیا خوب ادا کیا ہے۔

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش

ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

(اندر سے آشنائی اور باہر سے بیگانگی' دنیا میں اس سے خوبصورت طریقہ اور کوئی نہیں)

"یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ سالک مسلسل ذکر میں مشغول رہے چاہے ذکر نفی و اثبات کی صورت ہو یا اثبات مجرد کی صورت میں' اس کی تفصیلات گزر چکی ہیں۔

"باز گشت" سے مراد یہ ہے کہ دوران ذکر ہر دفعہ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد تین دفعہ یا چار دفعہ مناجات کرے' یعنی دل کی گہرائی اور حضور سے دعا کرے، اے میرے رب! تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا و آخرت تیرے لیے چھوڑی ہے تو مجھے اپنی کامل نعمتیں نصیب فرما اور اپنے وصال سے شاد کام کر۔ میرے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "سالک کے لیے یہ دعا بمنزلہ شرط عظیم کے ہے' لہٰذا اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس سے غفلت کرے ہمیں جو کچھ ملا ہے یا ہم نے جو کچھ پایا ہے اسی کی برکت سے پایا ہے۔"

"نگہداشت" سے مراد یہ ہے کہ سالک نفس کے خطرات اور وسوسوں سے نجات حاصل کرے' یعنی وہ ہر وقت بیدار رہے اور دل میں کسی خیال و خطر کو راہ نہ دے۔ خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ خیال و خدشات کے آتے ہی سالک انہیں فوراً ذہن سے نکال پھینکے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر یہ چیزیں کچھ دیر کے لیے رہ گئیں تو نفس ان کی طرف مائل ہو جائے گا اور یہ چیزیں اپنے اثرات پیدا کریں گی اور پھر ان کا زائل کرنا مشکل ہو گا۔ چنانچہ نگہداشت کے ذریعے سالک اپنے دل و دماغ کو خطرات و خدشات کے گزر اور وہم و وساوس سے بچا سکتا ہے۔

www.maktabah.org

"یادداشت" سے مراد یہ ہے کہ الفاظ و تخیلات سے خالی ہو کر حقیقت واجب الوجود کی طرف توجہ مبذول کرے۔ سچ بات یہ ہے کہ اس منزل پر فنائے تام اور بقائے کامل کے بغیر استقامت حاصل نہیں ہوتی' اللہ تعالیٰ یہ مقام نصیب فرمائے۔

"وقوف زمانی" کی تشریح ہم "ہوش در دم" کے ضمن میں بیان کر آئے ہیں۔

"وقوف عددی" سے مراد یہ ہے کہ سالک ذکر میں طاق عدد کی پابندی کرے۔ اس کا بیان بھی پہلے گزر چکا ہے۔

وقوف قلبی سے مراد یہ ہے کہ سالک اس (حسی) قلب کی طرف توجہ رکھے' جو بائیں جانب چھاتی کے نیچے ودیعت کیا گیا ہے۔ اس توجہ کی حکمت تقریباً وہی ہے جو مشائخ قادریہ کے ہاں ذکر میں مختلف صورتوں کی ضربوں میں ہے۔

مشائخ نقشبندیہ کے کچھ اور عجیب تصرفات ہیں مثلاً کسی خاص مقصد کے لیے باطنی قوت اور ہمت کو مبذول کرنا' اب اس مقصد کا حصول باطنی قوت اور ہمت کے اندازے سے ہوتا ہے۔ طالب راہ میں تاثیر پیدا کرنا' مریض سے بیماری دفع کرنا' گنہ گار کو توبہ پر آمادہ کرلینا۔ لوگوں کے دلوں کو اس طرح پھیرلینا کہ وہ تعظیم و تکریم کرنے لگیں' اسی طرح ان کے خیالات میں تصرف کرنا' یہاں تک کہ بڑے بڑے واقعات متمثل ہو کر سامنے آجائیں۔ زندہ اور وصال کر جانے والے اولیاء اللہ کی نسبتوں پر مطلع ہو جانا' لوگوں کے دلوں میں جو خیالات' خطرات رونما ہو رہے ہیں اور ان کے سینوں میں جو تلاطم موجود ہے اس سے باخبر ہو جانا' آنے والے واقعات کا ان پر کھل جانا' نازل ہونے والی مصیبتوں کو دفع کرنا وغیرہ۔ ہم ذیل میں چند چیزیں بیان کرتے ہیں۔

مشائخ نقشبندیہ کے اکابرین' جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مقام پر فائز تھے' تصرفات کے سلسلے میں عجیب شان کے مالک تھے۔ البتہ طالب کے اندر تاثیر پیدا

www.maktabah.org

کرنے کے سلسلے میں بعد والے تمام مشائخ نقشبندیہ کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد سالک کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی مضبوط باطنی قوت کے ساتھ اس سے ٹکرائے اور پھر جمعیت خاطر کے ساتھ اپنی نسبت میں ڈوب جائے۔ یہ تصرف اس کے بعد ہوگا کہ مرشد کا نفس مشائخ کی نسبتوں میں سے کون سی نسبت کا حامل ہے اور اسے اس نسبت کا ملکہ راسخہ حاصل ہو' یعنی یہ نسبت ہر وقت اس کے قابو میں ہو۔ پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف اس کی لیاقت اور استعداد کے مطابق منتقل ہوگی۔ بعض نقشبندی بزرگ اس توجہ کے ساتھ ذکر اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی شامل کر دیتے ہیں اگر طالب سامنے موجود نہ ہو تو اس کی صورت کا تصور کر کے توجہ دیتے ہیں۔

ہمت خاطر: ہمت خاطر سے مراد یہ ہے کہ سالک اپنی مراد حاصل کرنے اور آرزو کو پانے کے لیے اپنی باطنی قوت اور پختہ ارادہ اس طرح قائم کرلے کہ اس مقصود اور مراد کے حصول کی جدوجہد کے سوا اس کے دل میں کوئی خیال بھی نہیں آئے۔ یہ خیال اور ارادے کی پختگی اور یکسوئی اس طرح ہو جیسے پیاسے پر صرف پانی ہی کی دھن سوار ہوتی ہے۔

مجھے بعض انتہائی ثقہ اور قابل اعتماد مشائخ نے بتایا ہے کہ بعض بزرگ ذکر نفی و اثبات کے دوران یہ مراد لیتے ہیں کہ درپیش مصیبت کو ٹالنے والا اور رزق دینے والا اور کوئی نہیں سوائے اللہ کے' وہی اس فعل کا فاعل حقیقی ہے۔

دفع مرض: دفع مرض یعنی بیماری کے دفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنے آپ کو مریض خیال کرے اور سمجھے کہ یہ مرض مجھے ہے' اس پر اپنی باطنی ہمت اور توجہ مرکوز کرے۔ اس کے سوا دل میں اور کوئی خیال نہ آنے دے۔ پس یہ بیماری اسی کی طرف منتقل ہو جائے گی' یہ قدرت الٰہی کا عجیب و غریب کرشمہ ہے۔

افاضہ توبہ: افاضہ توبہ (توبہ کی توفیق پیدا کر دینے کا عمل) کا طریقہ یہ ہے کہ صاحب

www.maktabah.org

www.maktabah.org

خفیہ کی تہذیب پر مرتب ہوتے ہیں وہ بخشش اور عطیہ خداوندی ہیں وہ کسی ریاض کا لازمی نتیجہ نہیں۔

بنور بفتح موحدہ و تشدید نون سہرند کے مضافات میں ایک قصبہ ہے سہرند بکسر سین وسکون ہاو فتح رائے مہملہ دہلی اور لاہور کے درمیان ایک بڑا شہر ہے اصل نام سہرہند ہے یعنی شیروں کا جنگل' فارسی بولنے والوں کی زبان پر سرہند مستعمل ہوگیا ہے۔ امکنہ شیراز کے قریب ایک گاؤں ہے اسے انکنہ بھی کہا جاتا ہے چرخ بجیم فارسی و رائے مہملہ آخر خائے معجمہ غزنی کے مضافات میں ایک گاؤں ہے نقشبند کمخاب بافی کے پیشے کی طرف نسبت ہے خواجہ نقشبند اور آپ کے والد کا پیشہ کمخواب بافی تھا سفینتہ الاولیا میں یہی وضاحت آئی ہے۔ غجدوان بغین معجمہ و سکون جیم بخارا کے ایک مضافاتی علاقے کا نام ہے مشہور یہی ہے البتہ کفوی نے طبقات حنفیہ میں لکھا ہے کہ غجدوان بضم الغین المعجمہ و سکون الجیم و ضم الدال المهملہ بخارا سے چھ فرلانگ پر ایک گاؤں ہے لب میں لکھا ہے بفتح دال مہملہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ فغنی بفتح فاء و سکون غین معجمہ ونون' بخارا کے مضافات میں ایک بستی ہے۔ ریوکر بکسر رائے مہملہ بخارا کے علاقہ میں ایک بستی کا نام ہے۔ رامتین بفتح رائے مہملہ و کسر میم و سکون یائے تحتیہ بخارا کے مضافات میں ایک قصبہ کا نام ہے۔ سماس بفتح سین مہملہ و کسر ثانیہ طوس کے مضافات میں ایک قصبہ ہے طوس کو ان دونوں مشہد کہا جاتا ہے۔ اسی گاؤں کی نسبت سے سماسی کہا جاتا ہے۔

قشیری بنی قشیر کی طرف نسبت ہے بفتح قاف و فتح شین معجمہ عرب کا ایک قبیلہ ہے۔ دقاق بہ تشدید اول و واسطہ بصرہ اور کوفہ کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ رود باری ایک علاقے کی طرف نسبت ہے جہاں حضرت رودباری کے آباء و اجداد قیام پذیر تھے' گرگانی بضم کاف اعرابی و تشدید مہملہ و کاف عجمیہ' مشہد کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات کی طرف نسبت ہے۔ سری بفتح سین مہملہ و کسر رائے و تشدید

www.maktabah.org

یائے تحتیہ لغت میں جواں مرد کے معنی میں آتا ہے سقطی سقط فروشی کی نسبت ہے سقط متاع حقیر (کباڑ) کو کہتے ہیں بعض شجروں میں سری سقطی بن مغلس دیکھا گیا ہے مغلس بضم میم و فتح غین معجمہ و تشدید لام و سین مہملہ لغت میں اس شخص کو کہا جاتا ہے جو صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھے۔

○

www.maktabah.org

باب ۲

سلسلۂ قادریہ

سلسلۂ قادریہ کی کئی شاخیں ہیں ان میں محدثین کے نزدیک مضبوط ترین شاخ شیخ محی الدین ابن عربی کے ذریعے سے اکبریہ شاخ ہے عوام میں سادات جیلانیہ کے حوالے سے جیلانیہ طریقہ زیادہ رائج ہے قادریہ سلسلۂ کا یمن میں مشہور طریقہ مسرعیہ ہے خلاصہ یہ کہ اس فقیر کو ان میں سے اکثر کے ساتھ صحیح ارتباط حاصل ہے۔

مجھے اپنے والد گرامی سے ارتباط بیعت صحبت اور خرقہ و تلقین کی نسبت اور اجازت حاصل ہے انہیں خرقہ و تلقین اور صحبت و اجازت سید عبداللہ سے حاصل ہے انہیں شیخ آدم بنوری سے انہیں شیخ احمد سرہندی سے انہیں اپنے والد شیخ عبدالاحد سے انہیں شاہ کمال سے ان کو سید فضل سے ان کو سید گدار رحمٰن سے ان کو سید شمس الدین عارف سے ان کو سید گدار رحمٰن بن سید ابو الحسن سے ان کو شمس الدین صحرائی سے ان کو سید عقیل سے ان کو سید بہاء الدین سے ان کو سید عبدالوہاب سے ان کو سید شرف الدین قتال سے ان کو سید عبدالرزاق سے ان کو اپنے والد امام سلسلۂ ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی سے خرقہ و اجازت اور تلقین و ارشاد کی اجازت ملی ہے۔

www.maktabah.org

اسی طرح میرے والد گرامی کو شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے بھی اجازت و خلافت ہے جبکہ انہیں اپنے والد سے انہیں اپنے والد شیخ ابراہیم ایروجی سے انہیں شیخ بہاء الدین قادری سے انہیں حسی نسبی سید السادات ابو العباس احمد بن حسن بن موسیٰ بن علی بن محمد بن حسن بن ابو نصر بن ابو صالح بن عبدالرزاق بن قطب الاقطاب ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی سے انہیں اپنے والد سے ان کو دادا سے اسی طرح آخر تک اجازت و خلافت حاصل ہے۔

اس فقیر کو خرقہ پوشی کے حوالے سے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی سے نسبت ہے انہوں نے اپنے والد سے خرقہ پہنا ان کے والد نے شیخ احمد قشاشی سے خرقہ پہنا شیخ احمد قشاشی نے شیخ احمد شناوی کے ہاتھوں سے وہ خرقہ پہنا جو انہوں نے اپنے والد علی بن القدوس سے پہنا تھا۔ علی بن القدوس نے شیخ عبدالوہاب شعرادی سے انہوں نے روضہ مصر میں جلال الدین سیوطی سے انہوں نے شیخ کمال الدین محمد المعروف ابن الامام الکاملیہ سے کعبہ معظمہ کے سامنے خرقہ پہنا انہوں نے شمس الدین محمد بن محمد جزری سے انہوں نے عمر بن حسن بن امیلہ المراغی سے انہوں نے عزاحمد بن ابراہیم فاروقی سے انہوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی سے خرقہ پہنا قدس سرہ و اسرار ھم اجمعین اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے ہم پر رحم فرمائے۔ شیخ محی الدین ابن عربی نے مکہ معظمہ میں رکن یمانی کے سامنے جمال الدین بن یحییٰ بن ابو البرکات ہاشمی عباسی کے ہاتھوں سے خرقہ پہنا' جبکہ انہوں نے شیخ زمانہ حضرت عبدالقادر جیلانی کے ہاتھوں سے خرقہ پہنا۔

شیخ احمد قشاشی کے خرقہ کا ایک دوسرا سلسلہ یہ ہے شیخ احمد قشاشی نے اپنے والد اور مرشد شیخ محمد المدنی سے انہوں نے شیخ امین بن صدیق سے انہوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے انہوں نے شیخ عبدالقادر جنید مسرع سے انہوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے انہوں نے اپنے والد احمد بن موسیٰ مسرع یمنی سے انہوں نے شیخ اسماعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے انہوں گے شیخ سراج الدین ابوبکر بن محمد اسدی

www.maktabah.org

سے انہوں نے شیخ فخر الدین ابوبکر محمد بن علی بن نعیم سے انہوں نے شیخ ابو احمد بن احمد بن عبداللہ بن یوسف اسدی سے انہوں نے اپنے والد شیخ عبیداللہ بن قاسم بن زاہد سے انہوں نے ابو محمد عبداللہ علی اسدی یمنی سے انہوں نے قطب الاقطاب غوث وقت الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابو صالح جیلانی قدس اللہ روحہ سے خرقہ پہنا آپ نے شیخ ابوسعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار بغدادی مخرمی سے خرقہ پہنا۔

مخرم بکسر رائے مہملہ مشددہ اس میں یا نسبت کی ہے بغداد کے ایک محلے کا نام ہے یہاں یزید بن مخرم کی اولاد میں سے کچھ لوگ اترے تھے انہیں کی نسبت سے اسے محلے کے لوگ مخرمی کہلانے لگے۔ منذری نے یہی توجیہ بیان کی ہے چنانچہ طبقات حافظ ابن رجب حنبلی میں اس کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔

شیخ ابو سعید نے ابو الفرح محمد بن عبداللہ طرطوسی سے انہوں نے ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز بن حارث تمیمی سے انہوں نے اپنے والد عبدالعزیز بن حارث تمیمی اور اپنے استاذ ابوبکر بن محمد دلف بن حلف بن محمد بن جحدر شبلی سے انہوں نے سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بن محمد بغدادی سے خرقہ پہنا' قدس سرہ اسرر ھم اللہ تعالیٰ ان کے طفیل ہم پر رحم کرے۔ اس سے آگے سلسلۂ صحبت کے ضمن میں جو سند مذکور ہوئی ہے وہی ہے۔

مشائخ صوفیاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حسن بصری نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی صحبت اٹھائی اور آپ سے فیض حاصل کیا۔ سلسلۂ قادریہ میں بعض شجرہ نویس امام سلسلۂ حضرت سید عبدالقادر جیلانی سے اوپر راہ طریقت کے ضمن میں ایک سلسلۂ نسب بھی قائم کرتے ہیں اس میں کچھ تامل ہے اسلیے کہ ایسی کوئی دلیل یا ثبوت نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ باطنی اور روحانی تربیت کا سلسلۂ ان واسطوں سے بھی چلا ہے واللہ اعلم اور وہ سلسلۂ یہ ہے۔

سیدی شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی نے طریقہ حاصل کیا اپنے والد ابو صالح

www.maktabah.org

موسیٰ جنگی دوست سے انہوں نے اپنے والد سید عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سید یحیی زاہد سے انہوں نے اپنے والد سید محمد رومی سے انہوں نے اپنے والد سید داؤد امیر محمد اکبر سے انہوں نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے انہوں نے اپنے والد سید عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سید موسیٰ جون سے انہوں نے اپنے والد سید عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سید حسن مثنٰی سے' انہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے' انہوں نے اپنے والد اور والدہ سیدنا علی مرتضٰی اور سیدنا فاطمہ الزہرا سے ان دونوں نے آنحضور ﷺ سے طریقت و سلوک کے آداب و رموز اور اجازت و صحبت حاصل کی۔

حضرت غوث کے طریقے کی اصل بنیاد اور اساس آپ کی کتابوں غنیتہ الطالبین' فتوح الغیب اور آپ کے مجموعہ ملفوظات مجالس ستین (الفتح الربانی) میں پوری طرح بیان ہوئی ہے۔

اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قشاشی انہوں نے شناوی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالقادر بن عبدالعزیز بن فہد ہاشمی علوی مکی سے انہوں نے اپنے چچا جار اللہ بن عبدالعزیز بن فہد مکی سے انہوں نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے انہوں نے شیخ جلال الدین بن ملقن سے انہوں نے ابو اسحاق تنوخی سے انہوں نے ابو العباس حجاز سے انہوں نے احمد بن یعقوب مارستانی سے انہوں نے قطب طریقہ الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی سے اجازت' صحبت اور خلافت حاصل کی۔

ذکر قادریہ

میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے خبر دی ہمارے شیخ ابو طاہر نے انہیں خبر دی شیخ محمد بن سعید بن حسن قریشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے رسالہ "ایقاظ الھمم بالاوراد و الاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار" میں انہیں خبر دی شیخ عارف باللہ شیخ ابراہیم

www.maktabah.org

الکردی نے ایک اور سلسلہ میں ہمیں خبر دی ہمارے شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے انہیں خبر دی ان کے مرشد شیخ احمد بن محمد قشاشی مدنی نے کہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ مربع ہو کر بیٹھے اپنے دونوں ہاتھ کھلے طور پر دونوں زانوں پر رکھے' آنکھیں بند کرلے اور ذکر بائیں جانب سے شروع کرے ارادہ کرے کہ اللہ کے ماسویٰ کو اپنے دل سے نکال رہا ہے دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا سے شروع کرے اور کھینچے یہاں تک کہ الہ کو حالت نفی میں دائیں کندھے پر ڈالے اب لفظ الا کے ساتھ دائیں کندھے کے اوپر سے اللہ کو دل میں ضرب کرے جہاں سے وہ ماسوی اللہ کو پہلے نکال چکا تھا یہ ضرب قوت اور شدت کے ساتھ ہونی چاہیے تاکہ دل میں ذکر کا نور قرار پکڑلے۔

اسی سند کے ساتھ شیخ ابراہیم کردی سے روایت ہے کہ لطائف کی بیداری کے وقت طالب راہ کو چاہیے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد قرب الٰہی کی طرف گامزن ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی استعداد اور ہمت کے مطابق مستحب اقوال' اور عبادات میں انتہائی اخلاص اور عبودیت کے ساتھ مشغول ہو جائے اس سے اسے محبت خداوندی نصیب ہوگی چنانچہ آنحضور ﷺ نے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ سے روایت کی:

"بندہ جن چیزوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں جو چیزیں میں نے اپنے بندے پر فرض کی ہیں ان سے زیادہ مجھے پسندیدہ اور کوئی چیز نہیں ہے اور بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب چاہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے (بخاری) اس روایت پر بعض دوسرے محدثین کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ میں اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے اور میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ گفتگو کرتا ہے۔

www.maktabah.org

جو شخص قرب خداوندی حاصل کرنا چاہے وہ صبح شام ذکر کرے اور کسی طرح بھی اپنے دنیوی کاروبار کے الجھاؤ میں ذکر سے غفلت نہ کرے۔

افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے جو شخص دنیوی بکھیڑوں سے آزاد ہے وہ اپنے آپکو ذکر کے لیے وقف کر دے اور جو دنیوی امور سے واسطہ رکھتا ہے وہ اپنی فراغت اور فرصت کیمطابق ذکر کا وظیفہ مقرر کرے درمیانی صورت یہ ہے کہ ہر صبح، عشاء اور تہجد کے بعد ایک ہزار دفعہ لا الہ الا اللہ کا ورد کرے مجبوری کی حالت میں جتنا ممکن ہو سکے اسیطرح وہ ان تینوں اوقات میں ایک ایک سو مرتبہ استغفار پڑھے اور اس حدیث پر عمل کرے جس میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے ہر روز ستائیس دفعہ مغفرت طلب کرے (استغفار پڑھے) وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جنکی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور انکے سبب اہل زمین رزق پاتے ہیں یہ استغفار ہر روز نماز فجر کے بعد ہونا چاہیے۔

اسی طرح سالک اس حدیث پر عمل کرے جس میں ارشاد ہوا جو شخص ہر نماز کے بعد تین دفعہ اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہوئے کہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے وہ میدان جہاد سے کیوں نہ بھاگا ہو۔

اسی طرح ہر روز فجر کی نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَیُمِیْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرِ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرِ

اگر ہر نماز کے بعد پڑھ سکے تو زیادہ بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ عَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ بِدَوَامِكَ

آخری دفعہ یہ الفاظ بڑھائے۔

وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِهِمْ وَ صَحْبِهِمْ وَالتَّابِعِیْنَ

www.maktabah.org

وَ عَلٰی اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِيْنَ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ بِرَضَاءِ نَفْسِكَ وَ زِيْنَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ

اور اگر یہ ورد تمام فرضوں کے بعد پڑھ سکے تو زیادہ بہتر ہے۔

ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے چاشت کی نماز کے بعد سورہ والشمس اور والضحیٰ پڑھے اور پھر دس دفعہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ لِدَوَامِ اللّٰهِ سورہ یٰسین اور تبارک الذی ہر صبح و شام پڑھے شام کے وقت مغرب کے بعد سورہ الم السجدہ زیادہ کرلے اگر رات کے وقت سورہ یٰسین کا وقت نہ نکل سکے تو الم سجدہ اور تبارک پڑھے۔ مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت اوابین پڑھے اسی طرح مغرب کے بعد دو رکعت سنت کے بعد پڑھے۔

مَرْحَبًا بِمَلَائِكَةِ الَّيْلِ مَرْحَبًا بِالْمَلَكَيْنِ الْكَرِيْمَيْنِ الْكَاتِبَيْنِ اُكْتُبَا فِيْ صَحِيْفَتِيْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْمَوْتَ حَقٌّ وَالْقَبْرَ حَقٌّ وَالسُّوَالَ حَقٌّ وَالْحَشْرَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَاَشْهَدُ اَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُوْدِعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِيَوْمِ حَاجَتِيْ اَللّٰهُمَّ اُحْطُطْ بِهَا وِزْرِيْ وَ اَغْفِرْبِهَا ذَنْبِيْ وَ ثَقِّلْ بِهَا مِيْزَانِيْ وَ اَوْجِبْ لِيْ بِهَا اَمَانِيْ وَ تَجَاوَزْبِهَا عَنِّيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

مغرب کی دو رکعت (سنت) کے بعد دو رکعت حفظ الایمان کی نیت کرے اور اسے اوابین کے ساتھ ادا کرے سلام کے بعد یہ کہے۔

www.maktabah.org

اَللّٰهُمَّ سَدِّدْنِیْ بِالْاِیْمَانِ وَاحْفِظْهُ عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ وَفَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ

شیخ محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات مکیہ کے باب الوصایا میں وصیت فرماتے ہوئے کہا ہے کہ مذکورہ دو رکعتوں کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ پڑھے۔

اس کے بعد اوابین کے ساتھ دو رکعت استخارہ کی نیت سے پڑھے یعنی مطلق استخارہ جو عموماً اولیاء اللہ شب و روز کے اعمال کی خاطر پڑھا کرتے ہیں شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے بارہا اس کا تجربہ کیا ہے اور اس میں سراسر بہتری اور خیر پائی ہے استخارہ کی دعا پہلے گزر چکی ہے۔ ہر فرض نماز کے بعد کہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اس کے بعد سورہ فاتحہ پھر وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اس کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ اِلَیْكَ بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِكَ کُلِّهٖ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ هُوَ۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اس کے بعد پڑھے وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ بِهٖ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَهِیَ لِیْ عِنْدَ اللّٰهِ وَدِیْعَةٌ پھر پڑھے اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ پھر کہے اَللّٰهُمَّ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا رَحْمَانِیْ اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ مِّنْ عِنْدِكَ تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

اس کے بعد سورہ اخلاص' قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اس کے بعد سبحان اللہ تنتیس دفعہ الحمد للہ تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ پڑھے پھر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ

www.maktabah.org

بِيَدِهِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرِ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجِدِّ مِنْكَ الْجِدُّ وَلَا حَوْلَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اس کے بعد آنحضرت ﷺ پر درود پڑھے اور جو چاہے دعا مانگے اس کے بعد سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ آخر تک پڑھے۔

پھر لا الہ الا اللہ دس دفعہ ہر نماز کے بعد پڑھے ہر روز صبح کی نماز کے بعد گیارہ دفعہ کہے يَا اَللّٰهُ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَاجَوَّادُ اِنْفَتِحْنِیْ مِنْكَ بِفَتْحِ خَيْرِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ مَا تَشَاءُ قَدِيْرِ یہ ورد پنجشنبہ کو اس طرح شروع کرے کہ پہلے غوث الثقلین اور آپ سے پہلے اور بعد والے مشائخ کی فاتحہ پڑھے جیسا کہ مشائخ سلسلہ نے شرط مقرر کی ہے۔

ہر روز صبح کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ يَا عَزِيْزُ پندرہ بار یا اللہ الرفیع بیس دفعہ يَا قَيُّوْمُ فُلَا يَفُوْتُ شَیْئٌ مِنْ عِلْمِهٖ وَلَا يَؤُدُهٗ اگر وقت میں گنجائش ہو تو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ایک سو مرتبہ پڑھے۔

سالک راہ حقیقت کو چاہیے کہ وہ ہر مہینے کم از کم تین روزے رکھے' اور جو زیادہ رکھ سکے اس کو مزید رکھنے کی توفیق دے جو اپنے اندر ہمت اور قوت پائے اور چھ روزے شوال کے اور ذی الحجہ کے پہلے نو روزے رکھے ہمارے مرشد اور پیشوا اپنے معتقدین کو ان راتوں میں جاگنے اور ہر رات دس پارے قرآن مجید پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے اس طرح تین راتوں میں قرآن مجید کا ختم ہو جاتا ہے اور دسویں رات ایک مکمل ختم پورا کرے۔

دوسرے ایام میں سے عاشورہ اور شعبان کی پندرھویں رات خاص طور پر قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ رجب کے متعلق بھی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے اگرچہ یہ احادیث سند کے اعتبار سے قوی نہیں ہیں تاہم اگر اپنے اندر ہمت اور قوت

www.maktabah.org

سمجھے تو فضل خداوندی کی امید کرتے ہوئے ان پر عمل کرے، ان میں ایک روزہ پہلی رجب کا ہے جس کا ثواب تین برس کا کفارہ ہے دوسری رجب کا روزہ دو سالوں کا کفارہ ہے تیسری رجب کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے پھر رجب کا ہر روزہ ایک ایک ماہ کا کفارہ ہے اسی طرح ماہ رجب میں ایک دن اور رات ایسی ہے کہ اس میں دن کا روزہ اور رات کی عبادت سو سال روزہ رکھنے کے برابر ہے یہ رات دن رجب کے آخری تین دنوں میں ہیں۔

اسی طرح بعض روایات کے مطابق جو شخص رجب میں سات روزے رکھے اس پر جہنم کے سات دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جو آٹھ روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے۔

جو شخص اپنے اندر قوت سمجھے تو حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر روزہ میرے بھائی داؤد کا ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

اسے ترمذی وغیرہ نے ابن عمر کی روایت سے بیان کیا اور شیخ سعید کوکنی کے ذریعے یہ روایت ہم تک پہنچی شیخ حسن عجمی مکی نے فرمایا ہے کہ اگر طاقت ہو تو سورہ اخلاص ایک ہزار دفعہ درود ایک ہزار دفعہ اور لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ایک ہزار دفعہ پڑھے اسی طرح ہر روز نماز فجر کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ایک ہزار دفعہ پڑھے۔

www.maktabah.org

باب ۴

سلسلۂ نقشبندیہ

یوں تو سلسلۂ نقشبندیہ کی کئی شاخیں ہیں مگر ہندوستان میں یہ سلسلۂ بالخصوص دو ذریعوں سے پھیلا ہے ایک خواجہ محمد باقی کے ذریعے سے اور دوسرا امیر ابو العلی کے حوالے سے۔

موراء النہر کے علاقے میں یہ سلسلۂ مخدوم اعظم مولانا خواجگی کے ذریعے سے مشہور ہوا ہے رسائل تصوف کے مطابق طریقہ نقشبندیہ کا مشہور ترین سلسلۂ جامیہ ہے اس طریقے کے اشغال و اوراد بھی زیادہ تر اسی سلسلے کے منقول ہوئے ہیں۔

پھر خواجہ محمد باقی کے حوالے سے اس سلسلے کے کئی لڑیاں ہیں ان میں دو بہت مشہور ہیں ایک شیخ محمد معصوم کی لڑی اور دوسری شیخ آدم بنوری کی ان دونوں کے ہاں متقدمین کے اوراد و اشغال کے علاوہ مزید اشغال و اوراد بھی ہیں۔

اس فقیر کو ان تمام شعبوں میں اور شاخوں کے ساتھ صحیح ارتباط اور نسبت حاصل ہے چنانچہ مجھے اس سلسلے میں بیعت' صحبت' تلقین' اشغال اجازت اور خرقہ اپنے والد گرامی شیخ عبدالرحیم سے ہے والد گرامی کو اس سلسلے کے چار مشائخ سے ارتباط حاصل تھا سید عبداللہ' دوسرے امیر ابوالقاسم اکبر آبادی تیسرے خواجہ

www.maktabah.org

خورد ولد خواجہ محمد باقی چوتھے امیر نور العلی خلف میر ابو العلی۔

سید عبداللہ کو اجازت و خلافت حاصل تھی شیخ آدم بنوری سے انہیں شیخ احمد سرہندی سے اور انہیں خواجہ محمد باقی سے خواجہ خورد کو خلافت و اجازت حاصل تھی شیخ احمد سرہندی' خواجہ حسام الدین اور شیخ الہ داد سے جبکہ یہ تینوں خواجہ محمد باقی کے خلفا تھے اوپر سند وہی ہے جو سلسلۂ صحبت کے ضمن میں بیان ہو چکی ہے۔

میر ابو القاسم اکبر آبادی جن کا لقب خلیفہ ہے انہیں اجازت و خلافت حاصل تھی ولی محمد اکبر آبادی ان کو میر ابو العلی سے انہیں اپنے چچا امیر عبداللہ سے انہیں اپنے ماموں خواجہ عبدالحق سے ان کو خواجہ یحییٰ سے اور انہیں اپنے والد خواجہ عبیداللہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔

والد گرامی کو اجازت و خلافت حاصل ہوئی امیر نور العلی سے انہیں اپنے والد امیر ابو العلی اکبر آبادی سے حاصل ہوئی اس طرح اس فقیر نے طریقہ احمدیہ کے اشغال ملا محمد دلیل گیگیانی سے حاصل کیے انہوں نے اپنے مرشد میر موسیٰ بٹ کوٹی سے انہوں نے شیخ محمد معصوم سے اور انہوں نے اپنے والد شیخ احمد سرہندیؒ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ شیخ ابو طاہر مدنی سے ملا انہیں یہ خرقہ تین بزرگوں سے الگ الگ ملا تینوں ناموں پر' تین بزرگ یہ ہیں ان کے والد شیخ ابراہیم کردی شیخ احمد علی اور شیخ عبداللہ بصری مکی۔

شیخ ابراہیم کو ارتباط اور نسبت تھی شیخ احمد قشاشی کے ساتھ انہیں تلقین اور خرقہ ملا شیخ ابو المواہب احمد شناوی سے انہیں شیخ محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن عنسی سے انہیں مولانا محمد امین' ملا جامی کے بھانجے سے انہیں مولانا شیخ عنایت الدین احمد سے انہیں مولانا علاء الدین محمد سے انہیں مولانا عبد الرحمٰن سے انہیں مولانا سعد الدین کاشغری سے انہیں مولانا نظام الدین خاموش سے انہیں خواجہ علاء الدین العطار سے انہیں تلقین و اجازت اور خرقہ ملا خواجہ بہاء الدین نقشبند سے۔

www.maktabah.org

شیخ احمد نخلی نے سلسلۂ نقشبندیہ کے اشغال حاصل کیے سید میر کلال بلخی سے انہوں نے محمد عربی بلخی سے انہوں نے ملا اکتہ اللہ شیر غانی سے انہوں نے ملا خورد عزیزان سے انہوں نے مرشد اعظم ملا خواجگی سے انہوں نے مولانا محمد قاضی سے اور انہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے یہ اشغال حاصل کیے۔

شیخ عبداللہ بصری نے خرقہ خلافت حاصل کیا شیخ عبداللہ باقشیر مکی سے انہوں نے شیخ تاج الدین سنبھلی مقیم مکہ مکرمہ سے اور انہوں نے خواجہ محمد باقی سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اوپر والی سند ذکر ہو چکی ہے۔

خواجہ نقشبند نے اجازت و خلافت کا فیض حاصل کیا خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی روح سے' خواجہ محمد بابا سماسی اور خلیفہ امیر سید کلال سے' خواجہ محمد بابا سماسی نے خواجہ عزیزان سے یہ فیض حاصل کیا جیسا کہ ہم نے سلسلۂ صحبت میں ذکر کیا ہے۔

یہاں ایک اور نکتہ ہے جس کی وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ کہ شیخ ابو علی فارمدی نے خواجہ ابوالحسن خرقانی سے بھی فیض حاصل کیا ہے جبکہ حضرت خرقانی نے حضرت بایزید بسطامی سے فیض حاصل کیا ہرچند یہ فیض باطنی اور روحانی طور پر تھا اس لیے کہ حضرت بایزید ابوالحسن خرقانی کی ولادت سے بہت پہلے وصال کر چکے تھے۔

شیخ ابویزید بسطامی نے باطنی اور روحانی طور پر سیدنا امام جعفر صادق سے فیض حاصل کیا ظاہری طور پر نہیں اس لیے کہ شیخ بایزید کی ولادت امام جعفر صادق کے وصال کے کافی عرصہ بعد ہوئی ہے امام جعفر صادق نے اجازت و خلافت کا یہ فیضان دو طریقوں سے حاصل کیا ایک تو ان کے آباؤ اجداد کا طریقہ ہے جسے ہم بیان کر چکے ہیں رضی اللہ عنہم اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انہوں نے حاصل کیا اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق سے اور قاسم نے حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہوں نے حاصل کیا سیدنا ابوبکر صدیق سے اور انہوں نے حاصل کیا آنحضور ﷺ سے۔

www.maktabah.org

میں کہتا ہوں قاسم کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں سوائے باطنی اور روحانی طور کے یہ بات اسماء الرجال کی تحقیق کے دوران سامنے آئی واللہ اعلم۔

حسن بصری کی اجازت و خلافت اور فیض کی نسبت سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی طرف کی جاتی ہے اہل سلوک کے ہاں یہ یقینی اور قطعی ہے جبکہ محدثین کے نزدیک یہ ثابت نہیں ہے شیخ احمد قشاشی نے اپنی کتاب عقد العزیز فی سلاسل اہل التوحید میں اہل سلوک کے مسلک کی مدلل اور کافی و شافی تائید کی ہے زیادہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

واضح رہے کہ گگیانی فتح کاف فارسیہ اول و تشدید دوم یائے نسبت افغانوں کا ایک قبیلہ ہے جو پشاور کے دو آبہ میں رہتا ہے یہ یوسف زی قبیلے کے چچا زاد ہیں۔ بٹ کوٹ دونوں تائے ہندی جلال آباد کے مضافات میں ایک گاؤں کا نام ہے جلال آباد کابل اور پشاور کے درمیان مشہور شہر ہے۔

بھنیسی بفتح موحدہ والنون اور سین مہملہ بالقصر یا نسبت کی ہے۔ صعید مصر خورد کا ایک قصبہ ہے۔ ملا کتہ بفتح الالف و تشدید کاف عربی وہائے فارسی ابن یمین تخلص کرتے تھے ان کا دیوان مشہور ہے۔ چیرغاں بجیم فارسی مضمومہ و بائے موحدہ مضمومہ وراء مہملہ ساکنہ و غین معجمہ بلخ سے دو منزل پر ایک شہر ہے شیرغان اس کی تعریب (عربی) ہے چیرغاں ترکی میں اس چیز کو کہتے ہیں جو ایک کے بعد دوسری یعنی قطار کی شکل میں ہو عزیزان تعظیم کا لفظ ہے جیسے میراں و سیدی وغیرہ۔ باقشیر یمنی محاورے میں حرف با حرف نسبت ہے جو کلمہ کے اول میں آتا ہے۔ سنبھل بائے ہندیہ بشمول ہا گنگا جمنا کے پار دارالحکومت دہلی کے مشرقی پہاڑوں کے قریب شہر ہے۔

والد گرامی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت حضرت خلیفہ ابو القاسم نے مجھے اجازت عطا فرمائی تو ارشاد فرمایا کہ ہمارے طریقہ میں مثال نہیں ہوتی اور وصیتیں نہیں لکھی جاتی' ہمارے طریقے میں عمدہ کتاب "فقرات" ہے۔ یہ کتاب ہم نے اپنے مشائخ سے روایتاً (عن عن کے ذریعے) حاصل کی ہے اور ہمارے مشائخ

www.maktabah.org

اسے یاد کرنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتے آئے ہیں۔ میرے نسخے کو سامنے رکھ کر اسے تم نقل کرلو۔ چنانچہ والد گرامی نے یہ کتاب نقل کرلی اور اس طرح مجھے ان سے فقرات کی اجازت حاصل ہوئی میں نے اس کے بعض مشکل مقامات والد گرامی سے حل کیے اور اس کے وظائف و اشغال خوب اچھی طرح سیکھ لیے۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) عرض کرتا ہے کہ وظائف و اشغال نقشبندیہ کے بارے میں شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک بہت عمدہ اور مختصر رسالہ ہے والد گرامی اسے بہت پسند کرتے تھے آپ نے یہ رسالہ شیخ تاج الدین کے بعض مریدوں سے لے کر اسے نقل کرلیا تھا اور اپنے مریدین و معتقدین کو اسے محفوظ کرنے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے میں نے یہ رسالہ والد گرامی سے خوب سمجھ کر اور بحث و تمحیص کے ساتھ پڑھا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ رسالہ من و عن نقل کردوں اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

رسالہ شیخ تاج الدین سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور درود و سلام ہوں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر۔

اللہ آپ کو توفیق عطا فرمائے خیال رہے کہ مشائخ نقشبندیہ کا عقیدہ وہی ہے جو اہل سنت و جماعت کا عقیدہ اور طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مستقل بندگی (دوام عبودیت) عبادت ادا کرنے کے بغیر متصور ہی نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ہمیشہ حق سبحانہ تعالیٰ کے حضور میں رہے اس میں غیر کے شعور کا دخل تک نہ ہو، اسی طرح اسے حق تعالیٰ کے حضور حاضری کا شعور اور علم بھی نہ رہے یہ سعادت

www.maktabah.org

عظمیٰ جذبہ الٰہی (کشش) کے بغیر ممکن نہیں کشش اور جذبہ کے سلسلے میں شیخ کی صحبت سے بڑھ کر فائدہ مند چیز نہیں ہے مگر شیخ ایسا جس کا سلوک خود جذبہ کے ذریعے ہو۔

شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جو درخت خود اگتا ہے اس کا ثمر نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی تو اس میں لذت نہیں ہوتی سنت الٰہی یہی ہے کہ ہر چیز سبب سے وابستہ ہے جس طرح ظاہری توالد تناسل ماں باپ کے بغیر نہیں ہوتا اسی طرح معنوی توالد بھی مرشد کے بغیر حاصل ہونا ممکن نہیں رسالہ مکیہ میں ہے کہ جس کا کوئی مرشد نہیں اس کا مرشد شیطان ہے۔

یہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ ہے حاصل کیا ہے اسے کوتاہی کی بنا پر محتاج اور معرفت خداوندی کے سلسلے میں حیران و درماندہ تاج الدین سنبھلی نے مہدی زمان خواجہ محمد باقی سے انہوں نے ملا خواجگی امکنگی سے انہوں نے ملا درویش محمد سے انہوں نے ملا محمد زاہد سے انہوں نے غوث الاعظم خواجہ عبیداللہ احرار سے انہوں نے شیخ الشیوخ یعقوب چرخی سے انہوں نے حضرت خواجہ کبیر خواجہ بہاء الحق والدین المعروف خواجہ نقشبند سے انہوں نے سید کلال سے انہوں نے خواجہ محمد بابا سماسی سے انہوں نے حضرت عزیزان سے انہوں نے خواجہ علی رامیتنی سے انہوں نے خواجہ محمود خیر فغنوی سے انہوں نے خواجہ عارف ریوگری سے انہوں نے خواجہ عبدالرحمٰن غجدوانی سے انہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب ہمدانی سے انہوں نے ابو علی فارمدی سے انہوں نے ابوالحسن خرقانی سے۔ شیخ ابو علی کو شیخ ابو القاسم گرگانی سے بھی نسبت ہے اس لیے محققین کے نزدیک شیخ تین ہوتے ہیں شیخ خرقہ شیخ ذکر اور شیخ صحبت' ارتباط اور نسبت کے سلسلے میں شیخ صحبت کی حیثیت بڑھ کر ہے اور وہی اصلی شیخ ہے اسی لیے ہم نے شیخ ابوالقاسم کا ذکر کیا اور شیخ ابو علی کا سلوک انہی پر تمام ہوتا ہے۔ شیخ ابوالقاسم سے امام علی بن موسیٰ رضا تک کئی واسطے ہیں شیخ ابو عثمان مغربی اور ابو علی الکاتب اور ابو علی رود باری اور سید الطائفہ جنید بغدادی اور سری

www.maktabah.org

سقطی اور معروف کرخی رضی اللہ عنہم۔

حضرت معروف کرخی قدس سرہ کو ایک دوسری نسبت حاصل ہے ابوداؤد طائی سے انہیں حبیب عجمی سے انہیں حسن بصری قدس اللہ اسرار ہم سے آپ کی نسبت باب مدینۃ العلم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے معروف و مشہور ہے۔

اب میں آغاز کلام کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

واضح رہے کہ ابو الحسن خرقانی نے حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت اویس قرنی قدس اللہ سرہ نے آنحضور ﷺ سے روحانی طور پر حاصل کیا' اسی طرح سلطان العارفین بایزید بسطامی نے بھی امام جعفر صادق کی روحانیت سے حاصل کیا۔ بایزید کی آپ سے صحبت اور خدمت کی روایت صحیح نہیں ہے امام جعفر صادق نے اپنے آباؤ اجداد کے انوار کی وراثت کے علاوہ اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حاصل کیا حضرت قاسم تابعین کے سات فقہا میں شامل ہیں آپ علوم ظاہری و باطنی میں کامل تھے آپ کو نسبت حاصل ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حضرت سلمان فارسی کو آنحضور ﷺ سے شرف صحبت کے باوجود نسبت طریقہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حاصل تھی جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آنحضور ﷺ سے طریقہ کی نسبت حاصل ہے۔

امام جعفر صادق کا دوسرا سلسلۂ طریقت آبائی ہے جو باب مدینۃ العلم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ تک معروف و مشہور ہے۔

مشائخ نقشبندیہ کا طریق وصول الی اللہ

مشائخ نقشبندیہ کے ہاں وصول الی اللہ کے تین راستے ہیں صحبت' ذکر اور مراقبہ۔ ان کے نزدیک ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ کلمہ طیبہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر حبس دم (سانس کو روک کر) کے ساتھ کرے گنتی میں طاق عدد کی رعایت ملحوظ رکھے جب ذکر ایک سانس میں اکیس مرتبہ سے بڑھ جائے از سر نو شروع کرے ذکر کے اثرات

www.maktabah.org

سے مراد یہ ہے کہ جس وقت لا الہ الا اللہ کہے تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور الا اللہ کہے تو جذبہ الٰہیہ کے تصرفات ظاہر ہوں۔ اثر کا ظہور استعداد کے مطابق ہوتا ہے بعض سالکوں کو پہلے ماسوائے حق سے غیبت حاصل ہوتی ہے اور کچھ کو پہلے سکر اور غیبت حاصل ہوتی ہے اور اس کے بعد ان کو وجود کی نفی ثابت ہوتی ہے۔

شیخ عبداللہ انصاری نے آیت واذکر ربک اذ نسیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ جب تو ذکر خداوندی میں اس کے غیر کو بھول جائے' پھر اپنے ذکر کو بھول جائے پھر ذکر حق میں اپنے آپ کو بھول جائے' تو سمجھ لے کہ تیرا ذکر کامل ہوگیا۔ ذکر کا اعلیٰ اور اتم درجہ فنائیت ہے یعنی سالک کو اللہ کے علاوہ کسی چیز کی خبر نہ رہے۔

ذکر کی کیفیت یہ ہونی چاہیے کہ زبان کو تالو سے لگائے لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے ملا کر سانس روکے اور حرف لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے دماغ پر پہنچا کر الہ کو دائیں کندھے پر ضرب کرے پھر الا اللہ کو بائیں کندھے پر پھرا کر قلب صنوبری پر ایسے زور سے ضرب کرے کہ اس کا اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے دائیں طرف یعنی دونوں کے درمیان ضرب کرے اس کے بعد دل سے کہے اے اللہ تو ہی میرا مقصود اور تیری رضا میری مطلوب ہے یعنی اس ذکر سے تو ہی میرا مقصود ہے یہ سلسلۂ دل کی توجہ سے ہو کہ دل میں اس کا اثر ظاہر ہو اور دل اس کا اثر قبول کرے مگر سب کچھ ایسے ہو کہ ظاہر میں کوئی حرکت نہ ہو یہاں تک کہ قریب بیٹھے ہوئے شخص کو بھی یہ پتہ نہ چلے جس دم میں ایک دفعہ کرے یا تین دفعہ عدد طاق ہونا چاہیے۔

حضرت خواجہ قدس سرہ نے کلمہ طیبہ کے معنی کے سلسلے میں فرمایا ہے کہ لا الہ سے مراد طبیعت کے خداؤں (طبیعت کے مرغوبات) کی نفی ہے الا اللہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کے معبود الہ کا اثبات ہے اس سے مراد یہ ہے کہ سالک نے اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے آنحضور ﷺ کی اتباع کی منزل میں پہنچا دیا ہے۔

www.maktabah.org

اس سلسلہ کے بعض اکابرین نے کلمہ طیبہ کے معنی سے متعلق فرمایا ہے کہ مبتدی سالک لا الہ سے لا معبود الا اللہ کا تصور کرے متوسط سالک لا مقصود الا اللہ کو سامنے رکھ اور منتہی سالک لا موجود الا اللہ کو مطمح نظر بنائے۔

اکابر صوفیاء نے فرمایا ہے کہ الی اللہ کی منزل پوری ہو تو سالک کو چاہیے کہ وہ سیر فی اللہ کے میدان میں قدم رکھے یہاں لا موجود الا اللہ کا تصور کفر خیال کیا جاتا ہے بعض مشائخ نے کہا ہے کہ لا الہ کے معنی ہیں لا متصرف فی الملک الملکوت الا اللہ

ذکر میں باقاعدگی اور ہیشگی کے لیے انتہائی جدوجہد اور کوشش کرنی چاہیے ذکر کسی بھی صورت اور کسی بھی حال میں ترک نہ کرے کھڑے بیٹھے' سوتے باتیں کرتے الغرض کسی وقت بھی ذکر سے غافل نہ ہو' ذکر یا صحبت شیخ میں کوئی خاص کیفیت حاصل ہو تو اسے ایک خط مستقیم کی طرح فرض کرے جس وقت یہ معنی خیال میں بندھ جائیں اور خیال پر صرف ایک ہی دھن سوار ہو جائے تو جمعیت خاطر کے لیے یہ چیز انتہائی فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر خیال اور اس معنی کی جمعیت میں کوئی ذرا سا بھی خلل واقع ہو یا اس کی تاثیر میں کمی ہو تو انتہائی باریکی سے اس کی تفتیش کرے اور اس سے غفلت نہ کرے یہاں تک کہ اسے تعطیل (اللہ کے سوا ہر چیز کا خیال مٹ جانا) حاصل ہو جائے چنانچہ بعض اکابرین کا کہنا ہے۔

کہ الشغل ھو عدم الشغل و عدم الشغل ھو الشغل شغل' شغل کا نہ ہونا ہے اور شغل کا نہ ہونا ہی شغل ہے۔

ملا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ شیخ عبید الکبیر یمنی نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر کیا ہے۔

www.maktabah.org

میں نے کہا لا الہ الا اللہ انہوں نے فرمایا یہ تو عبارت ہے یہ ذکر نہیں ہے میں نے عرض کیا قربان جاؤں آپ ہی بتائیں فرمایا ذکر یہ ہے کہ تم یہ جان لو کہ تم اسے پانے پر قادر نہیں ہو۔

سید الطائفہ جنید بغدادی نے فرمایا ہے کہ تصوف یہ ہے کہ ایک لمحہ کے لیے سالک ہر شے کے تصور سے خالی ہو جائے۔ شیخ الاسلام فرماتے ہیں اس تصور میں جستجو کے بغیر اس کا وصال اور نظر کے بغیر اس کا دیدار حاصل ہوتا ہے صوفیائے عالی مقام کے طریقوں کا مقصود مشاہدہ حق ہے کہ کَاَنَّکَ تَرَاہُ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اس حضور کو وہ مشاہدہ قلب کا نام دیتے ہیں اور دیکھنا تو سر کی آنکھوں سے ہوتا ہے۔ رویت اور مشاہدہ میں فرق یہ ہے کہ رویت میں دیکھنے والا اسے دور کرنے یا ہٹانے پر قادر نہیں ہوتا جبکہ مشاہدہ میں اسے یہ اختیار ہوتا ہے۔

مشائخ نقشبندیہ کے نزدیک وصولی الی اللہ کا دوسرا طریقہ

حصول معرفت اور سبب وصول کے سلسلے میں مشائخ نقشبندیہ کا دوسرا آسان اور قریب ترین راستہ توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سالک معنی مقدس جو کیفیت اور مثال سے منزہ ہے اسم مبارک یعنی اللہ کی طرف کسی عربی، عبرانی فارسی یا دوسری زبان کے الفاظ کو بیچ میں لائے بغیر ذہن کو منتقل کرے اپنے خیال میں اس کی صورت اور حفاظت نقش کرے اپنی قوتوں اور ادراکات کے ساتھ قلب صنوبری میں اس معنی مقدس کو جاگزیں کرے اس ریاضت پر ہیشگی کرے اسے اپنانے کے سلسلے میں اس قدر تکلف اور کوشش سے کام لے کہ یہ کلفت اور کوشش بھی درمیان سے اٹھ جائے اور یہ علم طبیعت ثانیہ اور ملکہ بن جائے۔

بعض مشائخ نقشبندیہ نے فرمایا ہے کہ مقصود کے معنی یہ ہیں کہ ایک بے خودی کی کیفیت طاری ہو جائے پھر اسے (اللہ) ایک ایسے نور بسیط کی صورت میں تصور کرے جو تمام موجودات علمیہ اور غیبیہ کو احاطہ کیے ہوئے تھا اور پھر اسے

www.maktabah.org

بصیرت کے سامنے کرے خیال کے اس تصور کو محفوظ رکھتے ہوئے تمام قوتوں کے ساتھ دل کی طرف متوجہ ہو اور اس امر کا اہتمام کرے کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت باقی رہے چنانچہ اس عمل کے نتیجے میں معنی مقصود کا ظہور ظاہر ہو کر نکل آئے گا۔

حضرت خواجہ عبیداللہ احرار نے فرمایا کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے یعنی تراقب (نگرانی توجہ، نگہبانی) دونوں طرف سے ضروری ہے مراقبہ کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے احوال پر حق تعالیٰ کے مطلع ہونے کے بارے میں اپنی اطلاع پر مراقب ہو، اور اس پر مداومت کرے یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر بغیر کسی خلل اور پریشان خاطری کے۔

ایک طریقہ یہ ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا مراقب ہو اور اس میں کوئی خطرہ نہ آنے دے یہاں تک کہ اسے اپنے قلب حقیقی سے ربط آسان ہو جائے اس میں مفاعلہ کے معنی کا کوئی لحاظ شامل نہ ہو مراقبہ کا راستہ نفی و اثبات کے طریق سے بہت ہی اعلیٰ اور افضل ہے اور دوسرے راستوں کے مقابلے میں مراقبہ کا راستہ جذبہ الٰہیہ کا قریب ترین راستہ ہے۔

مراقبہ کے ذریعے ملکوت میں تصرف کرنا، لوگوں کے دلوں کی باتیں معلوم کرلینا، دوسرے کو نظر سے عطا کردینا یا اسکے باطن کو روشن کردینا ایسی تمام باتیں ممکن ہیں مراقبہ کے ملکہ سے دائمی جمعیت خاطر حاصل ہوتی ہے اور سالک ہمیشہ لوگوں کے دلوں کا مقبول و محبوب بنا رہتا ہے یہی وہ مقام ہے جسے جمع و قبول کہا جاتا ہے۔

وصول الی اللہ کا تیسرا طریقہ

وصول الی اللہ کا تیسرا طریقہ ایسے مرشد سے رابطہ ہے جسے مقام مشاہدہ حاصل ہے اور وہ تجلیات ذاتیہ سے بہرہ ور ہے بلاشبہ ایسے شیخ کی زیارت ان لوگوں کی زیارت کے زمرے میں آتی ہے۔ جن کے لیے کہا گیا ہے اذا رووا ذکر اللہ جب

www.maktabah.org

انہیں دیکھا جائے خدا یاد آتا ہے چنانچہ اس کی زیارت بمنزلہ ذکر ہے یہ زیارت ذکر ہی کا فائدہ دیتی ہے اسی طرح اس کی صحبت ھم جلساء اللہ (وہ اللہ کے جلیس ہیں) کے مطابق ان کی صحبت بھی وہی فائدہ دیتی ہے جو ہم بیان کر آئے ہیں۔

اگر ایسے بزرگ کی صحبت میسر آجائے اور سالک کو اپنے دل میں اس صحبت سے اثرات محسوس ہوں تو اسے چاہیے' کہ اپنی استطاعت کے مطابق وہ ان اثرات کو سمیٹے اور انہیں محفوظ کرے اگر ان اثرات میں کوئی خلل اور رکاوٹ پیش آئے تو پھر شیخ کی صحبت اختیار کرے تاکہ اس کی برکت سے دوبارہ وہی اثرات ظہور پذیر ہوں یہ عمل بار بار دہراتا رہے یہاں تک کہ اثرات کی یہ کیفیت ملکہ بن جائے اور اگر اس بزرگ کی صحبت سے اثر ظاہر نہ ہو مگر محبت اور جذب کی کیفیت حاصل ہو تو سالک کو چاہیے کہ شیخ کی صورت کا تصور کرے اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تاکہ غیبت اور فنائے نفس حاصل ہو اور اگر روحانی ترقی یعنی واردات میں رکاوٹ اور قبض کی کیفیت پیدا ہو جائے تو اپنے دائیں کندھے میں صورت شیخ کا تصور کرے اپنے قلب کو دائیں کندھے تک ممتد (پھیلا ہوا مسلسل) سمجھے پھر صورت مرشد کو اس پھیلاؤ کے ذریعے اپنے قلب میں لائے امید ہے کہ اس طرح غیبت اور فنا کی منزل میسر آجائے گی۔

گیارہ کلمات قدسیہ

اب حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے منقول ان گیارہ کلمات قدسیہ کا بیان ہے جن پر طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی بنیاد قائم ہے وہ کلمات یہ ہیں۔

یاد کرد' باز گشت' نگاہ داشت' یاد داشت' ہوش در دم' سفر در وطن' نظر برقدم' خلوت در انجمن' وقوف قلبی' وقوف زمانی' وقوف عددی

چونکہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی سلسلۂ نقشبندیہ کے پیشوا ہیں اس لیے آپ کے اصطلاحی الفاظ کی تشریح ضروری ہے ہم ذیل میں بہت زیادہ اختصار اور

www.maktabah.org

غیر ضروری طوالت سے بچتے ہوئے درمیانی انداز میں ان کی وضاحت کرتے ہیں۔
یاد کرد: اس سے مراد یہ ہے کہ ذکر زبانی ہو یا قلبی سالک ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے ذکر اس طرح کرے جیسے اس نے اپنے شیخ سے حاصل کیا ہے ذکر برابر جاری رہے تاکہ اسے حضور حق حاصل ہو۔ ذکر کی تعلیم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے شیخ دل میں کلمہ طیبہ کا ذکر کرے مرید اپنے قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے اپنی آنکھیں کھلی رکھے اور منہ بند کرلے۔ خواجہ بہاء الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ذکر کا مقصد یہ ہے کہ قلب محبت اور تعظیم کے ساتھ ہمیشہ حاضر مع الحق ہو کیونکہ ذکر غفلت کو رفع کرتا ہے۔
باز گشت: اس سے مراد یہ ہے کہ جب ذاکر قلب سے کلمہ طیبہ کا ذکر کرے تو اس کے بعد زبان سے کہے الٰہی انت مقصودی و رضاک مطلوبی اے اللہ اس ذکر سے تو ہی میرا مقصود اور تیری رضا میرا مطلوب ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کلمہ ہر اچھے برے خطرے کی نفی کا فائدہ دیتا ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ ذکر خالص ہو جائے اور سالک ماسوائے حق سے فارغ ہو جائے۔ اگر ذاکر اس کلمے میں اخلاص محسوس نہ کرے تو مرشد کی تقلید میں کہے انشاء اللہ اس کی برکت سے اسے اخلاص حاصل ہو جائے گی۔
نگاہ داشت: اس سے مراد یہ ہے کہ دلوں کے خطرات کی نگرانی کرے یعنی جس وقت دل میں کلمہ کا بار بار ذکر کرے اس وقت اس بات پر نگاہ رکھے کہ اس کے دل میں کوئی کھٹکا تو نہیں پیدا ہوا بلکہ کوشش کرے کہ ایک لمحہ یا ساعت کے لیے بھی اس کے دل میں غیر کا خیال نہ آئے اکابر مشائخ کے نزدیک یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے بعض کامل اولیاء کو بھی کبھی کبھار یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔
یادداشت: اس سے مراد یہ ہے کہ ذوق کے حوالے سے ہمیشہ حضور مع الحق کی کیفیت حاصل ہو، بعض مشائخ نے ان چار کلمات کی تشریح اس طرح کی ہے یاد کرد یعنی ذکر میں کوشش اور جدوجہد' بازگشت تواضع اور انکسار کے ساتھ اللہ کی طرف

www.maktabah.org

رجوع' نگاہ داشت اللہ کی طرف رجوع پر قائم رہنا اور اس کی حفاظت کرنا' یاد داشت اپنے راز کو پختہ اور راسخ کرنا۔

ہوش در دم: یعنی اس طریقے کی بنیاد سانس پر ہے مقصد یہ ہے کہ دو سانسوں کے درمیان اس بات کی کوشش کرے کہ نہ کوئی سانس غفلت سے اندر داخل ہو اور نہ غفلت سے باہر آئے۔

سفر در وطن: یعنی سالک اپنی طبیعت بشری میں سفر کرے بری صفات اور عادات سے اچھی صفات کیطرف پرواز کرے چنانچہ بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ انسان جس جگہ بھی جائے جب تک وہ بری صفات کو نہ چھوڑے تو وہ اسکے ساتھ ہوتی ہیں اسیطرح بعض نے کہا ہے کہ سفر در وطن سے مراد شہادت میں غیب کا دیکھنا ہے۔

نظر بر قدم: سالک کو چاہیے کہ وہ شہر میں چل رہا ہو یا جنگل میں اس کی نظر اپنے قدموں پر ہونی چاہیے تاکہ اس کی نگاہ منتشر ہو کر ان چیزوں پر نہ پڑے جن کا دیکھنا مناسب نہیں اس طرح اس کا دل پراگندہ ہو جائے گا' یہ بھی ممکن ہے کہ نظر بر قدم سے مراد یہ ہو کہ سالک کی پہلی نگاہ سلوک کی آخری منزل یعنی حضرت ذات پر پڑے جیسا کہ فارس بن عیسیٰ بغدادی نے کہا ہے کہ میں نے حلاج (حسین ابن منصور) سے پوچھا کہ مرید کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ جو پہلے ارادے میں اللہ تک پرواز کرے یعنی پہلی سیڑھی میں واصل باللہ ہو جائے ایک توجیہ شیخ ردیم نے کی ہے وہ بھی خوبصورت ہے انہوں نے فرمایا کہ مسافر کا ادب یہ ہے کہ اس کی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے۔

خلوت در انجمن: سالک کو چاہیے کہ وہ ظاہرا مخلوق کے ساتھ اور باطن میں خالق کے ساتھ رہے یعنی ہاتھ کام میں اور دل حق کے ساتھ مشغول ہو کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

فمن داخل کن صاحبا غیر غافل
و من خارج خالط کبعض الاجانب

www.maktabah.org

اندرونی طور پر ایسا یار اور ہم نشین بن جو ایک لمحہ کے لیے خدا سے جدا نہیں اور بیرونی طور پر اجنبیوں والا رویہ اختیار کر۔ اس سلسلے کے بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ اس طریقہ میں مجلس میں جمعیت اور خلوت میں تفرقہ ہے۔

وقوف زمانی: یعنی اپنے اوقات کا حساب رکھے اگر وقت کار خیر میں گزرا ہے شکر ادا کرے اور اگر برے اعمال میں گزرا ہے تو اپنی حیثیت اور مرتبے کے مطابق استغفار کرے اس لیے کہ "حسنات الابرار سیات المقربین" ابرار کی نیکیاں مقربین کی برائیاں ہیں۔

وقوف عددی: ذکر قلبی میں گنتی اور عدد کا لحاظ رکھے تاکہ دل کے خطرات سے بچ کر جمیعت حاصل کر سکے۔

وقوف قلبی: اس سے مراد یہ ہے کہ ہوشیاری اور حق تعالیٰ کے ساتھ حضور قلب اس انداز میں ہو کہ دل کو غیر سے کوئی غرض نہ ہو اس کے مفہوم کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو اور دوران ذکر اپنے قلب صنوبری کی طرف متوجہ رہے قلب صنوبری کو مجازا قلب کہا جاتا ہے یہ بائیں جانب پستان کے نیچے واقع ہے قلب کو ذکر میں مشغول کرے اور اسے کس طرح بھی ذکر اور اس کے مفہوم سے غافل نہ ہونے دے۔

حضرت خواجہ نقشبند ذکر میں حبس دم اور گنتی کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے البتہ ان کے نزدیک' رابطہ یا اس کے علاوہ عام حالات میں وقوف عددی ضروری ہے۔ کیا ہی عمدہ بات کہی ہے کسی نے اس شعر میں

علی بیض قلبک کن کانک طائر
فمن ذالک الاحوال فیک تولد

اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح نگرانی کر اس سے تیرے اندر واردات اور احوال کا ظہور ہو گا۔

www.maktabah.org

دوران ذکر و اوراد' وساوس و خطرات اور ان کا علاج

اگر ذکر اذکار اور اشغال کے دوران پراگندہ فکری وسوسے اور روحانی قبض کی صورت پیدا ہو تو ٹھنڈے پانی سے غسل کرے اور اگر کسی طبعی مجبوری کی بنا پر ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا ممکن نہ ہو تو گرم پانی سے کرے اور خلوت میں دو رکعت نماز پڑھے اور انتہائی عاجزی اور گریہ و زاری کے ساتھ استغفار کرے اور اپنے حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو اگر کشادگی نہ پائے اور وہی پراگندگی اور پریشان خیالی باقی رہے تو ذہن میں اپنے مربی مرشد کا تصور باندھے امید ہے کہ اس کی برکت سے پریشان خاطری جمعیت اور روحانی سکون میں بدل جائے گی۔

اگر اس سے بھی تفرقہ (پریشان خاطری روحانی قبض) نہ جائے تو یَا فَعَّالُ تشدید کے ساتھ کہے' اگر اس سے بھی تفرقہ نہ جائے تو کہے یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے اب اس تفرقہ سے موافقت کرلے فورا اسے جمعیت خاطر کی دولت مل جائے گی ایسا بہت کم ہوا ہے کہ اس کے بعد بھی تفرقہ باقی رہے اگر خطرات کسی دینوی مسائل سے متعلق ہیں مثلاً دل گھوڑے خریدنے کی طرف رغبت کرے یا ایسے دوسرے امور کی طرف دلچسپی ظاہر کرے جو شرعا مباح ہیں تو وہ کام کرے یا اسے دل سے نکال پھینکے یہاں تک کہ ایسے خطرہ و خیال کو دشمن سمجھتے ہوئے اسے دفع کرنے کے سلسلے میں زبردست کوشش کرے۔

تین خطرات: مرید کے لیے بالخصوص تین خطروں کی نفی کرنا اور انہیں دفع کرنا بے حد ضروری ہے خطرہ نفسیہ' خطرہ شیطانیہ' اور خطرہ ملکیہ' البتہ خطرہ حقانی کو برقرار رکھے ان خطرات کو پہچاننا اور ان میں تمیز کرنا بہت مشکل ہے۔

بعض مشائخ کا خیال ہے کہ خطرہ نفسی ارض قلب یعنی قلب کے نیچے سے ابھرتا ہے خطرہ شیطانیہ قلب کے بائیں طرف سے اور خطرہ ملکیہ قلب کے دائیں طرف سے پیدا ہوتا ہے البتہ خطرہ حقانی قلب کے اوپر سے نکلتا ہے اسے وہ

www.maktabah.org

شخص بآسانی جان لیتا ہے جو زہد و ورع اور تقویٰ کے نور سے منور ہو چکا ہو اکل حلال اس کا وظیفہ ہو ہمیشہ خطرات قلب کی نگہبانی کرتا رہتا ہو اپنے دل میں کسی خطرے کا گزر نہ ہونے دیتا ہو یعنی وقت کو غنیمت جانے کہ وقت سے زیادہ قیمتی اور کوئی شے نہیں ہے وقت کاٹنے والی تلوار ہے وہ جب گزر جاتا ہے پھر ہاتھ نہیں آتا' مراقبہ نماز اور تلاوت کے ذریعے وقت کو محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

وظائف نقشبندیہ

مشائخ نقشبندیہ نے اپنے تمام وظائف میں رات کے وقت قرآن مجید کی یہ آیات تلاوت کرنا اہم وظیفہ قرار دیا ہے سورہ الحمد' قل یا ایھا الکافرون' قل ھو اللہ ' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس' سورہ حشر کی آخری آیات' سورہ بقرہ کی آخری آیات۔ دن کے وظائف میں سورہ یٰسین کی تلاوت ان کے ہاں سب سے بڑا وظیفہ ہے۔

خواجہ علی رامتینی نے فرمایا ہے کہ جس وقت کسی مسئلے کی خاطر تین قلب اکٹھے ہو جائیں سالک کی مراد فوراً پوری ہو جاتی ہے تین قلب یہ ہیں۔

سالک کا قلب' رات کا قلب (درمیانی حصہ) اور قلب قرآن (سورہ یٰسین) یعنی جس وقت بندہ تہجد میں سورہ یٰسین جو قرآن کا قلب ہے کی تلاوت کرے تو یہ صورت بن جاتی ہے۔

اسی طرح دیگر وظائف میں تہجد' اشراق' استخارہ' چاشت کے نوافل ہیں تہجد کی بارہ رکعتیں ہیں اگر ممکن ہو تو ہر رکعت میں سورہ یٰسین پڑے اس کی طاقت نہ ہو تو کم از کم آٹھ رکعتوں میں سورہ یٰسین اس ترتیب سے مکمل کرے پہلی رکعت میں اَجْرٍ كَرِيْمٍ تک دوسری میں وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ تک تیسری میں جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ تک چوتھی میں فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ تک پانچویں میں وَلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ تک چھٹی میں هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ تک ساتویں میں فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ تک

www.maktabah.org

اور آٹھویں میں آخر سورت تک مکمل کرے باقی رکعتوں میں فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اگر سورہ یٰسین یاد نہ ہو تو پوری نماز میں سورہ الحمد کے بعد تین تین دفعہ سورہ اخلاص پڑھے نماز تہجد میں چار رکعت سے کم نہ پڑھے تہجد کا صحیح وقت رات کی اخیر تہائی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

قُمِ اللَّيۡلَ اِلاَّ قَلِيۡلاً نِصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلاً اَوۡزِدۡ عَلَيۡهِ

رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر دیا اس پر کچھ بڑھاؤ (المزمل: ۳)

صاحب قوت القلوب نے کہا ہے کہ ارشاد خداوندی ہے فتهجد به نافلته لک دوسری جگہ فرمایا:

کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون

وہ رات میں کم سویا کرتے (الزاریت ۱۷)

ہجود نیند کو کہا جاتا ہے اور تہجد سے مراد قیام ہے گویا جب تک کچھ دیر نیند نہ کرے تہجد جائز نہ ہوگا شعبی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ نماز تہجد ہوتی ہی سونے کے بعد ہے تہجد صلوٰۃ النوم ہے۔

آنحضور ﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا:

قم من اللیل قدر جلته شاة حلبسته

رات کو اٹھ چاہے بکری کے دودھ دوہے جانے کے وقت جتنا۔

نماز تہجد سے فارغ ہو کر صبح تک التحیات کی صورت قبلہ ہو کر بیٹھا رہے اور توجہ' مراقبہ اور ذکر و فکر میں مشغول رہے' اس دوران اگر نیند غلبہ کرے تو سو رہے مگر دوبارہ صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہو وضو کرے فجر کی سنتیں گھر میں پڑھ کر دل میں استغفار پڑھتا رہے جیسا کہ اس سلسلے کا طریقہ ہے نماز کا وقت ہو تو مسجد کی طرف راستے میں بھی استغفار پڑھتا ہوا جائے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر

www.maktabah.org

اپنی جگہ بیٹھ جائے اور باطنی وظیفے میں مشغول رہے اگر جمعیت خاطر پائے تو بہتر ورنہ گھر واپس آجائے اور طلوع آفتاب تک اپنے ورد وظائف میں مشغول رہے سورج نکلنے کے بعد دو رکعت اشراق پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد قل ھو اللہ تین تین بار پڑھے اس کے بعد دو رکعت نماز استخارہ ادا کرے اور یہ دعائے استخارہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ خَيِّرْلِیْ وَ اَخْتِرْلِیْ وَلَا تُكِلْنِیْ بِیْ اِخْتِیَارِیْ اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْ اَلْخَيْرَةَ فِیْ كُلِّ قَوْلٍ وَ عَمَلٍ وُارِيْدُهُ فِیْ هٰذَه اَلْيَوْمَ وَاللَّيْلَة اَللّٰهُمَّ وَفِقْنِیْ لَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ فِیْ عَافِيَةٍ وَ يُسْرٍ

اس کے بعد اپنے دنیوی امور مثلاً کسب معاش وغیرہ میں ہوشیاری اور سنجیدگی کے ساتھ مشغول ہو جائے اور یہ دعا پڑھ لے۔

اَللّٰهُمَّ كُنْ وَجْهَتِیْ فِیْ كُلِّ جِهَةٍ وَ مَقْصَدِیْ فِیْ كُلِّ قَصْدٍ وَ غَايَتِیْ فِیْ كُلِّ سَعْیَ وَ مَلْجَائِیْ وَ مَلَاذِیْ فِیْ كُلَّ قَصْدَةٍ وَ هَمٍّ وَ وَكِيْلِیْ فِیْ كُلِّ اَمْرٍ وَ تولَتَنِی تَوَلّٰی مُحَبَّةٍ وَ عِنَايْتٍ فِیْ كُلِّ حَالٍ

اور ہمیشہ قلب صنوبری کی طرف متوجہ رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله (النور: ۳۷)

وہ مرد جنھیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے۔

تصور شیخ: جس وقت دنیوی کاموں سے فارغ ہو جائے تازہ وضو کر کے خلوت نشیں ہو جائے بیٹھتے ہی سب سے پہلے اپنے مرشد کی صورت کو دل میں حاضر کر کے اس کے بعد اپنے وظائف میں مشغول ہو جائے وہ مراقبہ ہو یا ذکر' نماز چاشت بارہ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں تین تین دفعہ سورہ اخلاص پڑھے یہ نماز کم از کم دو رکعت ہونی چاہیے اس سے کم نہ ہو چاشت اول وقت میں نہ پڑھی جائے اتنی انتظار کرے کہ ایک پہر دن (چوتھا حصہ) گزر جائے۔

مشکوۃ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز چاشت پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا دوسرے لوگوں نے جان لیا ہے

www.maktabah.org

کہ یہ نماز اس وقت کے علاوہ دوسرے میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز چاشت جب فصال گرم ہو اس وقت پڑھنی چاہیے اسے مسلم نے روایت کیا ہے حدیث میں رمض الفصال کے لفظ آئے ہیں رمض کے معنی اور مفہوم یہ ہے کہ جب سورج کی شدید گرمی کی حرارت ریت کے ذرات پر پڑنے لگے فصیل اونٹ کے بچے کو کہا جاتا ہے مراد یہ ہے کہ جب اونٹ کا بچہ زمین کی تپش محسوس کرنے لگے نماز چاشت اس وقت ادا کی جائے۔

نماز کے بعد کھانا موجود ہو تو کھالے بہتر یہ ہے کہ کھانا دوست احباب کے ساتھ بیٹھ کر کھائے اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے تو اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر کھانا کھائے حتی الامکان اکیلا نہ کھائے اس کے بعد کچھ دیر آرام کرے اور پھر مسجد میں آجائے اول وقت میں اسی طرح عصر کی نماز کے لیے بھی مسجد میں اول وقت میں آئے۔

عصر کی نماز کے بعد گھر میں بیٹھ کر باطنی اشغال کا ورد کرے حتی الامکان یہ وقت ضائع نہ کرے اس میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے مغرب اور عشاء کا درمیانی وقت مشائخ کے نزدیک انتہائی قیمتی ہے نماز عشاء کے بعد بستر پر یہ وظائف پڑھے۔

قل یا ایھا الکافرون 'سورہ اخلاص' معوذتین' آخری آیات سورہ حشر' آخری آیات سورہ بقرہ' یہ انتہائی حضور قلب اور دردمندی کے ساتھ پڑھے اس کے بعد ذکر کرتا ہوا سو جائے سونے سے پہلے تین بار یہ استغفار پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

یہ اس صوفی کا دستور العمل ہے جس کے ذمے دوسرے کام بھی ہیں البتہ جو سالک دنیوی بکھیڑوں سے پوری طرح فارغ البال ہے اسے چاہیے کہ وہ رات دن یاد حق میں مستغرق اور اپنے آپ سے فانی ہو کر رہے چنانچہ شیخ ابو العباس قصاب نے فرمایا ہے کہ میرے نزدیک نہ صبح ہے نہ شام ایسے سالک کا باطن دریائے فنا میں غرق ہوتا ہے البتہ اس کا ظاہر احوال و افعال کے صدور کی خاطر موجود رہتا ہے۔

www.maktabah.org

اہل فنا و بقا طلب اور مجاہدہ کے بعد سکون وجدانی، سرور اور مشاہدہ کی دولت سے بہرہ ور ہوتے ہیں یہ حضرات عین مراد کی منزل پر پہنچ جاتے ہیں اور مراد کی منزل سے بغیر مراد کے واپس آجاتے ہیں یہ کرامات اور مقامات کو حجاب سمجھتے ہیں اور انہوں نے اپنے قلب کے مشرب کو تمام جسمانی اور روحانی لذتوں سے دور کرلیا ہوتا ہے۔

مرتبہ فنا کو پہنچنے کی علامت یہ ہے کہ سالک محبت ذات کی حقیقت کو پائے مقام فنا محض کرم خداوندی اور خصوصیت ایزدی ہے سنت الٰہی یہی ہے کہ وہ خصوصی کرم جو عطائے الٰہی کا فیضان ہے عارضی نہیں ہوتا اس لیے اس میں رجعت نہیں ہوتی اس لیے مشائخ نے کہا ہے کہ مقام فنا کا واصل اپنی صفات کی طرف واپس نہیں آتا حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ جو واپس آیا ہے راستہ سے واپس آیا ہے جو واصل ہوا پھر واپس نہ آیا۔

فنا و بقاء

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے پوچھا گیا کہ فنا کتنی قسم پر ہے آپ نے فرمایا فنا کی دو صورتیں ہیں اگرچہ اکابرین نے اس کی کئی صورتیں بیان کی ہیں لیکن ان سب کی بنیاد یہی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت وجود ظلمانی طبیعی سے فنا اور دوسری صورت وجود نورانی روحانی سے فنا حدیث نبوی میں دونوں صورتوں کا بیان آیا ہے۔

ان للہ سبعین الف حجاب من نور و ظلمۃ

اللہ تعالیٰ کے لیے نور و ظلمات کے ستر ہزار حجابات ہیں۔

فنا کی پہلی صورت حق تعالیٰ کے ظہور سے واسطہ رکھتی ہے دوسری صورت یہ ہے کہ فنا بھی جاتی رہے۔ یعنی وجود روحانی کے لیے بھی کوئی شعور نہ رہے اس لیے کہ شعور وجود روحانی کی صفت ہے اور جس وقت شعور کا شعور جاتا رہا تو

www.maktabah.org

وجود روحانی از خود ختم ہوگیا اس مقام میں روح ذاکر اور قلب ساجد ہوتا ہے اس مقام میں سالک کی صحبت صحیح ہے البتہ اس کی ترتیب اور مرید کے لیے اس کی طلب درست نہیں ہے۔

ذکر قلب یہ ہے کہ حضور حق اور حضور خلق برابر نسبت سے ہوں یعنی حضور حق کے ساتھ حضور خلق اور حضور خلق کے ساتھ حضور حق جمع ہو۔

ذکر لسان' اس کے بیان کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

ذکر روح یہ ہے کہ حضور حق' کا غلبہ ہو حضور خلق پر۔

ذکر سر یہ ہے کہ سالک کو سرے سے غیر حق کا حضور ہی نہ ہو اور نہ اسے کائنات کی کچھ خبر ہو ذکر خفی یہ ہے کہ روح کا وجود اس طرح چھپ جائے جیسے کائنات کا وجود سر میں مستور ہو گیا تھا اب سوائے مذکور کے کچھ باقی نہ رہے خلاصہ یہ کہ غیر پوری طرح مستور ہو جائے اس مقام پر سالک کے لیے سیر فی اللہ کی منزل ثابت ہو جاتی ہے۔

فنائے مطلق کے بعد جو دراصل فنائے ذات ہے عبد کو وجود حقانی کی خلوت عطا کی جاتی ہے چنانچہ وہ اس وجود کے ذریعے اوصاف الٰہیہ اور اخلاق ربانیہ سے مشرف ہو جاتا ہے یہی وہ مقام ہے جہاں یہ مرتبہ عطا ہوتا ہے۔

بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و بی یمشی و بی یعقل

بندہ میرے ذریعے سنتا ہے میرے ذریعے دیکھتا ہے میرے ذریعے پکڑتا ہے میرے ذریعے چلتا ہے اور میرے ذریعے سمجھتا ہے۔

اس مقام میں فانی ذات و صفات وجود باقی کا لباس پہن لیتی ہیں اس وقت یہ ذات و صفات میدان ظہور میں خفا کے اندھیروں سے باہر ہوتی ہیں اور جذبہ حق کے تصرفات بندہ کے باطن پر چھا جاتے ہیں چنانچہ اس کے باطن سے تمام وسوسے اور برے خطرے نکل جاتے ہیں اب اس میں حق اپنی صفات کے ساتھ تصرف کرتا ہے اور وہ بندہ کو اپنے نفس میں

www.maktabah.org

تصرف کرنے سے مکمل طور پر معطل کر دیتا ہے اس منزل میں بندہ شرعی احکام امرو نہی وغیرہ سے تجاوز کرنے (انہیں چھوڑنے) سے محفوظ ہو جاتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ فنا و بقا کی منزل پر فائز ہے اور اس کا یہ حال صحیح ہے۔ شیخ ابو سعید خراز اس بارے میں فرماتے ہیں۔

کل باطن یخالفه الظهور فهو باطل جو باطن ظاہر کے خلاف ہے وہ باطل ہے۔

فنا و بقا کے تحقق یعنی سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ جو فنا کے بعد حاصل ہوتی ہے کے بعد سیر عن اللہ اور سیر باللہ کی منزل آتی ہے یہ وہ مقام ہے جہاں ان کی دعوت حق کی وجہ سے انسانی ذہن و عقل ڈگمگانے لگ جاتے ہیں اور یہ انبیاء و مرسلین میں سے خواص کا مقام ہے۔ مقام منزل میں یہ حضرات ہر معاملے میں زاری و استغفار کرتے ہوئے حق کی طرف رجوع کرتے ہیں اس مقام میں اولیاء اللہ کو انبیائے کرام کی تابعداری اور پیروی کا حصہ ملا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِي

تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں (یوسف: ۱۰۸)

اس کی وجہ یہ ہے کہ شیخ ایسے ہوتا ہے جیسے نبی اپنی قوم میں اس مقام میں شیخ کی اجازت سے مرید کی طلب اور تربیت صحیح ہے اور یہی وہ منزل ہے جہاں گو سالک کا ہر فعل منسوب اس کی طرف ہے لیکن دراصل وہ اسکا ہے نہیں اس لیے کہ وہ مکمل طور پر تصرفات بشری سے فارغ ہو چکا ہوتا ہے۔ ممکن ہے یہ آیت اسی مقام کے سلسلے میں ہو۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی (الانفال: ۱۷)

www.maktabah.org

مرید کے باطن میں تصرف کرنا اور مرض دفع کرنا

اس کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ اگر کوئی شخص بیمار پڑ جائے یا کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے اور انسان چاہتا ہو کہ وہ اسے بیماری یا گناہ سے چھٹکارا دلائے تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف انتہائی عاجزی و زاری کے ساتھ رجوع کرتے ہوئے دعا مانگے کہ اللہ اس شخص کو ان تمام چیزوں سے پاک وصاف کر دے جس میں وہ مبتلا ہو گیا ہے۔

دوسرا طریقہ ہے کہ اپنے آپ کو بعینہ وہی مریض یا معصیت کار، فرض کر لے گویا اپنے آپ کو اس کی جگہ ٹھہرائے اپنے باطن کو اسی انداز سے مشغول رکھے اور بیماری کو دفع کرنے کی طرف کوشش کرے اور اسی طرف اپنی ہمت کو لگائے یہ سب کچھ حضرت عزرائیلؑ کے نزول سے پہلے ہونا چاہیے اس لیے کہ اگر وہ نازل ہو جائیں تو پھر ان کا خالی لوٹنا ممکن نہیں پھر ضرور ہے کہ اصل کا بدلہ ہو۔

اس وقت مرض کو اپنے اعضاء میں خیال کرے اور پوری ہمت کے ساتھ بیماری کے دفع کرنے میں متوجہ ہو۔

بیماری میں مدد کئی طرح پر ہے ایک یہ ہے کہ مرض کو دفع کرنے کے لیے پوری ہمت کے ساتھ توجہ کرے دوسری صورت یہ ہے کہ اس کی بیماری اپنی جان پر اٹھالے تیسری صورت یہ ہے کہ متفرق خطرات کو ہٹانے اور رفع کرنے پر ہمت صرف کرے مرض کو نہ چھیڑے کیونکہ بیماری میں درجات بلند ہوتے ہیں بیماری قوائے دماغیہ کے تصفیہ و تنقیہ کا باعث ہے جس وقت دماغ پاک وصاف ہو جائے گا تو قوت دماغی کے ساتھ ایک نور مطلق ہو گا جو بسیط اور محیط ہے تمام موجودات کو اور دراصل وہی اس کائنات کا مقصود ہے خطرات اس منزل کے حصول میں مانع ہیں۔

طالب حقیقی میں تصرف کی صورت یہ ہے کہ اسے اپنے سامنے بٹھائے اور کہے کہ اپنے نفس کو تمام خطرات و خیالات سے آزاد کرلو پھر پوری باطنی توجہ کے

www.maktabah.org

ساتھ حجابات ظلمانی اٹھانے کی طرف متوجہ ہو اس کے بعد حجابات نورانی اٹھائے جس وقت طالب کو غیبت حاصل ہو جائے تو اس کی طرف توجہ چھوڑ دے البتہ اگر کوئی عقدہ پیش آجائے تو وہ کھول دے۔

آنے والے احوال کے سلسلے میں جو چیز کسی کی طرف نسبت کی جاتی ہے وہ اس طرح ہے کہ جیسے کسی اجنبی کے آنے سے اچانک ایمان' نماز' روزے یا دینی علوم کی باطن میں کوئی چمک محسوس ہو تو کہا جاتا ہے کہ اس سے اسلام یا دیانت یا علم دینی کی نسبت حاصل ہوئی مختصر یہ کہ اس ملاپ سے یہ معنی اور کیفیت حاصل ہوئی گویا باطن میں کسی نبست کا وجود اس شخص کے انفاس کا مقتضی ہوتا ہے۔ اگر اس شخص کی ملاقات سے عشق و محبت کا ظہور ہو تو کہتے ہیں اس سے نسبت جذب ظاہر ہوتی ہے۔

میت کے حال سے باخبر ہونے کے لیے یہ ہے کہ قبر کے سامنے بیٹھے اور آیتہ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص بارہ دفعہ پڑھ کر اپنے باطن کو تمام خطرات و خیالات سے خالی کرلے اس وقت جو کچھ دل پر چمکے وہ صاحب قبر کی کیفیت ہے۔

اگر مرید سے کوئی بے ادبی ہو جائے تو مرشد کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس کا حال سلب کرنے کی کوشش شروع کر دے اسے چاہیے کہ وہ باطنی توجہ کے طے شدہ طریقے کے مطابق اس کی ظلمت و کدورت دفع کرنے کی کوشش کرے یا ذکر نفی و اثبات کا حکم کرے اس سے اس کی ظلمت جاتی رہے گی نفی و اثبات میں اس بات کا احترام کرے کہ نفی کے تمام محدثات کی فنائیت کا تصور کرے جبکہ اثبات میں ذات معبود برحق کی بقا کو مدنظر رکھے۔

حق تعالیٰ کے آداب ظاہری و باطنی

حق تعالیٰ کے ظاہری آداب یہ ہیں کہ سالک ہمیشہ اوامر و نواہی پر قائم رہے ہمیشہ باوضو رہے ہمہ وقت استغفار میں مصروف رہے تمام امور میں احتیاط سے

www.maktabah.org

چلے سلف صالحین کے معمولات کا تابع اور پیروکار رہے۔

باطنی آداب یہ ہیں کہ اپنے قلب کو غیر اللہ کے خیالات و خطرات سے محفوظ کرے یہ خیالات اچھے ہوں یا برے حجاب ہونے میں دونوں برابر ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے آداب بھی اسی طرح ضروری ہیں اولیاء اللہ کے آداب یہ ہیں کہ ان کی محفلوں میں اعتراضات اور خطرات سے دل کو بچائے ان کے حضور بلند آواز سے نہ بولے ان کے آگے نوافل نہ پڑھے البتہ اگر ان کے ساتھ پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔

ان کی گفتگو کے دوران نہ بولے بلکہ جب تک وہ خود کوئی بات نہ پوچھیں خاموش رہے جس بات کو وہ ناپسند کریں مرید بھی اسے پسند نہ کرے ان کے گھروں میں مال و اسباب اور خرچ اخراج کی طرف نظر نہ کرے۔

دل میں کبھی یہ خیال بھی نہ لائے کہ دوسرے مرشد کے پاس جاؤں یا اس سے فیض حاصل کروں بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ میرا مرشد ہی مجھے میرے مولیٰ تک پہنچائے گا۔ اپنے دل کا تعلق اس کے سوا کسی سے نہ جوڑے اس لیے کہ یہ بات روحانی پریشانی کا موجب ہوگی۔

حاصل کلام یہ کہ جس چیز کو انسانی طبیعت ناپسند کرے اور مکروہ جانے اس سے الگ رہے اور بچے۔ بے ادبی بالخصوص اولیاء اللہ کی بے ادبی راہ خدا میں رکاوٹ اور فیض کے حصول سے محرومی کا سبب بنتی ہے۔

سالک کے قلب و نظر میں سوائے اسم اور ذات حق کے اور کچھ نہ ہو وہ ہمیشہ باخدا رہے اور کسی غفلت کو راہ نہ دے کیا خوب کہا ہے کسی نے۔

اذا کنت فی الوقت عن الحق غافل
فانت فی الکفر لکن بخفیه
فان دمت فی ذی الحال صاحب غفله
فانک للاسلام بحفوة

www.maktabah.org

اگر تو وقتی طور پر حق سے غافل ہوا تو اندرونی طور پر کفر کے قریب پہنچ گیا۔ اور اگر ہمیشہ غفلت کا شکار رہا تو تو نے اپنے اور اسلام کے درمیان دیوار کھینچ دی۔

غیر اللہ کے خطرات و خیالات رنگ برنگی چیزوں اور مختلف شکلوں کے دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر قسم کی کتابوں کے مطالعہ اور خراب صحبت والے لوگوں کی صحبت سے بھی خطرات و خیالات جنم لیتے ہیں سالک کو چاہیے کہ وہ کچھ وقت ان خطرات سے بچنے کے لیے ایسے صاحب عظمت بزرگ کی صحبت میں رہے جسے جمعیت خاطر کی پوری دولت حاصل ہو تا کہ اس کی برکت سے اسے حضور اور جمعیت کا ملکہ حاصل ہو' بلکہ حضور کے حصول سے رضا و تسلیم کی دولت نصیب ہوتی ہے رضا و تسلیم بندگی اور عبادت کی آخری منزل ہے۔ اسلام کی تکمیل بھی تسلیم و تفویض میں ہے۔ صاحب تسلیم کے گلے میں ابلیس کی طرح اگر طوق لعنت بھی ڈال دیا جائے تو وہ اسے اللہ کا فیصلہ اور تقدیر سمجھتے ہوئے راضی ہوتا ہے جیسے وہ ایمان اور اسلام سے راضی ہوتا ہے اس لیے کہ طالب صادق اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر پر راضی ہوتا ہے اس کا نفس کچھ نہیں کرتا اگر طالب کو کوئی ناپسندیدہ امر پیش آئے اور وہ اپنے اندر فرق محسوس کرے تو وہ بندہ نفس ہے اور اگر وہ کوئی فرق محسوس نہ کرے تو بندہ حق ہے ہر امر کی بنیاد اور اساس یہی ہے۔

پس اے سالک تجھے چاہیے کہ تو ہمیشہ اس کا بندہ ہو جس طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ رب ہے اگر سالک کو مدح و ذم میں فرق پڑتا ہے تو میں قسم سے عرض کرتا ہوں کہ وہ دل کے بتوں کا پجاری ہے یہاں عوام و خواص کے تمام اسرار و رموز کا بیان کر دیا گیا ہے اللہ ہی مدد و توفیق عطا کرنے والا ہے۔

الحمد لله رب لعالمين والصلوة والتسليم على سيدنا محمد الاولين والاخرين و على اله واصحابه والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين

www.maktabah.org

باب ۴

مکتوبات مشائخ نقشبندیہ

کاتب الحروف عرض کرتا ہے کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید بن احمد سرہندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال کے سلسلے میں نہایت عمدہ مکاتیب ہیں ان میں سے تین خطوط والد بزرگوار کی طرف بھجوائے گئے تھے ان میں ہر خط کے آخر میں انہوں نے اپنے قلم سے لکھا ہے کہ "مخدوم عرفان پناہ! خاکسار کے تینوں خطوط مطالعہ گرامی سے مشرف فرمائیں، انا الفقیر عبدالاحد عفی اللہ عنہ" یہ مکاتیب اس رسالے میں بعینہ نقل کیے جاتے ہیں۔

مکتوب اول شیخ عبدالاحد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ علی کل حال

خدا پرست ہمشیرہ عزیزہ نے لطائف انسانی کے بارے میں پوچھا ہے سو واضح رہے کہ پانچ لطائف انسانی یہ ہیں قلب، روح، سر، خفی، اخفی، یہ عالم امر سے ہیں انکا مقام فوق العرش ہے اسے لامکان اور عالم ارواح بھی کہتے ہیں حق تعالیٰ جل شانہ نے کمال قدرت سے ان لطائف کو انسانی بدن سے عشق و تعلق کے ذریعے جوڑ کر مناسب مقامات میں انسانی جسم کے اندر ودیعت فرما دیا ہے قلب کو سینہ کے بائیں

www.maktabah.org

طرف پستان کے نیچے جگہ دی روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے اسکے مقابل دائیں جانب رکھا اخفی جو لطیف اور احسن لطائف ہے اسے سینہ کے عین درمیان سر کو قلب اور اخفی کے درمیان اور خفی کو روح اور اخفی کے درمیان ودیعت فرمایا ان میں سے ہر لطیفے کی ولایت ایک نہ ایک اولوالعزم پیغمبر کے زیر قدم ہے چنانچہ ولایت قلب حضرت آدم علیہ السلام کے زیر قدم ہے ولایت روح حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے ولایت سر حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے ولایت خفی حضرت عیسیٰ علیہ نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور ولایت اخفی حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے زیر قدم ہے۔

واضح رہے کہ اولیاء اللہ کے قدموں میں تفاوت انہیں لطیفوں کی راہ سے ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے زیر قدم ہیں انکی ولایت، ولایت قلب ہے اور وہ پانچ درجوں سے ولایت کے ایک درجہ کے صاحب استعداد ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہے اسکی ولایت ولایت روحی ہے اور اسے درجات خمسہ میں سے دو درجوں کی خصوصی استعداد اور درجہ حاصل ہے اور جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے اس کی ولایت ولایت سر ہے وہ پانچ درجوں میں سے ولایت کے تین درجوں کی استعداد رکھتا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے اسکی ولایت ولایت اخفی ہے اور ان سب درجات کی اعلیٰ اعظم اور احسن ولایت ہے اس ولایت کے صاحب کو پانچوں درجات کی ولایت کی قابلیت اور اہلیت حاصل ہے۔

خیال رہے کہ انبیاء علیہم السلام کے قدموں میں جو تفاوت ہے وہ اس راہ سے نہیں بلکہ وہ نبوت کی راہ سے ہے چنانچہ ان میں سے جو اس راستے میں آگے ہوا وہ دوسرے سے افضل ہو گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مقام نبوت میں پیش قدم ہیں اس لیے وہ حضرت عیسیٰؑ سے افضل ہیں گو مقام ولایت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

www.maktabah.org

یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ اگر مرشد و مربی صادق المشرب ہے تو ہو سکتا ہے کہ جس راہ سے اس نے خود یہ منازل طے کی ہے اپنے طالب کو بھی اس راہ سے چلا کر ولایت محمدی کے کمالات تک پہنچا دے' چاہے مرید کی استعداد انتہائی کمتر کیوں نہ ہو'

یہ موضوع حد سے زیادہ طویل ہے اسے کسی دوسرے موقع پر چھوڑتے ہوئے معذرت خواہ ہوں۔

آپ نے انوار و لطائف کے رنگ پوچھے تھے خیال رہے کہ ہر شخص نے اپنے اپنے کشف اور نظر کے مطابق کہا اور لکھا ہے۔ پھر اسی پر واقعات کی تعبیر اور معاملات کی تشریح اٹھائی گئی ہے میں نے اپنے حضرت عالی درجات سے جو کچھ سمجھا ہے اسے لکھتا ہوں'

جاننا چاہیے کہ قلب کا نور زرد روح کا نور سرخ سر کا نور سفید خفی کا نور سیاہ' اور اخفی کا نور سبز ہے۔

آپ نے نفس کی حقیقت و ماہیت دریافت کی تھی۔ نفس خبیثہ کا تعلق عالم خلق سے ہے اس کا محل دماغ ہے اور وہ بالذات شرارت و خباثت سے متصف ہے البتہ اس نے اپنے آپ کو لطائف کی طرح لطیفہ نفسیہ بنا کر ظاہر کر رکھا ہے اس نے غلبہ و دانائی کا نعرہ لگا کر تمام اجزاء و لطائف پر غاصبانہ قبضہ کرلیا ہے اور شیطان کے مکرو فریب کے ساتھ مل کر تمام لطائف و اجزاء کو بری عادات و خصائل سے داغدار کر دیا ہے انہیں بارگاہ خداوندی کی طرف توجہ کرنے سے محروم کرکے ہمیشہ کے لیے نقصان میں مبتلا کر دیا ہے۔

البتہ کرم ایزدی اور عنایت ازلی نے جس کی دستگیری کی اس نے بروقت اس کی شرارت و خباثت پر مطلع ہو کر اس کی شرارتوں اور سازشوں سے منہ موڑتے ہوئے بارگاہ قدس کی طرف اپنا رخ پھیرا اور ابدی سعادت سے شاد کام ہوا۔

جب نفس پاک و صاف ہو جاتا ہے اور اپنے اوصاف و رذائل سے باہر

www.maktabah.org

نکل آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ولایت کے مرتبہ عظیم، قرب، مشاہدہ اور مقام رضا سے مشرف ہوتا ہے اور اسے تمام انسانی لطائف پر فوقیت حاصل ہو جاتی ہے اس وقت اس کی سیر سب سے بلند ہوتی ہے اس حصول کمال کے بعد اسے تخت صدارت پر متمکن کیا جاتا ہے اور اسے تمام لطائف کی حکومت و فرمانروائی عطا کی جاتی ہے۔

یہ عجیب راز ہے کہ جو چیز سب سے زیادہ بری اور خبیث ہے پاک اور منور ہونے کے بعد وہی سب سے بہتر اور برتر ہو جاتی ہے۔

اُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٌ

آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام جو دور جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

مکتوب دوم شیخ عبدالاحد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے

واضح ہو کہ جب سالک اپنی ہستی اور خود پرستی کے حجاب سے نکل آتا ہے اور اس کے باطن کی آنکھ معرفت کے سرمے سے سرگیں ہو جاتی ہے تو لازماً وہ نشانیاں اور کرامات جو چشم بصیرت کی نگاہ میں اس کے نفس میں امانت رکھی گئی ہوتی ہیں جیسا کہ و فی انفسکم افلا تبصرون یعنی تمہارے اندر بڑی بڑی نشانیاں موجود ہیں انہیں کیوں نہیں دیکھتے ہو، میں ارشاد ہے ملاحظہ کرتا اور دیکھتا ہے اس کے بعد من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے مطابق اسے بارگاہ قدس میں بار حاصل ہوتا ہے اس وقت وہ ان حقائق اور نشانیوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور گوش ہوش سے ان کی آواز سنتا ہے جو قالب انسانی میں ودیعت کی گئی ہیں۔

www.maktabah.org

واضح رہے کہ انسان جسے عالم صغیر کہا جاتا ہے دس اجزا سے مرکب ہے ان اجزاء کی جڑیں عالم کبیر میں ہیں عالم کبیر سے مراد مجموعہ کائنات ہے یعنی عالم خلق ہو یا عالم امر- ان دس اجزاء میں سے پانچ کا تعلق عالم خلق سے ہے ایک نفس اور چار عناصر اربعہ اور پانچ کا تعلق عالم امر سے ہے جس طرح عناصر اربعہ کی جڑیں عالم خلق میں ہیں اسی طرح لطائف خمسہ مذکورہ کی جڑیں بھی عالم امر میں ہیں جو فوق العرش ہے اور لامکان کے نام سے مشہور و معروف ہے عرش مجید کے اوپر اور نیچے ایک جڑ قلب ہے' اسی لیے قلب کو عالم خالق و امر کے درمیان برزخ قرار دیا گیا ہے عالم خلق کی انتہا عرش مجید ہے کیونکہ عرش مجید عالم خلق کا آخری مقام ہے اور اس کا رخ عالم امر کی طرف ہے اسے برزخ بھی کہتے ہیں قلب کی جڑ کا اوپر والا حصہ روح کی جڑ ہے روح کا اوپر والا حصہ سر کی بنیاد سر کا اوپر والا خفی کی جڑ اور خفی کا اوپر والا حصہ اخفی کی بنیاد ہے-

جس وقت اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضی کے مطابق اس طرح بنائے تو اس نے اسے قالب میں ڈھالنے کے بعد لطائف خمسہ کا محل بنایا لطائف خمسہ کو فوق العرش سے اتار کر ان میں سے ہر ایک کو انسانی جسم کے ساتھ تعلق اور تعشق کے رشتے میں جوڑا اور پھر ان میں سے ہر ایک کو مناسب مقامات پر متمکن کیا-

لطیفہ قلب کو اس نے اس گوشت کے لوتھڑے میں جگہ دی جو بائیں پستان کے نیچے ہے اور اسے قلب صنوبری کہتے ہیں صنوبری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ صنوبر کے پھل کی مانند ہے جو الٹا ہوا ہو' اس لطیفہ کی اصل بنیاد یہ ہے کہ یہ حق تعالیٰ کی صفت اضافی ہے اور اسے فعل اور تکوین کہا جاتا ہے اس کا کمال یہ ہے کہ یہ حق تعالیٰ کے فعل میں فانی اور نیست ہو جائے اور اسی فعل سے بقا پائے- اس وقت سالک اپنے آپ کو مسلوب الفعل پائے گا اور اپنے افعال کی نسبت صحیح طور پر حق تعالیٰ سے کرے گا- فنائے قلب اور تجلی فعلی بھی اسی کو کہتے ہیں- اس کی نشانی یہ ہے کہ اسے غیر سے کوئی علمی اور حسی تعلق نہ رہے یعنی ماسویٰ کو بالکل فراموش کر دے یہاں تک کہ اگر برسوں تکلف کرے تو بھی ایک لمحہ کے لیے ماسویٰ کو یاد نہ کر سکے یہاں اس کا علم ختم ہو جاتا ہے چیزوں

www.maktabah.org

کی محبت رخصت ہو جاتی ہے دنیوی چیزوں سے محبت تو پہلے پہل مٹ جاتی ہے چنانچہ جب سالک فنائے قلب کے اعزاز سے مشرف ہو جاتا ہے تو وہ اولیاء اللہ کی جماعت میں داخل ہو جاتا ہے فنائے قلب کا مقام اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک سالک فرش سے عرش اور عرش سے عالم امر تک کے تمام دائرہ امکان کو طے نہ کرے اور اسی طرح جب تک وہ یہ مراتب عشرہ زہد، صبر، توکل، رضا، تسلیم، قناعت، لوگوں سے ناامیدی (یاس)، فقر، فراغ، اور ریاضت حاصل نہ کرے جیسا کہ مشائخ صوفیاء نے فرمایا ہے۔

قلب کے نور کو زرد کہا گیا ہے اس لطیفہ کی ولایت حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور جو آدمی المشرب (حضرت آدم کے مشرب پر) ہے، بارگاہ قدس کی طرف اس کا وصول اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا البتہ یہ وصول زبردست اور پیر کامل کی کشش سے ہوگا اس لطیفے کے صاحب کے لیے ایک درجے کے حصول کی استعداد ولایت کے پانچوں درجوں میں سے ہوگی مگر کسی صاحب ہمت کی ہمت سے۔

لطیفہ روح جو قلب سے زیادہ لطیف ہے اسے درحق سے زیادہ مناسبت تھی اس لیے اسے سینے میں دائیں جانب زیر پستان جگہ دی گئی اس لطیفہ کی اصل بنیاد صفات ثبوتیہ حق ہیں یہ فعل کے مقابلے میں حضرت ذات کی طرف ایک قدم نزدیک تر ہے۔ سالک اس لطیفہ فنا کے جو تجلی صفاتی کے ساتھ منسلک ہے کے ذریعے حصول فنا کے بعد اپنی صفات اپنے آپ سے مسلوب پاتا ہے بلکہ اسے حضرت قدس سے منسوب کر دیتا ہے، اس لطیفہ کے نور کو سرخ کہا گیا ہے اس لطیفہ کی ولایت حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام کے زیر قدم ہے ابراہیمی المشرب سالک کی بارگاہ قدس کی طرف سیر اسی لطیفے کے ذریعے ہوتی ہے۔

مراتب قلب طے کرنے کے بعد اس مشرب والے سالک کو ولایت کے پنجگانہ درجات میں سے دو درجوں کے حصول کی استعداد نصیب ہوگی یہ اور بات ہے کہ کوئی صاحب عزیمت اسے زبردستی اوپر کھینچ لے۔

چونکہ سر، روح سے بہت زیادہ لطیف ہے اس لیے اسے وسط سینہ میں قلب

www.maktabah.org

کی جانب جگہ دی' اس لطیفہ کی اصل شیونات ذاتیہ ہیں یہ صفات کے مقابلے میں حضرت ذات سے ایک قدم نزدیک تر ہے اس لطیفہ کی فنا کا حصول شیونات کی تجلی سے واسطہ رکھتا ہے اس لطیفہ کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے موسوی المشرب کے لیے بارگاہ قدس کا وصول اسی لطیفے کی راہ سے ہوگا مگر پہلے لطیفوں کو طے کرنے کے بعد' اس مرتبے والے کو ولایت کے پنجگانہ مراتب میں سے تین مرتبوں کے حصول کی استعداد عطا ہوتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی اوپر مرتبے کا بزرگ زبردستی اوپر کھینچ لے اس لطیفے کے نور کو سفید رنگ عطا کیا گیا ہے۔

لطیفہ خفی کو جو سر سے زیادہ لطیف ہے روح اور وسط کے درمیان جگہ دی گئی ہے اس لطیفہ کی اصل بنیاد تنزیہہ کی صفات سلبیہ ہیں جو شیونات ذاتیہ کے اوپر ہیں اس لطیفے کی فنا کا حصول اسی صفت کا وصول ہے اس لطیفے کے نور کو نور سیاہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے جو سالک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہوگا اسے جناب قدس تک رسائی اس لطیفہ سے ہوگی البتہ یہ سابقہ لطائف طے کرنے کے بعد میسر آسکے گی ہاں یہ الگ بات ہے کوئی صاحب عزیمت اسے یک دم ساری منزلیں طے کرادے۔

اس مشرب کے حامل کو ولایت کے مراتب پنجگانہ سے چار مراتب کے حصول کی استعداد ملتی ہے۔

لطیفہ اخفی عالم امر کے تمام لطائف سے زیادہ لطیف' زیادہ نازک اور زیادہ حسین و جمیل ہے اور حضرت اطلاق کے بہت زیادہ قریب ہے اسے سینہ کے وسط حقیقی میں ودیعت کیا گیا ہے یہ جگہ مرکز ہے اور اسے حضرت اجمال سے بہت زیادہ مناسبت حاصل ہے اس لطیفے کی اصل بنیاد برزخ کی طرح تنزیہہ اور احدیث مجردہ کے درمیان ایک مرتبہ ہے اس لطیفے کی فنا خود اسی مرتبہ مقدسہ کیساتھ وابستہ ہے اس لطیفہ نفسیہ کا نور سبز بیان کیا گیا ہے' اس لطیفہ کی ولایت حضرت رسالت پناہ ﷺ کے زیر قدم ہے اس مرتبے والے کو بالذات ولایت کے تمام مراتب پنجگانہ کے حصول کی استعداد حاصل ہوتی ہے۔

www.maktabah.org

میں نے حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ کی زبان الہام ترجمان سے سنا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی نے گوہر افشانی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنے سے فنائے اخفی حاصل ہوتی ہے۔

خیال رہے کہ عالم امر کے لطائف خمسہ کا عروج ولایت کبریٰ کے دائرہ اولیٰ تک ہے جو تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے جب حال اس دائرہ سے ترقی کرے اور دائرہ اصل اور پھر اصل الاصل میں پہنچے تو معاملہ نفس سے پڑے گا اب نفس فنائے اتم کے حصول بقائے اکمل کی یافت کی حقانیت اسلام کی شرح صدر اور حصول طمانیت کے مقامات سے ترقی کرتا ہوا مقام رضا سے مشرف ہوگا' اس کے بعد جب ولایت میں سیر ہوگی تو تین عناصر سے واسطہ پڑے گا یعنی ناری' آبی' اور ہوائی۔ اگر فضل خداوندی ان سے بھی ترقی عطا کر دے تو کمالات' نبوت میں سیر واقع ہوگی اور معاملہ اجزائے ارضی سے پڑے گا اگر یہاں سے بھی ترقی نصیب ہو خواہ وہ کمالات رسالت میں ہو' خواہ حقائق ثلاثہ یعنی حقیقت کعبہ' حقیقت قرآن اور حقیقت صلوٰۃ میں اس وقت معاملہ اس ہیئت وجدانی سے پڑے گا جو عالم امر و خلق کے اجزائے عشرہ پر مشتمل ہے یہ معاملہ ہر ایک جز میں الگ الگ کمالات حاصل ہونے کے بعد پیش آئے گا اس کے بعد جو منزل آئے گی۔ وہ ہماری آپ کی عقل و فہم سے بہت بلند اور برتر ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ محض اپنی عنایت بے نہایت سے پوری طرح ان کمالات سے بہرہ ور فرمائے انه قریب مجیب الله سبحانه تعالی کا بے حد و حساب شکر اور کرم ہے کہ اس نے عالی مرتبت مشائخ کے طفیل تمام ذکر کردہ مراتب اور کچھ ایسے مقامات جنہیں ان مقامات سے وہی نسبت ہے' جو آسمان کو زمین سے ہے۔ بقدر استعداد بلکہ استعداد سے بھی زیادہ عنایت فرمائے۔

اور اس نے اس ذرہ بے مقدار کو خاک مذلت سے اٹھا کر ہم دوش آفتاب بنا دیا ہے اگر میں اس منزلت کا شکر ہزار سال تک سو ہزار زبان سے ادا کروں تو ہزار میں سے ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہ کرسکوں پس حمد اور کرم اللہ تعالیٰ

www.maktabah.org

کا ہے جو اس کی شان کے لائق اور مناسب ہے اور سلام ہوں اس کے رسول اور آپ کی آل و اصحاب پر جو زہد و تقویٰ کے پیکر ہیں ہر چند ایسی بات بظاہر فخر و مباحات کے ذیل میں آتی ہے تاہم یہ اظہار النعمتہ من الشکر نعمت کا اظہار خود شکر ہے کی صورت ہے خصوصاً ایسے مخلص احباب کے لیے جو ایسے احوال و مقامات کے محرم اور مشتاق ہیں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا بحرمتہ سیدنا محمد النبی اللامی العربی صلی اللہ علیہ وسلم

مکتوب سوم شیخ عبدالاحد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اخی فی اللہ شیخ محمد کبیر کے خیال میں رہے کہ قرب نوافل سے مراد یہ ہے کہ سالک اپنے آپ کو فاعل اور حق کو اپنے اعضاء سمجھے چنانچہ بی یسمعی و بی یبصر اسی کی طرف اشارہ ہے فرائض یہ ہیں کہ سالک اپنے آپ کو اعضاء اور حق کو فاعل سمجھے جیسے الحق ینطق علی لسان عمر میں اشارہ کیا گیا ہے یہ قرب وجود سالک کو فنا کا فائدہ دیتا ہے بخلاف پہلے قرب کے، دونوں قربوں میں جمع کی صورت یہ ہے کہ سالک اپنے آپ کو درمیان میں کچھ نہ پائے نہ فاعل نہ اعضا کسی اہل دل نے اس مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیا عمدہ بات کہی ہے۔

عشق است درمیانہ بر ما نہد بہانہ

اور آیت کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی میں تینوں مقامات کی طرف اجمالی اشارہ ہے مارمیت فرائض ہے اذ رمیت کنایہ ہے قرب نوافل سے اور ولکن اللہ رمی سے جمع بین القربین میں منزل کا بیان مقصود ہے۔

سلام ہو ان پر جو ہدایت کے پیروکار ہیں اور جنھوں نے متابعت مصطفےٰ

www.maktabah.org

صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقصد حیات بنالیا ہے۔

شیخ عبدالاحد کے تینوں مکاتیب مکمل ہوئے آخر میں آپ نے اپنے قلم سے یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے کہ "مشائخ کرام کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ابتدائی سالک کو پہلے ذکر قلبی کی ریاضت کراتے ہیں تاکہ اس میں جوہر اور ملکہ پیدا ہو جائے اس کے بعد ذکر روح اور پھر اسے ذکر اخفی کراتے ہیں اس کے بعد ذکر نفس کی باری آتی ہے۔ اس کی جگہ دماغ ہے اس کے بعد اگر وہ مناسب سمجھیں ذکر سر اور خفی کی منزلیں طے کراتے ہیں۔

اس کے بعد وہ ذکر تمام اعضا میں جاری کرتے ہیں تاکہ ملکہ ہو اور سلطان ذکر یعنی ذکر کا غلبہ ہو جائے عموماً ذکر قلب ذکر روح اور ذکر اخفی کو کافی سمجھتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب کا جوہر بن جائے اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ صرف ذکر قلب کرنے سے سلطان ذکر حاصل ہو جاتا ہے اور تمام اجزاء و اعضاء میں ذکر سرایت کر جاتا ہے خلاصہ یہ کہ مبتدی سالک کی استعداد کے مطابق اسے ریاضت کرانی چاہے۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔

کاتب الحروف عرض کرتا ہے کہ ملا محمد دلیل نے ذکر کیا ہے کہ خانوادہ احمدیہ کے ایک بزرگ نے امیر موسیٰ بھٹی کوٹی مکی کو یہ خط لکھا تھا جسے انہوں نے بہت پسند کیا اور اپنے یاران طریقت کو اس کی نقلیں محفوظ کر لینے کی ہدایات فرمائی وہ خط یہ ہے۔

مکتوب شیخ محمد ہادی

باسمہ سبحانہ نحمدہ و نصلی و نسلم ولایت پناہ ہدایت دستگاہ' سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسیٰ سلمہ ربہ فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کی طرف سے سلام دوستانہ و تحیت مخلصانہ قبول فرمائیں اور اسے سلامتی خاتمہ اور دنیا و آخرت میں عفو عافیت کا دعا طلب سمجھیں' میں بہت زیادہ جسمانی کمزوری کی وجہ سے تعمیل

www.maktabah.org

ارشاد نہ کر سکا اب قدرے افاقہ ہوا ہے تو عرض کرتا ہوں کہ جب طالب صادق شیخ کامل و مکمل کے سامنے پیش ہو تو شیخ پہلے پہل اسے ذکر قلب کا حکم دے قلب کا ٹھکانہ بائیں جانب ہے اس کا ملکہ ہو جائے تو اسے ذکر روح کی رہنمائی کرے جو اس کی دائیں جانب ہے جب اس ذکر کا بھی ملکہ ہو جائے تو سالک کو ذکر سر کی مشق کرائے سر دل سے دائیں طرف متصل ہے اس کا ملکہ ہو جائے تو طالب کو ذکر خفی کی ریاضت کرائے اس کا مقام روح کی بائیں طرف ہے جب اس کا بھی ملکہ ہو جائے تو اسے ذکر اخفی کی تلقین کرے یہ سب کے درمیان وسط سینہ میں ہے جوہر اخفی عالم امر کے تمام جواہر میں سب سے اعلیٰ جوہر ہے اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

جب اخفی بھی ذاکر ہو جائے تو سالک کو ذکر نفس کی رہنمائی کرے نفس کا مقام دماغ ہے جس وقت یہ لطائف ستہ ذکر سے آراستہ ہو جائیں تو اب سے طریق معلوم کے مطابق ذکر نفی و اثبات کی تلقین کرے جب اسے (ایک سانس) اکیس تک پہنچا لے تو اس کا نصاب مکمل ہو گیا۔

اب اسے فنائے قلب کا درجہ حاصل ہو گیا جو ایوان ولایت کا پہلا قدم ہے فنائے قلب ان افعال کی تجلی کا نتیجہ ہے جو اس کی بنیاد ہیں اس لیے کہ قلب افعال الٰہیؒ ہے اس ولایت کے مربی حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام ہیں اس کے بعد بقاء قلب ہے جو افعال الٰہی کا مختصر ظہور ہے فنا اور بقاء کے سلسلے میں ہر سائے کو اپنے اصل سے واسطہ ہوتا ہے اس کے بعد فنائے روح کی منزل آتی ہے اور بقائے روح کا واسطہ اپنے اصل سے ہوتا ہے اس کی اصل صفات حق ہیں اور ولایت نوحی اور ولایت ابراہیمی کی صفات ہیں۔

یہ دونوں ولایتیں روح اور اس کی اصل یعنی صفات سے متعلق ہیں البتہ ان کی حیثیتیں مختلف ہیں ولایت ابراہیمی تفصیلی ہے جبکہ ولایت نوحی اجمالی۔ اس کے بعد سر کا مسئلہ پیش آتا ہے اس کی اصل فنا و بقا ہے جو ایزدی شیون ہے ہماری اصطلاح میں شیون سے مراد وہ عبارات ہے جو ذات حضرت تعالیٰ میں اس طرح

www.maktabah.org

شامل ہیں کہ ذات پر کوئی معنی زائد نہ ہوں اور صفات یہ ہیں کہ ذات سبحانہ و تعالیٰ پر یہ معنی زائد اور خارج میں موجود ہوں ولایت سر ولایت موسوی علی نبینا و علیہ السلام ہے اس کے بعد خفی کی منزل آتی ہے اس کی اصل فنا ہے یہ تقدیس و تنزیہہ سبحانیہ کا مقام ہے یہ ولایت ولایت عیسوی علی نبینا و علیہ السلام ہے اس کے بعد اخفی ہے اس کی فنا و بقاء' اس کی اصل ہے اور یہ شان اسماء و صفات' شیون و اشارات اور تنزیہات وتقدیسات کی جامع ہے یہ ولایت ولایت محمدی علی صاحبہا الف الف صلوات والسلام اس ولایت کا مربی حقیقت الحقائق' اقرب الولایات ان کا جامع ان کا اعلیٰ اور ان کا اشرف و افضل ہے اور یہ ولایت خمسہ کا مستحق ہے۔

اس کے بعد نفس کا معاملہ پیش آتا ہے اس کی فنا اتم اور اس کی بقا کامل ہے اس کے بعد معاملہ ان کی بنیادوں اور پھر ان کی بنیادوں سے پیش آتا ہے یہاں تک کہ سالک ذات باری تعالیٰ تک جا پہنچتا ہے یہاں ترقی فنا سے نہیں بلک ایک اور چیز سے ہوتی ہے یہ اپنی جگہ بیان ہوگی والسلام مع الاکرام۔

سلسلۂ احسنیہ

کاتب الحروف عرض کرتا ہے طریقہ احمدیہ کا سلوک مجموعی طور پر ان مکاتیب میں ظاہر ہوگیا ہے اب قدرے طریقہ احسنیہ کے سلوک کے انداز تربیت کا ذکر کیا جاتا ہے طریقہ احسنیہ شیخ آدم بنوری کی طرف منسوب ہے اس طریقے کی وضاحت شیخ عبدالنبی شام چوراسی والوں کے ایک مکتوب میں وضاحت سے آگئی ہے آپ اپنے دور میں طریقہ احسنیہ کے مقتدا تھے اور اس سلسلے کے تمام لوگوں کو عام ہوں یا خاص آپ کی طرف خصوصی توجہ تھی تمام اہل سلسلۂ اس پر متفق ہیں کہ شیخ عبدالنبی کو اس سلسلے کے ضمن میں سالکوں کی تربیت و تعلیم کا خصوصی ملکہ حاصل تھا۔

ایک بزرگ صالح نے مکہ معظمہ میں بتایا کہ یہ شیخ عبدالنبی کا مکتوب گرامی

www.maktabah.org

ہے اور آپ کی تعلیم و تربیت اور سلوک کے سارے کام کی بنیاد اسی پر تھی چنانچہ میں نے ان سے نقل کرلیا مکتوب گرامی یہ ہے۔

مکتوب شیخ عبدالنبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وسلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصا علی نبیہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین

اللہ تمہیں رشد وہدایت کی روشنی عطا کرے اچھی طرح جان لو کہ ہر گاہ کہ سلسلۂ نقشبندیہ میں طریقہ احسنیہ وصول الی اللہ کا قریب ترین راستہ ہے۔ اور سالکوں کو اس کی تفصیل و تشریح کی ضرورت رہتی ہے اجمالی طور پر ان سطور میں اس طریقے کی وضاحت کرتا ہوں۔

جس وقت کوئی طالب توفیق الٰہی سے اس سلسلے کے کسی بزرگ سے متوسل ہوتا ہے تو وہ پہلے پہل اس سے استخارہ کراتے ہیں استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سونے کا وقت یعنی دنیا کا ذکر ختم ہوجائے اس وقت سالک تازہ وضو کرے اور انتہائی صدق دل کے ساتھ ایک سو ایک دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے نیت یہ رکھے کہ مجھ سے جس قدر بدنی اور روحی غلطیاں اور لغزشیں ہوئی ہیں میں سب سے توبہ کرکے نئے سرے سے مسلمان ہوتا ہوں پھر اٹھ کر دو رکعت نماز استخارہ پڑھے اور نیت یہ رکھے کہ حق تعالیٰ مجھے اپنے پیر کی رضامندی کے واسطے سے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تابعداری پر قائم و دائم رکھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد قل یا ایھا الکافرون ایک بار پڑھے اور انتہائی خشوع کے ساتھ اپنے آپ کو حاضر کرکے گریہ و زاری کرے نماز کے بعد ایک سو دفعہ درود

www.maktabah.org

شریف اور ایک سو دفعہ کلمہ تمجید پڑھے اور پھر ہاتھ اٹھا کر انتہائی عاجزی و زاری کے ساتھ دعا مانگے نیند غلبہ کرے تو وہیں زمین پر سو رہے البتہ اگر زمین پر سونے سے کوئی معذوری ہے تو اسے اختیار ہے خواب میں جو بشارت ہو وہ اپنے پیر سے بیان کرے اگر پہلے روز کوئی بشارت نہ ہو تو تین دن برابر استخارہ کرتا رہے یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر استخارہ کے بعد بھی اپنے قلب کو اسی طرح مضبوط پائے جیسے استخارہ سے پہلے تھا تو یہی بشارت ہے۔

مرشد کو چاہیے کہ وہ سالک کو خلوت میں اسم اللہ کے ذکر کی تعلیم دے جو اسم ذاتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگائے نظر خیالی قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر ظاہری بند کرے۔ قلب صنوبری کا مقام بائیں پستان کے دو انگشت نیچے ہے اور یقین کرے کہ اس کا لطیف نورانی لوتھڑا جسے قلب کہا جاتا ہے یہاں امانت رکھا گیا ہے اپنی توجہ اس مضغہ کی طرف کرے اور اسم اللہ اس لوتھڑے کے باطن سے اس طرح کہلوائے کہ اس اسم کو غیر ذات نہ جانے اور حتی المقدور اٹھتے بیٹھتے یہ صورت اور طریقہ نہ چھوڑے۔

اس کے بعد مرشد کو چاہیے کہ وہ خود مرید کے قلب کی طرف متوجہ ہو توجہ کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ہمت (روحانی توجہ) مرید کے قلب کی طرف لگائے اور اپنے قلب کا منہ مرید کے قلب کے منہ پر فرض کرے اور اپنے دل میں کوئی اور خطرہ نہ آنے دے اس کے بعد انتہائی خشوع سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے التجا کرے کہ ذکر کا نور سالک کے دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچے کم و بیش ایک خاص وقت تک اسی طرح مرید کے حال پر متوجہ رہے اور اپنے مشائخ سلسلۂ کی رواح کو اپنے شامل حال سمجھے اور اس وقت اور آئندہ بھی اس تصرف کو انہیں کی امداد جانے۔

اب مرید سے پوچھے اگر وہ اچھی طرح سمجھ گیا ہے اور اسے سکون آگیا ہے۔ تو فاتحہ پڑھے اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے بیعت کرے اور خدا

www.maktabah.org

کے حوالے کر دے البتہ اسے بتا دے کہ یہ سلسلۂ نقشبندیہ میں طریقہ احسنیہ ہے اور اس کی نسبت حضرت خلیفہ زماں حضرت سیدی شیخ آدم بنوری قدس اللہ سرہ العزیز کی طرف ہے۔

جس وقت مرید اسم ذات کے ذکر میں لذت حاصل کر لے تو اسے مشہور طریقے کے مطابق نفی و اثبات کی تعلیم دے اور اسے اکیس تک پہنچائے جس وقت وہ اپنے دل میں اس کا اثر پائے تو شکر حق ادا کرے اور لطیفہ روحی کے ذکر کی تعلیم کی طرف توجہ کرے اس کی جگہ دائیں پستان کے نیچے ہے لطیفہ روحی کے نور کو سفید یعنی ایک سفید گھر کی طرح تصور کرے اور ذکر اسم ذات جیسا کہ لطیفہ قلبی میں لکھا گیا ہے انتہائی خشوع کے ساتھ کرتا رہے اور یہ سبق ہر وقت دہراتا رہے یہاں تک کہ یہاں بھی ذکر قلبی والی جمعیت ولذت حاصل کرے۔

بعض دفعہ سالک کو ان دو لطائف میں تجلیات ظاہر ہوتی ہیں مگر سالک کو چاہیے کہ وہ امکانی حد تک ان تجلیات سے مغلوب نہ ہو بلکہ نظر قلبی سے حق تعالیٰ کی تنزیہہ کا یقین کرے۔

اس کے بعد لطیفہ سر کی تعلیم حاصل کرے اس لطیفہ کی اصلی جگہ دونوں پستانوں کے درمیان وسط سینہ ہے سالک کو حکم دے کہ وہ اسم ذات کا اسی طرح ذکر کرتا رہے جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے بلکہ ہر وقت اپنے آپ کو ذکر کے لیے وقف کر دے یہاں تک کہ اسے ذکر میں خوب لذت اور جمعیت پیدا ہو جائے اس کے بعد اسی طور لطیفہ خفی کی تعلیم حاصل کرے اس لطیفہ کا خاص مقام پیشانی ہے چنانچہ اس مقام سے مذکورہ طریقے کے مطابق اسم ذات کہلوائے۔

اس لطیفہ میں جمعیت حاصل کرنے کے بعد لطیفہ اخفی کی تعلیم حاصل کرے اس لطیفہ کا مقام سر کے اوپر تالو میں ہے ذکر کردہ طریقے کے مطابق اسم ذات کی اس قدر مشق کرے کہ اس میں لذت محسوس کرے اس حدیث قدسی میں اسی کا بیان ہے۔ ارشاد ہوا:

www.maktabah.org

اِنَّ فِیْ جَسَدِ بَنِیْ آدَمَ لَمُضْغَۃٌ وَ فِیْ الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ وَ فِیْ الْقَلْبِ فُوَادٌ وَ
فِیْ الْفُوَادُ سِرٌّ وَ فِیْ سِرٌّ خَفِیٌ وَ فِیْ حَفَیٍ اَخْفِیْ وَفِیْ اَخْفٰی اَنَا

بلاشبہ انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے لوتھڑے میں قلب ہے قلب میں دل ہے دل میں سر ہے سر میں خفی ہے خفی میں اخفی ہے اور اخفی میں میں ہوں۔

میرے عزیز! اصطلاح صوفیا میں اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہیں جب مسلسل ذکر سے یہ سیر مکمل ہو جائے اور سالک کو اپنی استعداد کے مطابق اس سیر کی اجمال یا تفصیل حاصل ہو جائے تو اب اسے لطیفہ قلبی پر لانا چاہیے اور اسم کی یاداشت کی تعلیم دینا چاہیے اس لیے کہ اس سے پہلے اسمی تکرار نہ تھی۔ اسمی یاداشت کا طریقہ یہ ہے کہ اسم اللہ کو اندرون قلب جو خالص نور ہے سے کہے تکرار کا ارادہ نہ کرے بلکہ اسم اللہ پر تانبے کے برتن کی مانند آواز سے مد دراز کھینچے اور اسی ایک آواز کو محفوظ کرے اسے قطع نہ ہونے دے اگر اس میں خلل واقع ہو تو نئے سرے سے شروع کرے۔

یاد داشت اسمی کی تقویت کے لیے دراز مد کے ساتھ نفی و اثبات بھی کرتے ہیں وہ حبس دم کے ساتھ ہو یا بغیر حبس دم کے۔

جس وقت یہ نسبت ایسی تقویت حاصل کرلے کہ اپنے قلب یا تمام لطائف بلکہ تمام بدن میں کمال نورانیت کے ساتھ یہ آواز یکساں پائے تو ذکر لطائف جو جسم کے واسطے سے تھا مکمل ہوگیا۔

اب ذکر لطائف کے سلسلے میں بغیر الفاظ کو لائے کوشش کرنی چاہیے۔ اور یاداشت اسمی کے بعد یاداشت مسمی کی تعلیم دینی چاہیے قلب کی جائے مخصوص کو نظر میں رکھتے ہوئے لطیفہ کے اندر جو ایک اندرونی امر ہے ایمان خالص کی نگاہ ڈالتے ہوئے حق سبحانہ وتعالیٰ کو حاضر اور بے پردہ یقین کرے مگر یہ کسی کیفیت اور جہت کو ذہن میں لائے بغیر ہو اس وقت سالک جہات ستہ کو بھی نظر سے گرادے اور جانے کہ حق تعالیٰ بے کیف و بے جہت حاضر ہے اور موجود ہے اس جاننے کو کسی

www.maktabah.org

وقت بھی اپنی دید و دانش سے نہ چھوڑے اگر اس میں غفلت واقع ہو جائے تو یہ کیفیت دوبارہ پیدا کرے یہاں تک کہ اسے سر سے پاؤں تک نور مشاہدہ گھیر لے اور ایسا استغراق کامل حاصل ہو جائے کہ اسے سوائے نور حق کے کسی چیز کی خبر نہ ہو نہ اپنی اور نہ اپنے علاوہ کسی دوسرے کی اس نسبت میں اگر حق تعالیٰ کے احاطہ اور بیعت کے شہود کے غلبہ کے سبب اشیاء کو عین حق پائے تو اسے اصطلاح صوفیاء میں توحید وجودی کہتے ہیں اور اگر اشیاء گم ہو گئیں اور اجمال ذوالجلال کا مشاہدہ اشیا کے بغیر حاصل ہوگیا تو اسے توحید شہودی کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ یہ دونوں مرتبے اولیائے امت کی ولایت خاصہ میں ظاہر ہوتے ہیں اس سے پہلے سیر لطائف یاد داشت اسی تک جو تجلیات وغیرہ پیش آتی ہیں وہ اولیاء کی ظل ولایت ہیں اگرچہ اہل ولایت اولیاء بہ مقابلہ اہل ظل اس ولایت کے بے انتہا زیادہ کمال رکھتے ہیں لیکن ابھی مطلوب حقیقی کا وصال اشیاء کے سہارے سے بہت بلند ہے۔

سالک کو چاہیے کہ ان تجلیات و مشاہدات سے لذت اندوز ہو کر بے پرواہ نہ ہو جائے بلکہ ترقی کا طلب گار رہے اگر پیر کامل ہوگا تو وہ اپنی توجہ سے مرید کو ان تجلیات کے بھنور سے نکال دے گا اور اس کے ذہن کو ان تجلیات' مشاہدات اور توجیہات سے خالی کر دے گا اور اسے نہ پانے کی تعلیم جو ذہن میں حق اور غیر حق کے بارے میں قرار پکڑتی ہے اور تصور میں آتی ہے اگرچہ لطیف و کتنی باریک کیوں نہ ہو اسے دفع کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے اندرونی آئینے کو ان خیالات کی تاریکی سے صاف کرتا ہے اور مکمل طور پر ہر وقت سب کی توجہ سے خالی کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے باطن میں توجہ الی المطلوب کے سوا کسی غیر مطلوب کی توجہ باقی نہیں رہتی وہ کامل توجہ سے صرف مطلوب حقیقی کی طرف توجہ مرکوز کرتا ہے یہاں تک کہ سوائے نور یقین کے کچھ معلوم نہیں رہتا۔

اس معاملے میں سالک جب تک توجہات کے دفع کرنے میں لگا ہوا ہے وہ

www.maktabah.org

ولایت اخص کے مرتبے کا سالک ہے اور جب نفی کی حاجت نہیں رہی اور آئینہ دل توجہات و تصورات کی آمد و رفت سے پاک و صاف ہو گیا تو بے تکلفی اور بے توجہی حاصل ہو گئی اور سالک ولایت خاص الخاص کے کمالات کو پہنچ گیا مگر ابھی تک واصل کی توجہ و تصور کے متعلق معلوم نہیں ہوا اصل یہ ہے جیسا کہ پہلے مکتوب میں بیان کیا گیا ہے کہ ولایت بالا صالت خاصہ چار ملائکہ مقربین کی ہے اور اولیائے امت کو تبعا نصیب ہے وہ بھی اگر مناسب استعداد پیدا ہو جائے۔

واضح رہے کہ ولایت خاصہ کے مرتبہ میں توحید وجودی اور توحید شہودی ہے جو ہم بیان کر آئے ہیں توحید وجودی لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ توحید شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور نسبت نایافت لطیفہ سری کا خاصہ ہے اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ ہزاروں میں سے وہ کس کو عنایت ہوتا ہے۔ یہ اللہ کا فضل خاص ہے وہ جسے چاہتا ہے نوازتا ہے بلاشبہ وہ صاحب فضل عظیم ہے۔

خیال رہے کہ مرتبہ نایافت کے حصول کے بعد نایافت کی حقیقت سامنے آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک لطیفہ سری کو خیالات سے خالی کر لیتا ہے وہ مشاہدے کا تخیل ہی کیوں نہ ہو تو وہ دائرہ حقیقی میں داخل ہو جاتا ہے لیکن ابھی وہ اس نسبت کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوتا اس لیے کہ وہ تاحال بے خبروں میں سے ہے البتہ اگر فضل خداوندی اس کی دستگیری کرے تو ایک ہی جست میں وہ اپنے آپ کو تمام مراتب عنصری اور مراتب نوری سے بلند پاتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس نسبت حقیقت کا واصل ہو جائے۔ یہ نور اول کی قابلیات میں سے ایک قابلیت ہے اور نور اول نور محمدیؐ ہے۔ اسے شہود اول بھی کہا جاتا ہے یہ مقام مرشد کی تعلیم سے بھی حاصل ہوتا ہے اور بعض اوقات تعلیم غیبی سے بھی۔ ولایت خاصہ میں مطلوب تک میری رسائی اپنے علم اور اس کی خصوصیات سے ہوئی اس دوران جو مجھے اس علم سے نوازا گیا ہے اس نعمت کا حصول علم الٰہی اور اس کی خصوصیات سے ہے اب میرے علم کو اپنی خصوصیات سے توقف اور تعطل ہے مرا علم جو کچھ جانتا ہے وہ اس

www.maktabah.org

خصوصیت کا نتیجہ ہے جو اسے علم الٰہی کی خصوصیات سے عطا ہوئی ہے جب یہ بات سمجھ لیتا ہے تو ہر وقت اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ اور کمالاتیہ کو حق تعالیٰ کی ذات و صفات اور کمالات کا مظہر دیکھتا ہے اور سوائے مظہریت محض کے کچھ نہیں پاتا مشہور ہے من لم یذق لم یدر جس نے چکھا نہیں وہ نہیں جانتا۔ آخیر جب ہر مرتبہ ولایت کی ایک ابتداء، درمیان اور انتہا ہے تو مرتبہ عالیہ آخرہ کی ابتداء جسے ولایت انبیاء علی نبینا و علیہم السلام کا نام دیا گیا ہے صرف باطن کو حقیقت کے اعتبار سے وسط کے خلو سیر ہے اور یہ حقیقت خلو اور حقیقت اطلاع پر مطلع ہونا ہے اور اس مرتبے میں صفات حق تعالیٰ کی معرفت کے لیے اپنی صفات کی مظہریت پر اطلاع پانا ہے اگرچہ وہ اس مرتبہ میں جانتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے علم سے عالم ہوں اور اس کی بصر سے بصیر ہوں اور اس کی قدرت سے قادر ہوں علی ہذا القیاس لیکن ابھی تک اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ صفات کی نسبت کی حقیقت کا تفصیلی علم عارف کو حاصل نہیں ہوا جب وہ یہ جان لے گا کہ اللہ کی صفات اس کی ذات پر زائد نہیں کہ اسے عالم بعلم اور بصیر بہ بصر کہا جاسکے بلکہ اس کی ذات بذاتہ علیم ہے اور ذات کی قابلیت ذاتیہ ہے اور اس کی ذات بذاتہ بصیر ہے یعنی بصر ذات کی قابلیت ذاتیہ ہے اسی طرح تمام صفات میں بغیر عینیت اور غیریت کے اطلاق محض عقیدہ رکھے، پس عالم حق ہے اور سبحانہ تعالیٰ خود بخود باصر حق ہے عارف کو سوائے مظہر ذاتیہ و صفاتیہ اور کمالاتیہ کے اور کوئی امر نہیں ہے وہ یقین محض کی بنا پر اس مرتبہ کے کمال سے مشرف ہو گا مگر اجمالی طور پر، رہی اسکی تفصیل تو وہ فضل ربانی پر منحصر ہے جسے چاہے نوازے یہ اللہ کا خصوصی فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

میرے بھائی! خلو کی نسبت جتنی زیادہ ہوگی اسی قدر اس ولایت کے دائرہ میں زیادہ دخل ہوگا۔ انبیاء علیہم السلام کے کمالات کیا بیان کروں کہ ان کے رتبے کی حقیقت تحریر و تقریر سے بہت بلند ہے اگرچہ انبیاء کرام کی ولایت اور ان کی نبوت

www.maktabah.org

دونوں دائرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظلیت سے مبرا ہیں مگر اتنی بات ہے کہ ان کی ولایت کا وصول حقیقت صفات کی راہ سے ہے اور نبوت کا وصول براہ راست حقیقت ذات سے ہے البتہ یہ وصول استعداد کے درجات کے مطابق ہے ارشاد خداوندی ہے: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ لحمد لله الذی هدانا هذا و ماکنا لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق۔

○

www.maktabah.org

باب ۵

سلسلۂ چشتیہ

سلسلۂ چشتیہ کی کئی شاخیں ہیں ان میں سے تین بہت مشہور ہیں وہ یہ ہیں نصیریہ، سراجیہ، صابریہ۔

اس فقیر کو ان تینوں سے نسبت اور ارتباط حاصل ہے چنانچہ مجھے بیعت تلقین، اجازت، خرقہ اور صحبت کی نسبت حاصل ہے اپنے والد بزرگوار شیخ عبدالرحیم سے انہیں خرقہ و اجازت حاصل ہوئی شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے انہیں اپنے والد سے انہیں اپنے والد سے اور انہیں شیخ عبدالعزیز سے۔

اسی طرح میرے والد گرامی کو وصیت اور اجازت اشغال حاصل تھی اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے انہیں اپنے والد شیخ قطب العالم سے انہیں شیخ عبدالعزیز سے انہیں شیخ نجم الحق یسنوی سے انہیں شیخ عبدالعزیز سے پھر شیخ عبدالعزیز کو یہ اجازت دو طرف سے عطا ہوئی ایک شیخ یوسف قاضی خان سے انہیں شیخ حسن بن طاہر سے انہیں سید راجی حامد شاہ سے انہیں شیخ حسام الدین ما نکپوری سے انہیں شیخ نور قطب العالم سے انہیں اپنے والد شیخ علاء الحق سے انہیں شیخ سراج الدین عثمان اودھی سے انہیں شیخ نظام الدین اولیاء سے۔

شیخ عبدالعزیز کو دوسری طرف اجازت حاصل ہوئی سید عبدالوہاب بخاری

www.maktabah.org

سے انہیں اپنے والد سید محمود سے انہیں اپنے والد راجو قتال سے انہیں اپنے بھائی سے انہیں سید صدر الدین سے انہیں سید جلال الدین مخدوم جہانیاں سے انہیں سید نصیرالدین چراغ دہلی سے اور انہیں شیخ نظام الدین اولیاء سے اجازت حاصل ہوئی۔

اس کے علاوہ والد گرامی کی خرقہ اور اجازت و صحبت کی نسبت سید عبداللہ تک متصل ہے سید عبداللہ کو اجازت حاصل تھی شیخ آدم بنوری سے انہیں شیخ احمد سرہندی سے انہیں اپنے والد شیخ عبدالاحد سے انہیں شیخ رکن الدین سے انہیں اپنے والد شیخ عبدالقدوس سے انہیں شیخ محمد بن عارف سے انہیں اپنے والد شیخ عارف سے انہیں اپنے والد شیخ احمد عبدالحی سے انہیں شیخ جلال الدین پانی پتی سے انہیں شیخ شمس الدین ترک سے انہیں مخدوم علی علاؤ الدین صابر سے انہیں اپنے شیخ اور ماموں شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔

اس فقیر کو ایک اور ارتباط اور نسبت بھی حاصل ہے اور وہ یہ کہ مجھے خرقہ پہنایا اور فاتحہ پڑھی میرے گرامی قدر ماموں نے انہیں یہ نعمت عطا ہوئی اپنے والد سے انہیں اپنے والد سے انہوں نے شیخ نظام الدین نارنولی سے انہیں خواجہ خانو گوالیاری سے انہیں خواجہ اسماعیل بن حسین سے انہیں اپنے والد خواجہ حسن سرمست سے انہیں اپنے والد خواجہ سالار فاروقی سے انہیں اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین عمر سے انہیں خواجہ محمد رساوی سے اور انہیں خواجہ نصیرالدین سے اور کتاب اخبار الاخیار میں ہے کہ خواجہ خانو نے طریقہ حاصل کیا خواجہ شہاب الدین ناگوری سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ خواجہ شہاب الدین ان کے شیخ صحبت اور خواجہ اسماعیل ان کے شیخ بیعت ہیں اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

پھر شیخ نظام الدین نے سلسلہء طریقت حاصل کیا شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے انہوں نے حاصل کیا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی سے انہوں نے خواجہ معین الدین حسن سجزی سے انہوں نے خواجہ عثمان ہارونی سے انہوں نے حاجی شریف زندنی سے انہوں نے خواجہ قطب الدین مودود چشتی سے انہوں نے اپنے

www.maktabah.org

والد خواجہ ابو احمد چشتی سے انہوں نے ابو اسحاق شامی سے انہں نے شیخ علو الدینوری سے انہوں نے خواجہ ھبیرۃ البصری سے انہوں نے خواجہ حذیفتہ المرعشی سے انہوں نے سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے انہوں نے شیخ فضیل بن عیاض سے انہوں نے شیخ عبدالواحد بن زید سے انہوں نے حسن بصری سے اور انہوں نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے سلسلۂ طریقت حاصل کیا۔

سیہنہ بکسر سین وسکون تحتیہ و فتح ھا آخر آں نون دارالحکومت دہلی کے مضافات میں ایک شہر ہے راجا ہندی زبان میں بادشاہ کو کہتے ہیں سید حامد شاہ کو راجا یا راجی بطور تعظیم کہتے تھے اس حوالے سے کہ ان کے آباؤ اجداد مانک پور میں ریاست کے مالک رہے تھے مانک پور پورب کا ایک شہر ہے پورب میں اسے کٹرہ مانک پور بھی کہتے ہیں اودھ بفتح الف و بفتح واؤ سکون دال ہندی ہا سے ملی ہوئی پورب میں ایک بڑا شہر ہے۔ سادات بخاریہ یہ حضرت جعفر بن علی بن الرضا رضوان اللہ عنہم کی اولاد میں سے ایک بڑا قبیلہ ہے چونکہ ان کے جد امجد سید جلال الدین کچھ عرصہ بخارا میں قیام پذیر رہے تھے انہیں جلال الدین بخاری کہا جاتا ہے اور سادات بخاریہ نسبت ہے۔

راجو ہندی نام ہے یہ راج سے مشتق ہے جس کے معنی بادشاہی کے ہوتے ہیں قتال کا لقب نفس کو ریاضت و عبادت کی مشقت میں ڈالنے کی وجہ سے انہیں دیا گیا چراغ دہلی شیخ نصیرالدین کا لقب ہے اس لیے کہ آپ دہلی میں رشد و ہدایت کی عظیم مسند پر متمکن تھے۔

پانی پت دہلی سے لاہور کی طرف تین منزل کے فاصلے پر شہر ہے۔ نارنول دہلی کے مضافات میں ایک شہر ہے گوالیار اکبر آباد کے مضافات میں ایک شہر ہے۔ اوش فرغانہ اندجان کے علاقہ میں ایک قصبہ ہے۔

سجزی بکسر سین و سکون جیم و کسر رائے معجمہ سیستان کی طرف نسبت ہے سیستان کو عربی میں بجستان اور سجز کہتے ہیں یہ سیستان کی تعریب ہے اس کی را

www.maktabah.org

سے تبدیلی اسے عربی میں تبدیل کرنے کا نتیجہ ہے۔

میرے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن کا نام ہرن نو ہے ہارونی اسی کی طرف نسبت ہے یہ خلاف قیاس ہے۔ چشتی' لوگوں کی زبان پر یہ لفظ جیم فارسی کی کسر کے ساتھ رواں ہے ملا عبدالغفور لاری نے اسے جیم فارسی کی فتح کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ سمعان بکسر سین مہملہ و سکون میم و عین مہملہ مشائخ چشتیہ کے شجروں میں شیخ علو ممشاد دینوری لکھتے ہیں اس سے بظاہر یہ لگتا ہے شیخ ممشاد و شیخ علو ایک ہی شخص کا نام ہے بعض مشائخ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلسلۂ میں شیخ علو ہیں جو ممشاد کے علاوہ ہیں علو بکسر عین مہملہ و سکون لام ہبیرہ بضم ہا و فتح موحدہ و سکون تحتیہ و فتح رائے مہملہ۔

موعشی بفتح میم و سکون رائے و فتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ یہ مزعش کی طرف نسبت ہے جو شام کے توابع میں سے ایک شہر کا نام ہے۔

اس فقیر نے شیخ عبدالعزیز کی تصنیف کردہ کتاب عزیزیہ اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے اس میں صبح و شام کے علاوہ مختلف موسموں کے اوراد و اشغال تعویز اور دعائیں درج ہیں۔

میں نے یہ کتاب ملا محمد شاکر کے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب سے نقل کی ہے ملا محمد شاکر اپنے دور میں اپنے شہر کے بہت بڑے فضلا میں سے تھے' آپ شیخ عبدالعزیز کے تمام فرزندوں میں سے تدریس کے اعتبار سے بلند مرتبہ اور ممتاز تھے۔ میں نے "عزیزیہ" کا مطالعہ اس نسخہ سے کیا ہے جو شیخ عیسیٰ جنیدی نے اپنے ہاتھ سے شیخ عبدالعزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

حضرت والد گرامی نے مجھے ان سب کی اجازت عطا فرمائی ہے میں نے شیخ حسن طاہر کی کتاب "مفتاح الفیض" اپنے ہاتھ سے نقل کی یہ کتاب علم سلوک میں بہت ہی نفیس ہے میں نے یہ کتاب اس نسخہ سے نقل کی جو شاہ محمد خیالی کی اولاد کے پاس اپنے آباؤ اجداد کے تبرکات میں آیا ہے۔

www.maktabah.org

شیخ عبدالعزیز نے عزیزیہ میں فرمایا ہے جس وقت کوئی بزرگ کسی کو ذکر کی تلقین کرنا چاہے تو اولاً اسے روزہ رکھنے کا حکم دے اگر پنج شنبہ کا دن ہو تو زیادہ بہتر ہے اس کے بعد اس سے دس دفعہ استغفار اور دس دفعہ درود پڑھوائے اور اسے سمجھائے کہ ہر عبادت کے لیے وقت مقرر ہے مگر ذکر کا کوئی وقت نہیں سالک کے لیے رات دن حق تعالیٰ کی یاد فرض عین ہے کیونکہ الغفلة حرام غفلت حرام ہے۔

یک لحظہ ز کوئے یار دوری
در مذہب عاشقاں حرام است

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَ قُعُوْدًا وَ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ

جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے۔(آل عمران: ۱۹۱)

یعنی اللہ کی یاد کریں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے ظاہر ہے انسان ان تین حالتوں سے باہر نہیں ہے۔ زبان سے ہو یا دل سے الغرض یاد حق لازم ہے لہٰذا جب ذکر ایسی عبادت اور کسب ہے جو کسی طرح ساقط نہیں ہوتا تو مرشد کو چاہیے کہ وہ سالک کو سکھلائے اور اسے بتلائے کہ دل سینہ کے بائیں طرف صنوبر کی شکل پر ہے اور اس کے دو دروازے ہیں ایک اوپر کی طرف ایک نیچے کی طرف یہ دونوں دروازے بند ہیں اوپر والا دروازہ کھولنے کے لیے ذکر جہری اور نیچے والا دروازہ کھولنے کے لیے ذکر خفی یا جس نفس کی ضرورت ہے۔

دل کی مثال اس آئینے کی ہے جس زنگ لگ گیا ہے اب ضرورت ہے کہ اسے ہنرمندی سے صیقل کیا جائے ورنہ آئینہ خراب ہو جائے گا۔

آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

لِکُلِ شَیْءٍ مَصْقَلَةٌ وَمَصْقَلَةُ اَلْقَلَبِ ذِکْرُ اللّٰہِ

ہر چیز کو کوئی نہ کوئی چیز صیقل کرتی ہے اور دل اللہ کے ذکر سے صیقل ہوتے ہیں۔

www.maktabah.org

یا دل کی مثال چقماق (سنگ آہنی) کی ہے جس سے آگ نکالتے ہیں لوہا پتھر پر مار کر آگ نکالنا سیکھے گا، تو آگ نکلے گی، بغیر سیکھے چاہے تو اسے توڑ دے مگر آگ نہیں نکلنے کی۔ خلاصہ یہ کہ بغیر مرشد کے چارہ نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسالت پناہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ مجھے اللہ کی طرف پہنچنے کا قریب ترین اس کے نزدیک افضل ترین اور اس کے بندوں کے لیے آسان ترین راستہ بتائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا خلوت میں ذکر کو اپنے لیے لازم کرلو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا حضور میں ذکر کیسے کروں؟

آپ نے فرمایا اپنی آنکھیں بند کرلو اور تین دفعہ مجھ سے سنو آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ لا الہ الا اللہ فرمایا اور حضرت علی خاموشی سے سنتے رہے اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تین بار لا الہ الا اللہ کہا اور آنحضور ﷺ سنتے رہے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو اسی کی تلقین کی اور یہ تلقین آج تک اسی طرح چلی آ رہی ہے۔

مرید کو چار زانو بیٹھنے کا حکم دے دو انگلیوں سے اور اس کی رگ کیماس میں پکڑ لے یعنی دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے اس طرح پکڑنے میں دو فائدے ہیں ایک خطرات کی نفی دوسرا دل کی حرارت اور یہ دونوں مطلوب ہیں یا اس طرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھا جاتا ہے خود کعبہ کی طرف پشت کرے اور مرید کو سامنے بٹھائے اور ناف کے نیچے سے مد دراز کے ساتھ لا الہ الا اللہ نکالے اور ماسوی اللہ کی نفی کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود ہے اور نہ مقصود اور نہ ہی اس کے سوا کوئی موجود ہے اس میں اس بات کا لحاظ رکھے کہ مبتدی کو وہی معنی سمجھائے جو عوام مراد لیتے ہیں یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے متوسط کو خاص لوگوں کا معنی یعنی کوئی موجود نہیں سوائے اللہ کے سمجھائے اور یہ نفی اس حد تک ہو کہ اپنی ذات کی بھی نفی کردے زیر ناف سے مد دراز کے ساتھ لا الہ الا اللہ نکال کر اسے دائیں سو کندھے تک پہنچائے اور دل میں ارادہ کرے کہ میں نے

www.maktabah.org

دل سے غیر حق کو نکال کر پس پشت پھینک دیا ہے پھر نیا سانس لے کر زور سے دل پر لا الہ الا اللہ کی ضرب مارے جس سے باطن کا بت ٹوٹ جائے۔ اور اثبات یعنی الا اللہ کہتے وقت مطلوب کو اپنے ساتھ سمجھے اور یقین کرے کہ میں نے اسے پالیا ہے بلکہ یقین کرے کہ وہ خود اثبات کر رہا ہے اپنے آپ کو درمیان سے نکال دے۔

یار آمد درمیان ما از میان برخاستیم

اصل مقصود یہ ہے کہ کلمہ کے معنی دل میں ضرور ہونے چاہیں تاکہ اس وعید میں نہ آئے۔ من ذکر بالغفلة ذکرته باللعنة و اذا ذکر عبدی عبثا اهتز عرشی غضباً جو مجھے غفلت سے یاد کرے میں اسے لعنت سے یاد کرتا ہوں اور جس وقت میرا بندہ لہو و لعب کے طور پر مجھے یاد کرتا ہے غضب سے میرا عرش ہل جاتا ہے۔

تصور مرشد: دوسری ضروری بات اور مقصود یہ ہے کہ مرشد کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اور پھر ذکر کرے الرفیق ثم الطریق پہلے ساتھی پھر سفر کا راستہ' انہیں لوگوں کے لیے کہا گیا ہے تصور شیخ نفی خطرات کے سلسلے میں بہت زیادہ اثر رکھتا ہے۔ بلکہ حضرت سلطان الموحدین برہان العاشقین حجتہ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خاں یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ مرشد کی ظاہری صورت دیکھنا درحقیقت آب و گل کے پردے میں حق تعالیٰ سبحانہ کا مشاہدہ کرنا ہے اور خلوت میں اس کی صورت کا نمودار ہونا آب و گل کے پردے کے بغیر حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرنا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ وَ مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاٰیَ الْحَقَّ

اللہ تعالیٰ نے آدم کو صورت رحمان پر پیدا کیا اور جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کا مشاہدہ کیا۔ اسی کے حق میں آیا ہے۔

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بہ بیں

ذات حق را آشکارا اندر و خنداں بہ بیں

www.maktabah.org

اگر ذات کی تجلیات چاہتے ہو تو انسانی صورت دیکھ اسی کے اندر ذات حق آشکارا اور جلوہ گر نظر آئے گی۔

حضرت موصوف فرمایا کرتے تھے کہ چار ہزار مشائخ طریقت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ تک رسائی دو طریقوں سے حاصل ہوتی ہے ایک ذکر دوسرا بھوکا رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر جلی کرتا ہے اسے زیادہ بھوک برداشت کرنے کی ضرورت نہیں وہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی وغیرہ استعمال کرے تاکہ دماغ میں خشکی کی وجہ سے خلل واقع نہ ہو۔

ذکر جلی سے فارغ ہو یا کوئی رکاوٹ پیش آئے تو ذکر خفی یعنی پاس انفاس میں مشغول ہو مبتدی کو شغل میں ہمیشگی اور دوام کی کیفیت اسی ذکر خفی یعنی پاس انفاس سے حاصل ہوتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ سانس باہر نکلے تو لا الہ اور اندر داخل ہو تو الا اللہ کہے سانس کی اس کیفیت کو دل سے ربط ہے اور اس کے سبب دل ذاکر ہو جاتا ہے کل جب روز قیامت پوچھا جائے گا کہ اپنے سانس تم نے کہاں صرف کیے تو وہی سانس کام آئیں گے جو یاد حق میں صرف ہوئے ہوں گے اور انہی کے سبب چھٹکارا حاصل ہوگا۔

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کایں خزانہ دہی رائگاں بباد
انگہ روئے بخاک تہی دست و بے نوا

زندگی کا جو بھی سانس گزرتا ہے وہ ایک قیمتی گوھر ہے اس کی قیمت دونوں جہان سے بھی زیادہ ہے کیا یہ بات مناسب ہے کہ اس قیمتی خزانے کو ہوا میں برباد کر دو اور خود تہ خاک خالی ہاتھ بے کسی کی کیفیت میں رہو۔

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر ولایت کا منشور ہے جسے ذکر کی توفیق ملی اسے منشور ولایت مل گیا اور وہ ولایت کے اعزاز انتم اولیا حقا سے مشرف ہوا

www.maktabah.org

اور جس سے بھی ذکر کی نعمت سلب ہوئی بلاشبہ اسے ولایت کے منصب سے ہٹا دیا گیا۔ ذکر کے متعلق یہاں تک کہا گیا ہے کہ ذکر الٰہی مریدوں کی تلوار ہے وہ اس سے دشمن کو ہلاک کریں یا مصیبت کو ٹالیں، وہ اس سے دل لگائیں دشمن ہلاک ہو جائے گا اور مصیبت ٹل جائے گی ارشاد خداوندی ہے۔

وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ

"یعنی یاد کرو اپنے پروردگار کو جس وقت فراموش کرے تو اپنے نفس کو"

نفس کی فراموشی اس کی مخالفت میں ہے سالک کو چاہیے کہ وہ نفس کی مخالفت کرے یہی تمام عبادات کا سرچشمہ ہے اس لیے کہ نفس سے زیادہ مضبوط دشمن اور کوئی نہیں ہے مشائخ کرام رحمتہ اللہ علیہم نے فرمایا ہے۔

مخالفته النفس راس العبادة و موافقة النفس راس الکفر

نفس کی مخالفت عبادت کی بنیاد اور اس سے موافقت کفر کی جڑ ہے۔

گر حیات خوب خواہی نفس راگر دن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن وار نیست

اگر بہتر زندگی چاہتے ہو تو نفس کی گردن مروڑ دو اس لیے کہ طاقت کے اعتبار سے نفس سے بڑا دشمن اور کوئی نہیں۔

اسی حوالے سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیوں کا گلہ بکریوں کے ریوڑ کو اتنا نقصان پہنچاتا جتنا نقصان ایک شیطان پہنچاتا ہے۔ اور سو ہزار شیطان مل کر وہ نہیں کر سکتے جو ایک برا ساتھی کرتا ہے اور سو ہزار برے دوست مل کر وہ کچھ نہیں کر سکتے جو ایک اکیلا نفس انسان کے جسم میں کرتا ہے مشائخ نے فرمایا ہے۔ کہ النفس ھی الصنم الاکبر۔ نفس ہی بہت بڑا بت ہے

تا یک نفس از نفس تو پیدا است ہنوز
بر درگہ دل ز دیو غوغا ست ہنوز

www.maktabah.org

جب تک تمہارے اندر نفس کا ایک بھی سانس باقی ہے جان لو کہ ابھی تک دل پر شیطان ناچ رہا ہے۔

ذکر کی خصوصیات میں یہ ہے کہ وہ کسی وقت منع نہیں بلکہ ہر وقت قبول اور باعث اجر ہے' حضرت بندگی شیخ عبداللہ قدس سرہ العزیز سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ پیر دستگیر حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سرہ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ میں نے بارہ سال تک صبح سے شام اور شام سے صبح تک ذکر جہری کیا ہے جو فائدہ میں نے ذکر میں پایا وہ کسی دوسری عبادت میں نہیں پایا میں قرآن مجید پڑھتا تو تین ختم سے کم کبھی نہیں پڑھا نماز پڑھتا تو ہزار رکعت سے کم نہیں پڑھی دعوت اسماء کرتا تو ایک لاکھ سے کم نہ کرتا مگر مجھے جو فائدہ اور ثمرہ ذکر سے ملا وہ اور کسی چیز سے حاصل نہیں ہوا۔

ذاکر کے لیے مناسب ہے کہ وہ گناہوں سے توبہ کرے تاکہ آلودہ زبان اور آلودہ دل سے حق تعالیٰ کا نام نہ لے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گنہ گاروں سے کہہ دو کہ وہ مجھے گناہوں سے آلودگی کی حالت میں یاد نہ کریں میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ جو مجھے غفلت سے یاد کرے گا تو میں انہیں لعنت سے یاد کروں گا یہ ان گنہ گاروں کے حق میں وعید ہے جو غافل نہیں ہیں اس سے ان لوگوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے جو غافل بھی ہوں اور گنہ گار بھی احیاء العلوم میں بھی اسی طرح بیان ہوا ہے۔

ایک روز حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے یاران طریقت سے فرمایا گزشتہ ساری رات صبح تک میں انتہائی کوشش کرتا رہا لا الہ الا اللہ کہوں مگر نہ کہہ سکا۔ یاران طریقت نے پوچھا کیا وجہ؟ فرمایا لڑکپن میں میرے منہ سے ایک جملہ نکل گیا تھا وہ اچانک یاد آگیا مجھ پر ایسی وحشت طاری ہوئی کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے پر قادر نہ ہو سکا اس سے تعجب انگیز بات یہ ہے کہ کوئی شخص خدا کو یاد کر رہا ہو اور اس کی کیفیت یہ ہو کہ ابھی تک وہ صفات بشریہ میں سے کسی صفت میں اٹکا ہوا ہو اسی طرح عوارف

www.maktabah.org

المعارف میں ذکر کیا گیا ہے۔

ہزار بار بشستم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

میں نے اپنا منہ ہزار دفعہ مشک و گلاب سے دھویا ہے لیکن پھر بھی اس منہ سے تیرا نام لینا انتہائی بے ادبی ہے۔ اس کے بعد سالک سے مراقبہ کرایا جائے مراقبہ رقیب سے مشتق ہے رقیب کے معنی نگہبان کے ہیں یعنی غیر حق سے دل کی پاسبانی کرے اور اسے اپنے دل میں جانہ دے۔

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد داں
ایں ریاضت سالکاں را فرض داں

ہر حال میں دل کی نگرانی کر تاکہ اس میں کسی چور کو آنے کی ہمت ہی نہ ہو حق سبحانہ تعالیٰ کے خیال کے سوا ہر خیال کو دل کا چور سمجھ۔ سالک اپنے لیے یہ ریاضت فرض سمجھیں'

مراقبہ میں سالک دل میں خیال کرے اللہ حاضری' اللہ ناظری' اللہ معی' حق تعالیٰ کو ہمیشہ اپنے ساتھ اور اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے ساتھ جانے۔ اللہ تعالیٰ سے جدائی اور دوری محال ہے ارشاد خداوندی ہے۔

وفی انفسکم افلا تبصرون

یعنی حق تعالیٰ تمہارے دلوں میں ہے پس تم کیوں نہیں دیکھتے۔

اس لیے کہ حق تعالیٰ لطیف مطلق ہے لطافت جتنی زیادہ اطاعت بھی اتنی زیادہ ارشاد ہوتا ہے۔ انه بکل شی محیط

بلاشبہ وہ ہر شی کو محیط ہے۔

یعنی آگاہ رہو کہ جس طرح روح پورے جسم کو محیط ہے کہ جسم کا کوئی

www.maktabah.org

عضو بلکہ کوئی جزو ایسا نہیں ہے کہ روح اس کے ساتھ نہ ہو باوجود اس کے وہ نہ جسم سے متصل ہے نہ منفصل نہ اس سے خارج ہے اور نہ اس میں داخل اس طرح حق تعالیٰ جل شانہ پوری کائنات کو محیط ہے۔

چلہ میں بیٹھنے کے آداب: چلہ کے ارادے سے بیٹھنا چاہے تو دایاں پاؤں حجرہ میں رکھتے وقت اعوذ باللہ اور بسم اللہ کہے اور تین دفعہ قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

بایاں پاؤں بڑھائے تو کہے اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَلْاٰخِرَۃِ کُنْ لِیْ کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَارْزُقْنِیْ مُحَبَّتَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبُّکَ فِیْ شَغَفِیْ وَاَجْذِبْنِیْ بِجَلَالِکَ وَ جَمَالِکَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُخْلِصِیْنَ اَللّٰھُمَّ اُمْحُ نَفْسِیْ بِجَذْبَاتِ ذَالِکَ یَا اَنِیْسُ مَنْ لَا اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔

پھر مصلیٰ پر قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور اکیس بار پڑھے۔

اِنِّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا وَ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کے اظہار کے لیے دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں امن الرسول آخر تک پڑھے نماز سے فارغ ہو تو سر سجدہ میں رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِیْ اَنِسْیًا فِیْ خَلْوَتِیْ وَ مُعِیْنًا فِیْ وَحْدَتِیْ اَللّٰھُمَّ اَجْعَلْ خَلْوَتِیْ ھٰذِہٖ مُوْجِبَۃً لِمُشَاھَدَتِکَ وَوَ فَقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ اَسْئَلُکَ رَضَاکَ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ اَنْ اَعْبُدَ الْھَوٰی اَللّٰھُمَّ اَکْشِفِ الْغَطَاءِ عَنْ عَیْنِیْ وَ اَرْفَعُ الْغَیْنِ عَنْ قَلْبِیْ حَتّٰی اُشَاھِدُ جَمَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

اس کے بعد دو رکعت اپنے والدین کی ارواح کے لیے پڑھے اور اگر وہ

www.maktabah.org

زندہ ہوں تو ان کی سلامتی کے لیے پڑھے اس کے بعد چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچاس دفعہ سورۃ اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذ تین پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے پھر پانچ سو دفعہ یا فتاح پڑھے اس کے بعد خاص الخاص یعنی لا موجود الا اللہ کے تصور سے ذکر نفی و اثبات کرے اور کسی وقت مشاہدہ اور مفہوم مشاہدہ کے ساتھ اسم ذات کا ذکر کرے۔

ذکر نفی و اثبات سے ایک لمحہ کے لیے غفلت نہ کرے یہاں تک کہ وضو اور کھانے کے وقت بھی اسی تصور میں رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں فریاد کی کہ مولا! میں تجھے ہر وقت یاد کر سکتا ہوں مگر دو وقت بہت مشکل ہیں ایک بیت الخلا کے وقت اور دوسرے جب غسل کی ضرورت ہو ارشاد ہوا مری یاد کسی حال میں نہ چھوڑو یعنی ان اوقات میں بھی میری یاد کے تصور سے خالی نہ ہو۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

کان النبی ﷺ یذکر اللہ علی کل احیان

آنحضور ﷺ ہر گھڑی اللہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔

ذکر دو قسم پر ہے ایک دل سے دوسرا زبان سے پہلی صورت اعلیٰ اور افضل ہے حدیث شریف سے مراد بھی دلی ذکر ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔ اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی منزل پر بھی اللہ کو نہ بھولے۔

آنحضور ﷺ کو ذکر کی دونوں صورتوں میں درجہ کمال حاصل تھا البتہ آپؐ جنابت اور بیت الخلا کے وقت ایک قسم کو اختیار فرماتے تھے یعنی وہ صورت جس میں جنابت اور ناپاکی کو سرے سے دخل ہی نہیں اور وہ ذکر قلبی ہے اس لیے جب آپؐ بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے غفرانک بیت الخلاء کی حالت میں اپنی شکستگی اور حق تعالیٰ کی پاکی اور تصور خود عین ذکر ہے۔

www.maktabah.org

کشف قبور کشف قبور کا طریقہ ہے کہ جونہی قبر پر آئے پہلے ایک دوگانہ اس بزرگ کی روح کے لیے ادا کرے اگر سورۂ فتح یاد ہو تو پہلی رکعت میں پڑھے اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ پڑھے اگر سورہ فتح یاد نہ ہو تو دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد پانچ پانچ دفعہ قل ھو اللہ پڑھے نماز کے بعد قبلہ کی طرف پشت کرکے بیٹھ جائے اور آیتہ الکرسی ایک دفعہ اور کچھ ایسی سورتیں جو زیارت وغیرہ کے موقع پر پڑھی جاتی ہیں جیسے سورہ ملک وغیرہ پڑھے اس کے بعد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس پڑھے اس کے بعد فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے اور ختم کرے اور تکبیر یعنی اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا اِلٰہ الا اللّٰہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللّٰہ الحمد پڑھے تکبیر کے بعد سات دفعہ طواف کرے اور اس میں تکبیر پڑھے طواف دائیں طرف سے شروع کرے پاؤں کی طرف اپنا رخسار رکھے اور میت کے منہ کے قریب آجائے۔ اکیس دفعہ یارب کہے اس کے بعد پہلے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یا روح کہے اس کے بعد دل میں ضرب کرے یا روح الروح جب تک انشراح حاصل نہ ہو یہ ذکر کرتا رہے انشاء اللہ تعالیٰ کشف قبور اور کشف ارواح دونوں حاصل ہوں گے۔

ختم خواجگان ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم کا جو طریقہ حضرت شیخ نظام الدین نارنولی کے اخلاف کے ذریعے ہم تک پہنچا وہ یہ ہے کہ جب کوئی مشکل آئے وضو کرکے قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائے پہلے دس مرتبہ درود پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ یہ دعا پڑھے لا ملجاء ولا ینجی من اللہ الا اللّٰہ اس کے بعد تین سو ساٹھ دفعہ سورۂ الم نشرح پڑھے اور پھر تین سو ساٹھ مرتبہ ذکر کردہ دعا پڑھے آخر میں دس مرتبہ درود پڑھے۔ اس کے بعد کچھ مٹھائی پر خواجگان چشت کے لیے فاتحہ پڑھے۔ اب اللہ تعالیٰ سے دوبارہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح وہ ہر روز یہ عمل دہراتا رہے چند دنوں میں مشکل حل ہو جائے گی اور مقصود حاصل ہو گا۔

○

www.maktabah.org

باب ٦

سلسلۂ سہروریہ

یہ سلسلۂ ہندوستان میں حضرت مخدوم بہاؤ الدین زکریا اور خراسان میں شیخ نجیب الدین بزغش کے ذریعے پھیلا۔ اس فقیر کو اس سلسلۂ کا ارتباط اور نسبت حاصل ہے اپنے والد شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے انہیں یہ ارتباط حاصل ہوا شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے انہیں اپنے والد سے انہیں ان کے دادا سے انہیں شیخ عبدالعزیز سے انہیں سید الوہاب سے انہیں سید صدر الدین سے انہیں اپنے والد شیخ بہاؤ الدین سے اور انہیں شیخ یشوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے ارتباط اور نسبت حاصل ہوئی۔

اس کے علاوہ اس فقیر نے خرقہ پہنا شیخ ابوطاہر مدنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے شیخ احمد قشاشی سے انھوں نے شیخ احمد شناوی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے شیخ عبدالوہاب الشعراوی سے اور انھوں نے خرقہ پہنا شیخ الاسلام زکریا بن الانصاری کے ہاتھ سے انھوں نے خرقہ پہنا شیخ شہاب احمد سے انھوں نے فقیہ علی بن محمد الدمیاطی المشہور زلیانی سے انھوں نے زین بن ابوبکر بن محمد الخوانی صاحب "الوصایا القدسیہ" سے انھوں نے نور الدین عبدالرحمٰن مصری سے انھوں نے شیخ جمال الدین یوسف الکورانی سے انھوں نے دو شیوخ حسام

www.maktabah.org

الدین الشمشیری اور نجم الدین الاصفہانی سے ان دونوں نے شیخ نور الدین عبدالصمد النطزی سے انھوں نے شیخ نجیب الدین علی بن بزغش سے اور انھوں نے عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے خرقہ پہنا۔

اللہ جل شانہ ان کی اور تمام مشائخ کی ارواح مقدسہ کو شاداں و فرحاں رکھے اور ہم پر ان کے طفیل رحم فرمائے۔

سلسلہ عالیہ سہروردیہ سے میری نسبت کا یہ تیسرا سلسلہ تھا

عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے حصول نسبت کے دو سلسلے ہیں ایک سلسلے میں انھوں نے خرقہ پہنا اپنے چچا قاضی وجیہہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ سے انھوں نے اپنے والد محمد عمویہ بن عبداللہ سعد اور شیخ اخی فرج زنجانی سے انھوں نے شیخ احمد اسود الدینوری سے انھوں نے ممشاد الدینوری سے انھوں نے ابو العباس النہاوندی سے انھوں نے ابو عبداللہ محمد بن خفیف شیرازی سے انھوں نے ابو محمد رویم بن احمد بغدادی سے ممشاد رویم نے نسبت حاصل کی سید الطائفہ جنید بغدادی سے۔

شیخ شہاب الدین سہروردی نے دوسرے سلسلے میں نسبت حاصل کی اور تلقین پائی اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے انھوں نے شیخ احمد غزالی سے انھوں نے شیخ ابوبکر نساج سے انھوں نے شیخ ابو القاسم گرگانی سے انھوں نے شیخ ابو عثمان مغربی سے انھوں نے ابو علی کاتب سے انھوں نے ابو علی رودباری سے انھوں نے ابو القاسم جنید بغدادی سے نسبت اور تلقین حاصل کی۔

نفحات میں فرغانی سے منقول ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی کے نزدیک خرقہ کی نسبت ابو القاسم جنید بغدادی تک ہے اس سے آگے نہیں انھوں نے حضرت جنید بغدادی سے آنحضور ﷺ تک صحبت کی نسبت قائم کی ہے نہ کہ خرقہ کی۔ مگر شیخ مجد الدین بغدادی نے اپنی کتاب "تحفۃ البررہ" میں لکھا ہے کہ خرقہ کی نسبت آنحضور ﷺ تک حدیث صحیح، متصل اور مفیض کے ذریعے درست اور

www.maktabah.org

ثابت ہے۔

میں عرض کرتا ہوں صحیح بات وہی ہے جو شیخ سہروردی نے کہی ہے۔

اس فقیر نے عوارف المعارف کے حوالے سے سلسلۂ سہروردیہ کے اوراد وظائف اور اشغال و اعمال اخذ کیے شیخ ابو طاہر سے انھوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے انھوں نے احمد قشاشی سے انھوں نے احمد شناوی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے شیخ عبدالوہاب الشعروی سے انھوں نے زین زکریا سے انھوں نے حافظ شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی سے انھوں نے ابو الحسن بن ابو المجد الدمشقی سے انھوں نے تقی سلیمان بن حمزہ مقدسی سے انھوں نے رہنما و پیشوا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اوراد و وظائف اور اشغال و اعمال اخذ کیے۔

شیخ زین الخوافی کے رسالہ کے بارے میں بھی میری یہی سند ہے اور اسی طریق سے شیخ زین الدین تک پہنچتی ہے۔

دمیاط بکسر الدال المہملہ اور بعض نے لکھا ہے بکسر الذال المعجمہ وسکون المیم و تخفیف التحیتہ مصر کا مشہور شہر ہے۔

کوران بضم الکاف المعجمہ کردوں کا ایک قبیلہ ہے۔

نطنزی بفتح نون وطائے مہملہ و سکون نون و کسر رائے معجمہ بزغش بضم ہائے موحدہ و سکون رائے معجمہ وضم عین معجمہ و شین معجمہ عمویہ بضم عین مہملہ وضم میم مشدہ و سکون واؤ و سکون یائے تحتیہ ملا عبدالغفور نے اسے اسی طرح ضبط کیا ہے لیکن اس میں کچھ تامل ہے ظاہری نظر میں اسے بائے تحتیہ کی تخفیف کے ساتھ ہونا چاہیے جیسے راھویہ اور مدویہ وغیرہ۔ اخی فرج بفتح نباو فتح را مہملہ و جیم۔

زنجانی بفتح زائے معجمہ و سکون نون و فتح جیم والف و نون مکسورہ و یائے نسبت نفحات میں ابو العباس نہاوندی کو جعفر خلدی کا شاگرد لکھا گیا ہے جبکہ جعفر خلدی جنید بغدادی کے شاگرد تھے۔ خلد بضم الخاء بغداد کا ایک محلّہ ہے۔

www.maktabah.org

شیخ زین الخوافی نے اپنی کتاب الوصایا القدسی میں کہا ہے کہ مشائخ صوفیا کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے تمام اوقات کو اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ جو وقت جس عمل کے لیے لائق اور مناسب ہے وہ وقت اسی عمل میں صرف ہو۔

صبح صادق طلوع ہو تو وہ سب سے پہلے شہادت کی تجدید کرتے ہیں' اور کہتے ہیں۔

اللھم انی اصبحت اشہواک واشھد حملة عرشک وملائکتک وانبیاءک ورسلک وجمیع خلقک بانک انت لا اِله الا انت وحدک لا شریک لک وان محمداً عبدک ورسولک اللھم انی اصحبت لا استطیع دفع ونعم ما اکرہ ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری و اصبحت مرتھا بعملی ولا فقیر افقرمنی لا تشمت بی عدوی ولا تسئولی صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی و دینائی ولا تجعل الدینا اکبر ھمی ولا مبلغ علمی ولا تسلط علیَّ من لا یرحمنی اللھم صل علٰی محمد وعلٰی آل محمدٍ وسلم۔

اے اللہ مجھے صبح نصیب ہوئی میں گواہ کرتا ہوں تجھے تیرے حاملان عرش کو تیرے فرشتوں کو' تیرے انبیاء اور رسولوں کو اور تیری تمام مخلوق کو اس بات کا کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور اس بات پر کہ محمد ﷺ تیرے عبد خاص اور رسول ہیں میں نے صبح کی مجھے قدرت نہیں کہ جس چیز کو برا جانوں اسے اپنے آپ سے دفع کر سکوں اور نہ میں مالک ہوں نفع کا جس کی امید کروں میرا معاملہ میرے ہاتھ میں نہیں ہے میری صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ اپنے اعمال میں رہن ہوں کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہے الٰہی میرے دشمنوں کو مجھ پر خوش نہ کرنا اور میرے دوست کو کبھی مجھ سے رنجیدہ نہ کرنا اور مجھے

www.maktabah.org

دین و دنیا کی کوئی مصیبت نہ دینا اور میرا بڑا مقصد دنیا کو نہ بنانا اور نہ ہی مبلغ علم دنیا کو بنانا اور مجھ پر ایسے شخص کو غلبہ نہ دینا جو مجھ پر رحم نہ کرے ۔ الٰھم صل علٰی محمدٍ وعَلٰی آل محمدٍ وسلم پھر تین مرتبہ کہے۔

اللھم ما اصبح لی من نعمةٍ اوباحدٍ من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر۔

"الٰہی مجھے یا کسی اور کو جو بھی نعمت عطا ہوئی ہے وہ تیری دی ہوئی ہے تو یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اس کے بعد کہے۔"

اللھم لک الحمد حمداً دائمًا مَعَ دوامک ولک الحمد حمداً خالداً مع خلودک ولک الحمد حمداً لا منتھی بعد علمک ولک الحمد حمداً لا منتھی لَهُ دون مشیتک ولک الحمد حمداً لا جزا لقائله الا رضاک ولک الحمد طرفته عند کل عینٍ وتنفس کل نفسٍ ولک الحمد حمداً یوافی العمل ویکافی مزیدک۔

پھر جس قدر ممکن ہو یہ دعا پڑھے۔

سبحان اللّٰہِ وبحمدہٖ عدد خلقهٖ ورضاء نفسهٖ وزنة عرشهٖ ومدادِ کلماتهٖ۔

پھر پڑھے۔ سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ اضعاف ماسجه ویسجه جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضٰی وکما ینبغی لکرمِ وجه ربنا وعز جلالهٖ والحمد للّٰہ اضعاف ماحمده ویحمدہٗ جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اِلٰه اِلاَّ اللّٰہ اضعاف ما هلَّلَه وَیهلِّلُهُ جمیع خلقه وکما یحب ربنا و یرضٰی وکما ینبغی لکرم وجهه ربنا وعز جلاله ولا هول ولا فوق اِلاَّ باللّٰہ العلی العظیم اضعاف ما مجدہٗ ویمجده جمیع خلقهٖ وکما یحب ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجهه ربنا وعز جلاله۔

www.maktabah.org

اس کے بعد صبح کی دو رکعت سنت ادا کرے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد **قل یا ایھا الکافرون** اور دوسرے میں **قل ھو اللّٰہ** پڑھے اس کے بعد ایک سو دفعہ یا جتنا پڑھ سکے یہ پڑھے۔ **سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم۔ وبحمدہٖ استغفر اللّٰہ۔**

پھر جس قدر ممکن ہو آنحضور ﷺ پر درود پڑھے اس کے بعد سنت اور فرض کے درمیان یہ دعائے ماثورہ پڑھے۔

اللھم اِنّی اسئلک رحمۃ من عندک تھدی بھا قلبی و تجمع بھا امری وتصلح بھا دینی و تحفظ بھا غایتی وترفع بھا شاہدی وتبیض بھاوجھی وتزکی بھا عملی وتلھمنی بھا رشدی وتزود بھا اُلفتی وتعصمنی بھا من کل سوءٍ یہ دعا عوارف میں نقل ہوئی ہے۔

اس کے بعد فرض جماعت کے ساتھ پڑھے فرضوں کے بعد وہ اوراد وظائف پڑھے جو مجموعی طور پر فائدہ مند ہوں مشہور ہوں اور عام طور پر فقرا کو یاد ہوں اگر خود کو یاد نہ ہوں تو ان سے سیکھ لے اس کے بعد شیخ کے عطا کردہ اوراد پڑھے اور پھر ذکر **لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ** میں اسی طریقے کے مطابق مشغول ہو جائے جیسے اسے بتایا گیا ہے، یعنی حروف ذکر کو ان کے مخارج سے نکالے اور پوری ہمت و قوت سے ادا کرے سر کو ناف پر جھکائے اور وہاں سے لا الہ نکالے یہی ظہور نفس کی جگہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کو کھینچ کر دائیں مونڈھے تک لائے دل سے اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا اعتراف کرے۔ سر کو بائیں طرف جھکا کر پوری شدت اور قوت کے ساتھ **اِلاَّ اللّٰہِ** کی ضرب قلب صنوبری پر مارے جو بائیں پستان کے نیچے سینے کے برابر ہے یہ ضرب اس طرح مارے کہ قلب میں اس کا اثر ہو اور آتش ذکر کی حرارت دل کو پہنچے اور دل پر واقع چربی پگھل جائے اس چربی کے جلنے اور پگھلنے کی ایک مخصوص بو ہے اس آگ کے پیچھے ایک نور ہے چنانچہ اس میں نار بھی ہے اور نور بھی اس کی آگ خالی کر دیتی ہے اور اس کا نور آراستہ کر دیتا ہے اس نار اور نور کا دل کے وسط

www.maktabah.org

میں موجود گاڑھے خون میں اثر ہوتا ہے یہی خون حیات حیوانی کا سرچشمہ ہے اور اسی سے تمام اعضا کی طرف خون کی نالیاں جاری ہوتی ہیں یہ آگ اس بخار لطیف میں تصرف کرتی ہے جو سرایت کرنے والے خون کو اعضا میں جاری کرتا ہے۔ یہی لطیف بخار روح حیوانی ہے اور نفس انسانی ہے جو روح انسانی کا مرکب ہے جس وقت ذکر اس بخار میں تصرف کرتا ہے تو گویا اس نے نفس میں تصرف کیا اور نفس سارے بدن میں جاری و ساری ہے چنانچہ ذکر کی تاثیر سے بدن کے اعضا تحلیل ہوتے ہیں اور نفس نار و نور ذکر سے متاثر ہوتا ہے جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس کا نور آراستہ کرتا ہے ذکر سے نفس کی تاریکیاں انوار میں بدل جاتی ہے بری عادتیں زائل ہو جاتی ہیں اور نفس اچھے اخلاق و اوصاف سے آراستہ ہو جاتا ہے قلب نفس کے اندھیروں سے نکل آتا ہے اور نور علی نور ہو جاتا ہے اب وہ صفات حق کے انوار کے فیضان کو قبول کرنے کی استعداد سے بہرہ ور ہو جاتا ہے' ذکر کا نتیجہ اس پر عمل کی کیفیت کے مطابق برآمد ہوتا ہے۔

ہم ذکر کے انوار ذکر کی بدولت احوال قلب کی تبدیل اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے تغیرات آئندہ صفحات میں مکمل بیان کر رہے ہیں۔

ذاکر کو چاہیے کہ نفس یعنی سانس کو قلب پر حاضر کرے اور اِلاَّ اللّٰہ کو قوت کے ساتھ ایک دائرہ بنائے جو قلب کے دائرے کو پورا ہو جائے نفی کے مقابلے میں اثبات کی طرف تصور توجہ زیادہ رکھے۔

معتبدی لَاۤ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ سے لا معبود اِلاَّ اللّٰہ کی نیت کرے متوسط لا مطلوب اِلاَّ اللّٰہ یا لا مراد اِلاَّ اللّٰہ لا مقصود اِلاَّ اللّٰہ کی نیت کرے اور اگر دل میں مخلوق کی محبت پائے جو اللہ اور اس کے درمیان میں واسطہ نہ ہو تو نیت کرے لا محبوب اِلاَّ اللّٰہ تاکہ نفی و اثبات کے تینوں معنوں میں سچا ثابت ہو۔

اپنی روحانی قوت سے اپنے نفس کو دنیوی بکھیڑوں اور مشکوک اور مرغوب چیزوں سے نجات دلائے اس لیے کہ یہ اس کے معبودان باطل ہیں اسی طرح کشف و

www.maktabah.org

کرامات کے پیچھے بھی نہ لگے صرف حق تعالیٰ کا طلبگار بنے۔ اس طلب کو نفس کی خواہش سے پاک رکھے کشف و کرامات کی طلب بھی نفس کی خواہش و ہوس ہے۔

جو شخص اس طرف مائل ہو گیا اور ذکر سے اس کا مقصد کشف و کرامات کا حاصل کرنا ہے، تو وہ ممکورین میں شامل ہے، بلکہ اگر اس کی طلب کے بغیر بھی یہ چیز اسے حاصل ہو گئی تو بھی اس پر استدراج کا ڈر ہے۔ بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر سالک باغ میں جائے اور اس باغ کے پرندے اسے السلام علیکم یا ولی اللہ کہہ کر سلام کرنے لگیں تو از خود اگر وہ اسے دھوکہ و فریب نہیں سمجھتا تو وہ جان لے کہ یہ اس کے ساتھ فریب اور دھوکہ ہے جسے وہ سمجھ نہیں رہا۔

تمام پیران طریقت اپنے مریدوں کو کھلی کرامت کے اظہار سے نفرت دلاتے رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ کرامت مردان طریقت کا حیض ہے جس وقت دل اس انوار وحدانیت سے منور ہو جاتا ہے جو ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے عمل میں ودیعت کی گئی ہے تو ہر طرف سے انوار صفحۂ کائنات پر منعکس ہو جاتے ہیں اور ذاکر دیکھتا ہے کہ کائنات کے تمام وجودوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ سب مجازی، ممکن اور غیر واجب ہیں اور وہ مشاہدہ کرتا ہے واجب الوجود کا جو ازلی وابدی ہے۔ اس وقت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر کرے اور نیت یہ کرے کہ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰه یعنی وجود حقیقی اللہ ہی کا ہے۔ یہ ذکر ہمیشہ اسی نسبت اور مفہوم کو سامنے رکھ کر کرے یہاں تک کہ کائنات کی ساری عظمت اس کی ظاہری نگاہ میں بے حیثیت ہو جائے اور نور توحید چمک اٹھے اس مقام پر قدم پھسلنے اور لغزش کھانے کا اندیشہ بھی ہے انشاء اللہ العزیز آگے اسے بیان کیا جائے گا۔

بعض ذاکر مشائخ کے اس قول کہ سانس کو دل پر حاضر کرے تاکہ نفس کی حرارت قلب کو پہنچے، کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ ذاکر سانس نہ لے یعنی سانس کو روکے بعض ذاکر تو باقاعدہ سانس گننا شروع کر دیتے ہیں کہ کتنے سانس رکے۔ یہ ان کا وہم ہے نفس کے حاضر کرنے کا مطلب وہ نہیں ہے جو انھوں نے سمجھا ہے یہ تو ریاضت

www.maktabah.org

کرنے والے ہندو جوگیوں کا طریقہ ہے' اس میں ان کے دینوی مقاصد ہوتے ہیں۔ سالک کو چاہیے کہ اس سے احتراز کرے اور وہی کرے جو ہم کہہ چکے ہیں۔ سانس کر کھلا چھوڑ دے شمار نہ کرے۔

مبتدی سالک کے لئے ممکن نہیں کہ وہ دوران ذکر' ذکر کے مفہوم اور اس کے معنی احسان کو ملحوظ خاطر رکھ سکے وہ ابتداء میں صرف ذکر کا معنی مدنظر رکھے اور اسے بار بار دل میں حاضر کرے جب ذکر کے معنی اس کے دل میں موثر طور پر بیٹھ جائیں تو اب وہ اس کے معنی احسان لا معبود الا اللّٰہ' لا مقصود الا اللّٰہ لاموجود الا اللّٰہ کی مشق کرے گویا وہ ذکر کے دوران حق تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے پھر جس وقت ابر کرم سے بجلی چمکے اور آفتاب غیب کی شعاعیں منور کرنے لگیں تو اپنے باطن کو اس طرح مشاہدہ میں محو کر دے کہ نظریں خیرہ نہ ہوں اجلال اور تعظیم سے نگاہیں جھکا لے کیا ہی خوب کہا بعض مشاہدہ کرنے والوں نے کہ میں اس کا مشتاق تھا مگر جب وہ ظاہر ہوا تو میں نے اس کی تعظیم اور اجلال کے سامنے اپنا سر جھکا لیا۔ اس وقت اس کا ذکر اس کا مشاہدہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

کہ جب تو مجھے دیکھے تو میرا ذکر نہ کر اور جب تک نہ دیکھے میرا نام نہ چھوڑ یہ مقام ان باتوں کی تفصیل کا نہ تھا۔ لہٰذا اسے انہیں آئندہ صفحات میں بیان کرنے کے وعدے پر چھوڑتا ہوں یہ بات سے بات نکل آتی ہے۔

سالک جب بہت زیادہ ذکر کر چکے اور سورج نیزہ یا دو نیزہ پر آجائے اور اس پر بوجھ پڑنے لگے تو ذکر ختم کر دے اور مذکور کا مراقبہ کرے اور تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر ہر طرف سے میری ذات کے ذرے ذرے کو گھیرے ہوئے ہے اور میری ذات نگاہ خداوندی کے احاطے میں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جہت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ جہت سے منزہ ہے لہٰذا یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی ایک طرف سے متوجہ ہو جب سالک نظر خداوندی کو اپنے چاروں طرف احاطہ کیے ہوئے دیکھے گا تو اسے اپنا وجود انتہائی معمولی معلوم ہو گا اور جب اسے اپنا وجود معمولی نظر آئے گا تو اس کی

www.maktabah.org

نگاہ پیچھے رہ جائے گی اور وہ اس کے وجود کی طرف بھاگے گا اب اس کی کوئی جائے پناہ نہیں رہے گی۔ وان الی ربک یومئذ مستقر چنانچہ جس وقت جسمانیت کے پردے اٹھ جائیں گے اور اس میں اور جہتیں نیست ہو جائیں گی تو سالک قرب صفات کا مشاہدہ کرے گا اب اسے تکلفات کی ضرورت نہیں رہے گی' عالم ارواح جہات سے پاک ہے اب وہ معنی اور صفت دونوں کے ساتھ حق تعالیٰ کے قرب کا ادراک حاصل کرے گا اور اس سے اوپر ترقی کرے گا۔

اس کے بعد اگر دل کے خطرات و خیالات سر اٹھانے لگیں تو یہ دعا پڑھے۔

واللھم انی اعوذبک من تفرقتہ القلب اللھم اجعلنی فارغ القلب مجموع الھھم بحیث لا خطر فی قلبی سواک۔

اس کے بعد دو رکعت اشراق پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد اللہ نور السمٰوات والارض تا بکل شی علیم اور دوسری میں اذن اللہ ان ترفع تا بغیر حساب۔ پڑھے پھر کچھ دیر ذکر کرے اور دعا مانگے۔

اس کے بعد قرآن مجید کی تلاوت شروع کرے لیکن غور و فکر کے ساتھ قبول نصیحت کی نیت سے ترتیل اور حفاظت و ادب کے ساتھ' یوں سمجھے گویا اللہ تعالیٰ کے سامنے پڑھ رہا ہے یا اللہ اپنا کلام خود بول رہا ہے۔ قرآن مجید کی قرات انتہائی حضورِ قلب' صفائے باطن' ادب و احترام اور خشوع و انکساری کے ساتھ کرے ایک پارہ پڑھے یا دو پارے زیادہ پڑھنے کی خواہش کے مقابلے میں نصیحت و عبرت حاصل کرنے پر زیادہ توجہ دے اس لیے کہ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھ رہے ہوتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے' اس لیے کہ وہ نہ تو حروف صحیح ادا کرتے ہیں نہ وقفوں کی رعایت کرتے ہیں نہ اس کی نصیحت و موعظت سے کوئی نصیحت حاصل کرتے ہیں نہ ہی اس کی مثالوں اور زبر و توبیخ سے کچھ فکر حاصل کرتے ہیں۔

تلاوت سے فراغت حاصل ہو تو نماز چاشت دو یا چار رکعت پڑھے اس میں

www.maktabah.org

الحمد کے بعد والضحیٰ اور الم نشرح پڑھے اگر چار رکعت پڑھے تو پہلے ان سے پہلی والی دو سورتیں یعنی والشمس اور واللیل پڑھے اسی پر اکتفا کرے۔

اب اگر کچھ لوگ اس سے علم پڑھنا چاہتے ہوں تو نیت خالص کرے نفس کی خواہشات اور آسودگی سے پاک ہو کر اللہ کی رضا کے لیے ان علوم کی تعلیم دے جن کا ہم ذکر کر آئے ہیں اور جو شخص بہت زیادہ عالم و فاضل اور ذہین ہو اور وہ قرآن و حدیث سے اصطلاحات اور نکات نکال سکتا ہو تو وہ ضرورت کے مطابق یہ کام سرانجام دے فضول اور زائد چیزوں میں سر کھپانے کی ضرورت نہیں اسی طرح نہ اس سے اپنے ہمسروں پر فخر اور بڑائی کا اظہار کرے اور نہ اس کے ذریعے بادشاہوں کا قرب ڈھونڈھے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ذلت اور نقصان سے محفوظ کرے۔

اس کے بعد کھانے کا وقت آجائے گا کھانا اس نیت اور طریقے اور آداب کے ساتھ کھائے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں کھانے کے بعد اس نیت سے دن کو آرام کرے تاکہ رات کو جاگنے میں سہولت ہو سو کر اٹھے تو دو رکعت نماز شکرانہ پڑھے اور ذکر میں مشغول ہو جائے دن ڈھلے تو چار رکعت نفل ایک سلام سے پڑھے حنفی ہو یا شافعی اسی طرح پڑھے کیونکہ آنحضور ﷺ نے اسی طرح پڑھی ہے ان میں فاتحہ کے بعد قرآن مجید کا ایک پارہ یا کم و بیش جس قدر پڑھ سکتا ہو پڑھے اگر قرآن مجید یاد نہ ہو تو ہر رکعت میں تین دفعہ آیۃ الکرسی پڑھے اس کے بعد چار رکعت سنت ظہر ادا کرے اور فرض جماعت کے ساتھ ادا کرے اس کے بعد دو رکعت سنت پڑھے پھر دو رکعت نفل پڑھے اس سے فارغ ہو تو اپنی گزر گزران کا کام کرے، کتابوں کا مطالعہ کرے یا کتابت وغیرہ کرنی ہو تو وہ کرے الغرض عصر تک اپنے کام میں مشغول ہے عصر کی سنتیں پڑھ کر فرض باجماعت ادا کرے اور اپنے مقررہ اوراد وظائف پڑھے ان سے فارغ ہو کر مغرب تک ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں مشغول رہے۔

اگر نماز مغرب سے پہلے فارغ ہو جائے تو نماز تک تسبیح و استغفار میں مصروف رہے مغرب کے فرض ادا کر کے دو رکعت سنت پڑھے پھر دو رکعت ایمان

www.maktaban.org

کی سلامتی کے لیے ادا کرے ان میں ہر رکعت کے بعد دس مرتبہ آنحضور ﷺ پر درود پڑھے اور تین دفعہ یہ دعا مانگے۔

اللھم انی استودعک دینی فاحفظه علیّ فی حیوتی وعند وفاتی وبعد مماتی۔

"اے اللہ میں اپنا دین تیری پناہ میں دیتا ہوں تو میری زندگی وقت موت اور بعد الموت اس کی حفاظ فرما۔"

تاکہ اللہ تعالیٰ اسے ایمان پر ثابت قدم رکھے اور جانکنی کے عذاب اور رسوائی سے بچائے ہمارے مرشد نے یہی طریقہ ہمیں سمجھایا قدس اللہ سرہ۔

اگر طالب علم ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے دوران میں مطالعہ اور سبق دہرانے میں اپنا وقت صرف کرے اس دوران گفتگو نہ کرے اس لیے کہ اس وقت گفتگو کرنے سے قلب مکدر ہوتا ہے وقت کی ترو تازگی جاتی رہتی ہے۔ اور دل آخر شب تک نہیں کھلتا' اسی طرح نماز عشاء کے بعد بھی بغیر شرعی مجبوری کے گفتگو نہ کرے شرعی مجبوری نقصان نہیں دیتی یہ گفتگو بھی صرف بقدر ضرورت ہو۔

اگر سالک طالب علم نہیں تو اسے ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں مشغول رہنا چاہیے یہ ذکر اسی طرح ہو جیسے اسے سکھلایا گیا ہے اس وقت ذکر قلب کو ان طبعی امور کی کدورت سے پاک کرتا ہے جو دن کے وقت اسے پیش آئے ہیں اس طرح وہ رات کے اعمال کے لیے صاف ہو کر تیار ہو جاتا ہے۔ عشاء کی چار سنتیں پڑھ کر فرض باجماعت پڑھے اس کے بعد چار یا دو رکعت سنت پڑھے قیام گاہ پر واپس آکر ایک سلام سے چار رکعت مزید پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد آیتہ الکرسی اور دوسری میں آمن الرسول آخر تک تیسری رکعت شروع سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک اور چوتھی میں آخر سورہ حشر لو انزالنا سے' پھر ذکر میں مشغول رہے اور اس طریقہ کا خیال کرے جو اسے بتایا گیا ہے۔

یعنی تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑھے اور فقرا کے ساتھ ذکر میں مشغول ہو اگر

www.maktabah.org

دوسرے درویش نہ ہوں تو اکیلا ذکر کرے جس وقت دل روحانی کیفیت میں ڈوب جائے اور نفس شکستہ خاطر ہو تو مذکور کا مراقبہ کرے اگر خطرات سر اٹھانے لگیں تو وہی دعا پڑھے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور سو مرتبہ آنحضور ﷺ پر درود پڑھے بعد میں جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل کے علاوہ تمام حاملان عرش، ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء و مرسلین پر تین دفعہ درود بھیجے جیسا کہ عموماً فقرا کی مجلسوں میں دیکھا اور پڑھا جاتا ہے اسکے بعد ستر دفعہ استغفار پڑھے اور اپنی موجودہ اور سابقہ غلطیوں، کوتاہیوں اور لغزشوں کو سامنے رکھے، پھر دعا مانگے اس کے بعد جتنا ہو سکے اپنے والدین، مشائخ طریقت، اساتذہ بھائیوں اور دوست احباب کے لیے قرآن مجید پڑھے اور ان کے علاوہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی ارواح کو اسکا ثواب بخشے اور فقرا کے طریقے کے مطابق آنحضور ﷺ پر پھر درود پڑھے۔

جب تک نیند کا غلبہ نہ ہو اگر طالب علم ہو تو مطالعہ کرتا رہے اور اگر سالک ہے تو ذکر لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه میں مصروف رہے نیند غلبہ کرنے لگے تو فوراً سو جائے، نیند کو دفع نہ کرے ورنہ تہجد کے وقت اٹھنے میں تکلیف ہو گی اس نیت اور دعا کے ساتھ سو جائے کہ اللہ تعالیٰ عبادت میں اس کی مدد کرے اور وہ نفس کا حق بھی ادا کر سکے۔ سوتے وقت اس کا دل حاضر اور اس کی نگاہ، نگاہ خداوندی کی طلب گار اور امیدوار ہو۔

دل میں شرماتا رہے کہ وہ ذات حق کے سامنے پاؤں پھیلا رہا ہے نفس کو یقین دلائے کہ گویا میں مرنے اور اپنی روح اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنے جا رہا ہوں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کرنے کا اپنے آپ کو پابند سمجھے جس میں فرمایا گیا ہے۔

ثم اللیل الا قلیلاً۔ پھر آیۃ الکرسی، آمن الرسول اور سورہ کہف ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سے آخر تک اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے۔

باسم اللھم وضعت جنبی وبک ارفعہ اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک۔

www.maktabah.org

"الٰہی میں تیرا نام لے کر لیٹا اور تیری مدد سے اٹھوں گا اور جس دن تیرے بندے جمع ہوں اس روز مجھے عذاب سے بچا۔"

اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ اٹھے گا کہے اللھم ایقظنی فی احب الاوقات الیک واشغلنی بطاعتک فیہ اے اللہ! مجھے اپنے پسندیدہ اوقات میں بیدار کر اور اپنی عبادت کی توفیق عطا فرمایا!

اللہ تعالیٰ جس وقت اسے بیدار کر دے تو اٹھ کھڑا ہو اللہ کا ذکر کرے اور کہے۔ الحمد للّٰہ الذی احیانا بعد ما اماتنا ورد الینا ارواحنا والیہ البعث والنشور اس اللہ کی تعریف ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور ہماری روحیں ہمارے اندر واپس پھیریں اور اسی کے ہاتھ میں دوبارہ اٹھانا اور یوم حساب ہے۔

سبحان اللہ کہے اور استغفار پڑھے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اگر وقت اجازت دیتا ہے تو تہجد پڑھے تہجد کے لیے پہلے دو رکعت پڑھے ان میں آیۃ الکرسی اور امن الرسول پڑھے پھر کچھ دیر درود پڑھے اور کچھ دیر ذکر کرے۔ پھر دو رکعت پڑھے اور ان میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دخان پڑھے اس کے بعد دو رکعت اور پڑھے جن میں یٰسین اور انا فتحنا' اور سورہ زمر یا سورہ حدید یا کوئی بھی دوسری سورت پڑھے پھر دو رکعت پڑھے اس میں سورۂ ملک اور مزمل پڑھے اس کے بعد والے دو گانے میں بمکمل سورہ طٰہٰ یا اس کا کچھ حصہ پڑھے پھر وتر پڑھے ان میں سبح اسم' قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللّٰہ پڑھے اور ان کے ساتھ دعائے قنوت شامل کرے' اس میں حنفیہ اور شافعیہ کے اقوال جمع کرے پھر درود پڑھے اور اول سحر تک ذکر میں مشغول رہے اب رات کا چھٹا حصہ باقی ہے اس میں اپنے والدین کے لیے تمام مومنین و مومنات اور تمام مسلمین و مسلمات کے لئے چاہے وہ زندہ ہیں یا مردہ استغفار کرے یہ استغفار مسلمان مردوں اور عورتوں کے تمام حقوق کی ادائیگی کو شامل ہو قریب صبح اس انداز کی دعا کرے جو اہل محبت اور ارباب عزیمت لوگوں کے

www.maktabah.org

شایان شان ہو اس لیے کہ یہ قبولیت کا خاص وقت ہے اس وقت اپنی حیثیت کے مطابق وہ دعا کرے جو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈالے۔

طالب حق کو چاہیے کہ وہ خسیس چیزوں کی طلب کے لیے دعا نہ کرے دعا اللہ تعالیٰ کے فرمان کو بجالانے کے لیے ہونی چاہیے چنانچہ ارشاد ہوا۔

ادعونی استحب لکم۔

دعا استقامت کے لیے اور اپنی عاجزی و محتاجی ظاہر کرنے کی خاطر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم اور بخشش کا اظہار اپنے حبیب ﷺ کی زبان سے اس طرح فرمایا ہے کہ جو اللہ سے سوال نہ کرے وہ اس پر ناراض ہوتا ہے اور انہیں تو اس کا لطف و کرم ہی کافی اور اس کی بخشش و عطا بے حساب ہے اس نے ہمیں زندگی عطا کی حالانکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور بغیر کسی استحقاق کے اس نے ہمیں ظاہری و باطنی نعمتوں سے نوازا پہلے ہماری کوئی عبادت تھی اور نہ خدمت وہ اب بھی ہم پر کرم کر رہا ہے اور آئندہ بھی احسان و کرم سے نوازے گا انشاء اللہ۔ مگر اس کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ عبادت اور بندگی کریں اور اوراد و ظائف اور استغفار پڑھیں تاکہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنی عطا و بخشش سے نوازے اور راضی ہو۔

اور جس پر اس کی صفات ازلیہ کے اسرار ظاہر ہو جاتے ہیں وہ جان لیتا ہے کہ کائنات میں جو امور واقع ہوئے یا ہو رہے ہیں' اور عبادات کے سلسلے میں جو جو اوامر و نواہی صادر ہوئے ہیں وہ ازلاً و ابداً اس کی ذات کے لیے ثابت صفات کا مقتضیٰ ہیں چنانچہ عارف کوئی دلیل اور برہان نہیں طلب کرتا وہ تسلیم اور ایقان کا مظاہرہ کرتا ہے چنانچہ فضل خداوندی سے وہ ایمان' احسان اور عرفان کے مراتب کمال کو پہنچے گا۔ صبح صادق طلوع ہو تو وہ اعمال اور اوراد و ظائف سرانجام دے جو بیان ہو چکے ہیں۔

○

www.maktabah.org

باب ۷

سلسلۂ کبرویہ

سلسلۂ کبرویہ کی کئی شاخیں ہیں اس زمانے میں ترکستان اور کشمیر وغیرہ میں ان کی مشہور ترین شاخ امیر سید علی ہمدانی کی ہے خواجہ نقشبند کے ذریعے سے میرا خرقہ سلسلۂ کبرویہ کا نادر ترین خرقہ ہے۔

اس فقیر نے یہ خرقہ پہنا شیخ ابوطاہر کے ہاتھ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے شیخ احمد قشاشی سے انھوں نے شیخ احمد شناوی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے شیخ عبدالوہاب شعراوی سے انھوں نے شیخ الاسلام زین الدین زکریا سے انھوں نے شمس محمد بن عمرالواسطی سے انھوں نے ابو العباس احمد زاہد سے انھوں نے شہاب دمشقی سے انھوں نے عبدالرحمٰن الشرقی سے انھوں نے احمد رود باری سے انھوں نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی المعروف لالہ سے انھوں نے مجد بغدادی سے اور انھوں نے شیخ نجم الدین کبریٰ سے اسی طرح خرقہ پہنا شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کروی سے انھوں نے قشاشی سے انھوں نے شناوی سے انھوں نے سید غضنفر بن جعفر ہزوانی مقیم مدینہ منورہ سے انھوں نے شیخ تاج الدین عبدالرحمٰن بن مسعود گاذرونی سے انھوں نے حافظ نور الدین احمد طاوسی سے انھوں نے کہا میں نے تبرکا خرقہ پہنا محقق شریف سید علی

www.maktabah.org

جرجانی سے انھوں نے خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے انھوں نے خواجہ بہاؤ الدین محمد المعروف خواجہ نقشبند سے انھوں نے شیخ سلطان الدین سے انھوں نے شیخ احمد مولانا سے انھوں نے شیخ بابا کمال حیدری سے اور انھوں نے شیخ مقتدا نجم الدین کبریٰ سے۔

اس کے علاوہ اس فقیر نے اس سلسلہ کا خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل کیا اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے انھوں نے سید عبداللہ سے انھوں نے شیخ آدم بنوری سے انھوں نے شیخ احمد سرہندی سے انھوں نے شیخ یعقوب العرفی الکشمیری سے انھوں نے شیخ حسین خوارزمی سے انھوں نے شیخ حاجی محمد بن صدیق الجبوشانی سے انھوں نے شیخ شاہ علی بیداوازی سے انھوں نے شیخ رشید الدین بیداوازی سے انھوں نے سید عبداللہ برزش آبادی سے انھوں نے شیخ اسحٰق الختلانی سے اور انھوں نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر سید علی ہمدانی نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبداللہ المزرقانی اور شیخ تقی الدین علی الدوستی السمنانی دونوں سے انھوں نے شیخ علاؤ الدولہ احمد بن محمد السمنانی سے انھوں نے شیخ نور الدین عبدالرحمٰن کسرفی الاسفرائنی سے انھوں نے شیخ جمال الدین احمد الجورفانی سے انھوں نے شیخ رضی الدین علی لالا سے اور انھوں نے شیخ نجم الدین کبریٰ سے طریقہ حاصل کیا۔

پھر شیخ مقتدا نجم الحق والدین ابو الجناب احمد بن عمر بن محمد الخوارزمی الخیوقی المعروف کبریٰ المشہور ولی تراش کو دو طرفہ سے خرقہ حاصل ہے ایک کی رو سے انھوں نے صحبت اختیار کی اور خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل کیا شیخ عمار بن یاسر سے انھوں نے شیخ ابو النجیب عبدالقاہر بن عبداللہ السہروردی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے چچا عمر بن محمد سے انھوں نے اپنے والد محمد بن عمویہ سے انھوں نے احمد بن یسار سے انھوں نے ممشاد الدینوری سے اور انھوں نے ابو القاسم جنید بغدادی سے آپ کی سند ذکر ہو چکی ہے۔

دوسری سند کی رو سے آپ کو اصل خرقہ اور طریقہ حاصل ہوا شیخ اسماعیل

www.maktabah.org

القصری سے انہیں شیخ محمد بن الما لکیل سے انہیں شیخ داؤد بن محمد عرف خادم الفقرا سے انہیں شیخ ابو العباس بن ادریس سے انہیں شیخ ابو القاسم بن رمضان سے انہیں شیخ ابو یعقوب نہرجوری سے انہیں شیخ ابو یعقوب سوسی سے انہیں شیخ عبدالواحد بن زید سے انہیں شیخ کمیل بن زیاد سے اور انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے خرقہ و طریقہ حاصل کیا قدس اللہ اسرار ھم ورحمنا بھم۔

طاؤسی ابو طاوس تابعی کی طرف نسبت ہے۔

کسرفی بفتح کاف وکسر سین مہملہ دفاو نون معرب۔

جوریان بضم جیم وسکون واؤ ورائے مہملہ وبائے عجمیہ۔

ابو الجناب بفتح جیم وتشدید نون وباء موحدہ۔

خیوتی بکسر خائے معجمہ وسکون یائے تحتیہ وفتح واؤ وکسر قاف۔

قصری بفتح قاف وسکون صاد مہملہ وکسر رائے مہملہ۔

شیخ نجم الدین کبریٰ نے اصل خرقہ شیخ اسماعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا اصل خرقہ سے مراد یہ ہے کہ وہ بطور تبرک نہیں بلکہ بطور اصل ہے۔

محمد بن مالکیل .سکون لام وکسر کاف وسکون یا مثناہ تحتیہ۔

کاتب حروف عرض کرتا ہے کہ بعض مقامات پر مالکیل کی بجائے مانکیل نون سے دیکھا گیا ہے نہرجوری بفتح نون وسکون ہا وفتح رائے مہملہ وضم جیم وسکون واؤ وکسر رائے مہملہ تحتیہ۔

سوسی واؤ میان دو سین مہملہ اول مضموم و ثانی مکسور سوس کی طرف نسبت ہے جو مغرب کا ایک شہر ہے یا اس سے مراد شہر سوس ہے۔ جہاں حضرت دانیال پیغمبر کا مزار ہے۔

شیخ مجد الدین بغدادی نے اپنی کتاب تحفۃ البررہ میں بیان کیا ہے کہ خرقہ پوشی کی نسبت آنحضور ﷺ تک حدیث متصل مستفیض کے ذریعے ثابت ہے انھوں نے لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ نے خرقہ پہنایا امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کو

www.maktabah.org

اور انھوں نے اس کا مکمل سلسلہ بیان کیا ہے۔
میں عرض کرتا ہوں کہ محقق محدثین نے آنحضرت ﷺ تک اس اتصال کا انکار کیا ہے اسکے باوجود وہ حضرت جنید بغدادی اور انکے طبقے کے مشائخ تک ہمیشہ خرقہ کی نسبت قائم کرتے آئے ہیں۔

وظائف سلسلہ کبرویہ

مجھے میرے والد گرامی نے اجازت دیتے ہوئے خبر دی انہیں اجازت عطا کرتے ہوئے خبر دی شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی نے انہیں اجازت دیتے ہوئے اطلاع دی ان کے والد نے انہیں اجازت اور خبر دی ان کے والد نے شیخ عبدالعزیز دہلوی سے انھوں نے فرمایا کہ حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ کامل محقق صمدانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ کے طریقے کے مطابق اوراد و ظائف اور تقسیم اوقات یوں ہے۔
صبح صادق طلوع ہو تو دو رکعت سنت فجر پڑھے سلام پھیرے تو ایک سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ۔

حضرت موصوف نے اپنے مسودات میں لکھا ہے کہ جب میں سراندیپ میں حضرت آدم علیہ السلام کی قدم گاہ کی زیارت کے لئے پہنچا نزدیک ہوا تو سحر کے وقت خواب میں ایک عظیم واقعہ دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ بہت بڑے بڑے مشائخ مجھے ملنے کے لیے آئے ہیں ان میں شیخ نجم الدین کبریٰ بھی ہیں میں نے آپ سے پوچھا کہ حضرت! افضل ترین ذکر کونسا ہے کہ اس پر کاربند ہونے سے حق تعالیٰ کا قرب میسر آجائے' آپ نے فرمایا میں تمام روایات اور صحیح احادیث کی چھان بین کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جو عظمت تسبیح میں ہے وہ کسی دوسری چیز میں نہیں بیدار ہوا تو فوراً آنحضور ﷺ کی یہ حدیث ذہن میں آئی۔

www.maktabah.org

كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان فى الميزان جيبتان الى الرحمٰن وهما سبحان اللّٰه وبحمده سبحان اللّٰه العظيم وبحمده استغفر اللّٰه۔

"دو کلمے جو زبان پر ہلکے میزان میں بھاری اور اللہ کو پسند ہیں یہ ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ استغفر اللّٰہ۔"

صدق رسول اللہ ﷺ

شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات میں فرمایا ہے کہ جو شخص ہر روز صبح کے وقت ایک سو دفعہ یہ تسبیح پڑھے گا اس کے ذمے کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا۔ مشائخ کرام اپنی وصیتوں میں کہتے آئے ہیں کہ جو شخص اس تسبیح کو روز کا معمول بنالے گا وہ اس کی برکت اور صفائی کا مشاہدہ خود کرے گا۔

اسی طرح اس دعا کے بارے میں جو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ اسے فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان پڑھنا چاہیے یہ ہے۔ "اللھم انی اسئلک رحمة" آخر تک۔

فرضوں کے بعد اوراد و فتحیہ پڑھے یہ اوراد ایک ہزار چار سو اولیائے کاملین کے بابرکت کلام کے تبرکات سے جمع کیے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک کو ایک کلمہ کے ذریعے فتح حاصل ہوئی ہے جو شخص حضور کے ساتھ ان اوراد کو اپنا معمول بنالے۔ وہ برکت اور صفائی محسوس کرے گا اور اسے ایک ہزار چار سو اولیاء کی ولایت سے بہرہ عطا ہو گا اگر ان اوراد کے فضائل اور خواص بیان کئے جائیں تو بات کافی طویل ہو جائے گی اس لیے کہ حضرت شیخ نے تین مرتبہ پوری دنیا کی سیر کی ہے اور ایک ہزار چار سو اولیاء سے ملاقات اور صحبت کی ہے ان میں سے چار سو اولیاء کی آپ نے ایک ہی جگہ یعنی سلطان خدائے بندہ کی مجلس میں زیارت کی اور ہر ولی

www.maktabah.org

سے رخصت کے وقت دعا اور نصیحتی رقعے کی درخواست کی' چنانچہ آپ نے یہ نصیحت نامے اپنے کپڑوں پر پیوند کر لیے' وہ اوراد و اذکار جو بے ساختہ ان حضرات کی زبان پر جاری ہوئے وہ آپ نے جمع کر لیے چنانچہ یہ وہی اوراد ہیں۔ آپ سے منقول ہے فرمایا کہ میں جب بارہویں دفعہ مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لیے گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضور ﷺ میری طرف تشریف لا رہے ہیں میں اٹھا اور آگے بڑھ کر سلام عرض کیا آپ نے آستین مبارک سے کاغذوں کا ایک دستہ نکالا اور فرمایا لو یہ فتحیہ! میں نے آپ کے ہاتھ مبارک سے یہ کاغذات لے کر دیکھے تو وہ یہی اوراد تھے جنھیں اب فتحیہ کہا جاتا ہے اسی حوالے سے ان کا نام فتحیہ رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔

میر سید علی ہمدانی کے ختم کا طریقہ میرے والد گرامی نے اپنے قلم سے اس طرح لکھا ہے نصف رات کی ابتدا میں اٹھے تازہ وضو کرکے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے سلام کے بعد ہزار دفعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اس کے بعد ہزار بار پڑھے یا خفی الالطاف ادرکنی بلطفک الخفی اس کے بعد ایک ہزار ایک دفعہ یا بدوح پڑھے اور سر گریبان میں ڈال کر مراقبہ کرے اور دیکھے کہ عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے فراغت کے بعد دوگانہ پڑھ کر اس کا ثواب میر سید علی ہمدانی کو بخشے۔

www.maktabah.org

باب ۸

سلسلۂ مدینیہ

طریقہ مدینیہ کی کئی شاخیں ہیں مغرب میں ان کی مشہور شاخ مغاربہ اور حضر موت میں عید روسیہ ہے اس کی نسبت سید عبداللہ عید روس کبیر کی طرف ہے اس فقیر کو ہر ایک کے ساتھ ارتباط اور نسبت حاصل ہے۔

میں نے اس سلسلے کا طریقہ حاصل کیا شیخ ابو طاہر سے انھوں نے حاصل کیا حرم مکی کے دو شیوخ شیخ احمد نخلی اور شیخ عبداللہ سالم البصری سے ان دونوں نے حاصل کیا شیخ عیسیٰ المغربی سے انوں نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم جزائری مفتی عرف قدورہ سے انھوں نے شیخ محقق سعید بن مصری سے انھوں نے ولی کامل احمد محی الوھرانی سے انھوں نے شیخ الاسلام العارف باللہ سیدی ابراہیم التازی سے انھوں نے پیشوائے سلسلۂ سیدی صالح بن موسیٰ زواوی سے انھوں نے شیخ معمر محمد بن مخلص سے انھوں نے شیخ مغلطائی بن فلیح سے انھوں نے ابو عبداللہ عریان سے انھوں نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی سے انھوں نے شریف ابو محمد الناجوزی سے انھوں نے قطب ابو محمد صالح سے انھوں نے قطب الطریقت شیخ ابو محمد بن المغربی سے طریقہ حاصل کیا۔

نیز حاصل کیا میں نے یہ طریقہ شیخ ابو طاہر سے انھوں نے شیخ احمد نخلی مکی

www.maktabah.org

سے انھوں نے سید عبدالرحمٰن بن علی باعلوی شاگرد سید عبداللہ علوی حداد سے۔ اپنے داماد سے انہیں طریقہ میں نسبت حاصل ہے سید محمد بن علوی مقیم مکہ سے انھوں نے طریقہ حاصل کیا سید عبداللہ بن علی صاحب الزمط سے انھوں نے شیخ بن عبداللہ عید روس سے جن کی قبر احمد آباد میں ہے انھوں نے اپنے والد سید عبداللہ بن شیخ سے۔ انھوں نے اپنے چچا سید ابوبکر عید روس صاحب عدل سے انھوں نے اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبداللہ عید روس سے یہی وہ بزرگ ہیں جن سے سلسلۂ عید روسیہ منسوب ہے انھوں نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انھوں نے اپنے والد سید عبدالرحمٰن بن محمد الشقاف سے انھوں نے اپنے والد محمد بن علی مولی الدویلہ سے انھوں نے اپنے والد علی بن علوی سے انھوں نے اپنے والد علوی بن محمد سے انھوں نے اپنے والد محمد بن علی سے اور آپ تمام باعلوی مشائخ کے جد اعلیٰ ہیں انھوں نے شیخ ابومدین مغربی سے دو بزرگوں کے واسطہ سے ایک شیخ عبداللہ صالح مغربی اور دوسرے شیخ عبدالرحمٰن مقتدی المغربی شیخ ابو مدین نے شیخ عبدالرحمٰن کو خرقہ بھیجا تھا کہ وہ فقیہ مقدم محمد بن علی کو پہنائیں۔ وہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے۔ پھر انھوں نے شیخ عبداللہ کو حضرموت بھیج کر انہیں خرقہ پہنوایا پھر شیخ مقتدا ابومدین شعیب بن حسن المغربی نے طریقہ حاصل کیا اور خرقہ پہنا اپنے مرشد ابو الیعزا سے انھوں نے شیخ علی بن حرزہم سے انھوں نے فقیہ حافظ قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد المعاضری المعروف ابوبکر ابن العربی الاندلسی اشبیلی سے انھوں نے امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد الغزالی سے انھوں نے امام الحرمین عبدالملک سے انھوں نے اپنے والد شیخ ابو محمد عبداللہ بن یوسف الجوینی سے انھوں نے شیخ العالم العارف ابو طالب المکی محمد بن علی بن عطیہ الحارثی سے انھوں نے ابوبکر بن ولف جحدر الشبلی سے انھوں نے سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی سے خرقہ اور طریقہ حاصل کیا۔

محمد بن علی فقیہ المقدم کو ایک دوسرے سلسلے سے طریقہ حاصل ہے اور وہ ان کے آباؤ و اجدا کا طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انھوں نے طریقہ حاصل کیا اپنے

www.maktabah.org

والد علی سے انھوں نے اپنے والد محمد صاحب مرباط سے انھوں نے اپنے والد علی خالع قسم سے انھوں نے اپنے والد علوی سے انھوں نے اپنے والد محمد سے انھوں نے اپنے والد مہاجر فی اللہ احمد سے انھوں نے اپنے والد عیسیٰ سے انھوں نے اپنے والد محمد سے انھوں نے اپنے والد علی العریضی سے انھوں نے اپنے والد امام جعفر صادق سے خرقہ و طریقہ حاصل کیا۔

اسی طرح ابو مدین کا بھی ایک اور سلسلہ ہے جو نوری کی طرف واپس آتا ہے اور وہ یہ ہے شیخ ابو مدین نے طریقہ حاصل کیا شیخ ابو یعزا بنوری سے انھوں نے شیخ ابو شعیب ایوب ساریہ بن سعید الفہاجی سے انھوں نے شیخ عبدالجلیل سے انھوں نے شیخ ابو الفضل الجوہری سے انھوں نے اپنے والد ابو عبداللہ الحسین الجوہری سے انھوں نے شیخ ابو الحسین النوری رفیق ابن البغوی سے آپ حضرت جنید کے خلیفہ اور رفیق تھے پھر حضرت جنید نے حاصل کیا سری سے۔

اس کے علاوہ ابو مدین نے خرقہ پہنا امام ابوبکر طرطوسی سے انھوں نے شاشی سے انھوں نے شبلی اور انھوں نے حضرت جنید سے خرقہ پہنا۔

امام حجتہ الاسلام کا ایک اور طریقہ یہ ہے آپ نے خرقہ پہنا ابو علی فارمدی سے اسی طرح ابو طالب مکی کا ایک طریقہ ہے صاحب نفحات نے اسی پر زیادہ اعتماد کیا ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے طریقہ حاصل کیا محمد بن ابو عبداللہ احمد بن سالم البصری سے انھوں نے سہل بن عبداللہ تستری سے۔ شیخ ابو طالب مکی "قوت القلوب" کے مصنف ہیں مشائخ نے کہا ہے کہ طریقت کی باریکیوں کے بارے میں قوت القلوب ایسی کتاب اسلام میں دوسری نہیں ملے گی۔

میں عرض کرتا ہوں کہ یہ تصوف کی بنیادی کتاب ہے اس کے بعد تصوف کے موضوع پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کی اصل یہی کتاب ہے مثلاً احیاء العلوم، غنیتہ الطالبین، عوارف المعارف میری قوت کی اسناد اس طرح ہے۔

میں نے قوت القلوب کی اجازت حاصل کی شیخ ابو طاہر سے انھوں نے شیخ

www.maktabah.org

احمد نخلی سے انھوں نے شیخ محمد بن علاء بابلی سے انھوں نے احمد بن عیسیٰ بن جمیل کلبی سے انھوں نے علی بن ابوبکر قرانی سے انھوں نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے انھوں نے شہاب احمد بن محمد الحجازی سے انھوں نے ابو اسحاق البرہان التنوخی سے انھوں نے ابو العباس احمد بن ابو طالب الحجازی سے انھوں نے ابو الفتح محمد بن یحییٰ البیرونی سے انھوں نے ابو علی محمد بن محمد عبدالعزیز المہدوی سے انھوں نے کہا خبر دی مجھے میرے والد ابو طالب نے پھر ذکر کیا۔

مزید بزائے معجمہ۔ امیلہ بفتح الف و کسر میم و سکون تحتیہ اس کے لام ہے، ہم نے یہ دونوں نام ابو طاہر سے اسی طرح ضبط کیے ہیں۔ مراغی بغین معجمہ و فتح میم شہر آذر بائیجان کا ایک شہر ہے۔

فاروث بروزن فاروق آخر میں ثائے مثلہ واسط اور بصرہ کے درمیان ایک شہر ہے۔

یافعی نے کہا ہے کہ زواوی زواوہ کی طرف نسبت ہے یہ بڑے پیٹوں اور موٹی موٹی رانوں والے لوگوں پر مشتمل ایک بڑا قبیلہ ہے اس کا ممکن اعمال اوسقیہ ہے وہط بفتح واؤ وسکون ہا آخر میں طاء مہملہ عدن کے نزدیک ایک بستی ہے۔ عدن، بفتحتین یمن میں ساحل سمندر پر ایک شہر ہے۔

عتیروس، بتحتیہ و مثناہ شہروں کا نام ہے یہ عترسہ سے مشتق ہے اس کے معنی حصے یا ٹکڑے کا پکڑنا اور شدت کے آتے ہیں یہ شیخ عبداللہ کا لقب ہے۔ کثرت استعمال سے ت دال میں بدل گئی ہے۔

محضار بکسر المیم وسکون الحاء المہملۃ وفتح الضاد المعجمہ آخر میں رائے مہملہ یہ لقب فریاد کے وقت فوراً حاضر ہونے کی وجہ سے پڑا۔

سقاف بسین مفتوحہ قاف مشددہ مفتوحہ آخر میں فاصیغہ مبالغہ سے لقب ہے یعنی حال کو بہت زیادہ مخفی رکھنے والا۔ مولیٰ الدویلہ یعنی پرانے شہر کا والی۔ المقدم یعنی مقبرہ میں جس کی پہلے زیارت کی جاتی اور باقیوں کی بعد میں اسی لیے انہیں مقدم

www.maktabah.org

التربتہ کہا گیا۔

ابو مدین بفتح المیم و سکون الدال المہملہ و فتح التحتیہ آخر میں نون۔ ابو۔عزا الفتح التحتانیہ والعین المہملہ والزای المعجمہ۔ حرزھم بکسر حا المہملہ وسکون الرا المہملہ و کسر الزای المعجمہ آخر میں ضمیر جمع مذکر۔ معافری بفتح میم وعین مہملہ و بعد الف فائے کسورہ برائے مہملہ۔ غزالہ بفتح عین معجمہ تخفیف زائے معجمہ مضافات طوس میں ایک گاؤں ہے۔ جوینی بضم الجیم و فتح الواؤ و سکون التحتیہ بعد میں نون۔ یہ جوین کی طرف نسبت ہے۔ نیشاپور کے نواح میں ایک بڑا گاؤں ہے۔

ابو طالب محمد بن عطیہ الحارثی عطیہ بفتح عین مہملہ و کسر طاء مہملہ ویائے مشناہ تحتانیہ حارثی بحاء وراء مہملتین و ثائے مثلثہ۔ دلف بضم الدال المہملہ فتح اللام آخر میں فاء۔

جحدر بفتح جیم و سکون حاء مہملہ و فتح دال مہملہ ورائے مہملہ۔

شبلی بکسر الشین المعجمہ و سکون الموحدہ و بعد باء لام یہ شبلتہ کی طرف نسبت ہے جو ایک گاؤں ہے۔

اسروشنہ بضم ہمزہ و سکون سین مہملہ وضم رائے مہملہ و فتح شین معجمہ و فتح نون بعد میں ہائے ساکنہ ماوراء النہر کے شہروں میں سمرقند سے اس طرف ایک شہر ہے۔ صاحب مرباط بروزن محراب ساحل ہند پر ایک شہر ہے۔ خالع قسم نے بیس ہزار دینار سے زمین کا ایک ٹکڑا خریدا تھا اور اس نے اس کا نام وہی رکھا جو بصرہ میں اس کے خاندان کی زمین اور گاؤں کا نام تھا وہاں اس نے درخت لگوائے پھر آہستہ آہستہ وہ قریہ بن گیا پھر وہ اس کے دوسری طرف منتقل ہوا تو لوگ اسے خالع قسم کہنے لگے۔

عریض مصغر نام ہے ایک وادی کا جو مدینہ منورہ کے نزدیک ہے حضرت علی عریضی کی نسبت اسی وادی کی طرف ہے۔

خرقہ کے سلسلے میں عید روسیہ اور اس میں تمام مبہم نام ہم نے "نفحات قدوسیہ" سے نقل کیے ہیں سلسلۂ عید روسیہ کا تعلق سید عبدالقادر عید روس سے ہے۔

www.maktabah.org

خبر دی ہمیں شیخ ابو طاہر نے انہیں خبر دی شیخ احمد نخلی نے انھوں نے کہا ہمیں پنجگانہ نمازوں میں سے ہر نماز کے بعد اس دعا کی اجازت دی سید عبدالرحمٰن بن علی باعلوی نے جو سید عبداللہ کے شاگرد اور ان کے داماد ہیں انھوں نے خبر دی اپنے شیخ سید عبدالرحمٰن بن علوی حداد باعلوی سے اور وہ دعا یہ ہے۔

یااللّٰه یا لطیف یا رزاق یاقوی یا عزیز اسئلک تالهًا الیک واستغراقًا فیک وفناءً بک عمن سواک ولطفاً شاملاً جلیًا وخفیًا ورزقًا هنیاً و مرئیا' وقوة الایمان والیقین وصلابته فی الحق والدین وعزابک یدوم ویتخلد وشرفاً یبقی ویتابدلا یخالطه تکبر ولا تملوا ارادة فساد فی الله حق ولا علوانک سمیع قریب وصلی الله علیه سیدنا محمدٍ وآلهٖ وصحبه وسلم۔

میں عرض کرتا ہوں کہ سید عبداللہ حداد کا اشعار پر مشتمل ایک نہایت پر لطف اور قیمتی دیوان بھی ہے جو نصیحت اور سلوک کی باتوں پر مشتمل ہے آپ کے بھانجے سید عبداللہ عید روس اور عید روسی نے اس کے بعض قصائد مجھے عطا کیے تھے۔

مجھے خبر دی آل علوی کی ایک جماعت نے ان میں سید عبداللہ بن جعفر شامل ہیں کہ آل باعلوی کے مشائخ کا ایک طبقہ ہمیشہ دوسرے طبقے کو وصیت کرتا آیا ہے۔ کہ احیاء العلوم کو پڑھیں اسے یاد کریں اور اس پر عمل کریں۔ نیز اس کے اوراد وظائف کی پابندی کریں۔ اس کے علاوہ انھوں نے فرمایا ہے کہ عقائد میں ہمارے بزرگ اہل سنت و جماعت' فقہ میں امام شافعیؒ کے پیروکار اور سلوک و تصوف میں احیاء العلوم پر کاربند ہیں۔

○

www.maktabah.org

سلسلۂ شاذلیہ

اس فقیر نے طریقہ شاذلیہ کا خرقہ پہنا شیخ ابو طاہر کے ہاتھ سے انھوں نے خرقہ پہنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے انھوں نے شیخ احمد قشاشی سے انھوں نے خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل کیا ایک جماعت سے ان میں سے سیدی احمد بن قاسم' علامہ ولی کبیر سید حسن الانجیبی شیخ ابراہیم العلقمی' اور سیدی محمد بن زین الدین' نمایاں ہیں ان تمام مشائخ نے صحبت حاصل کی شیخ کمال الدین کی اور ان سے آداب طریقت اور رموز حقیقت حاصل کیے۔ شیخ کمال الدین نے صحبت پائی علامہ محمد بن محمد بن جرزی کی انھوں نے صحبت اٹھائی اور خرقہ حاصل کیا تاج سبکی سے انھوں نے صحبت اٹھائی اور خرقہ حاصل کیا۔ سیدی احمد بن عطاء اللہ اور سکندری صاحب حکم سے انھوں نے صحبت اٹھائی اور خرقہ حاصل کیا سیدی ابو العباس المرعشی سے انھوں نے صحبت اٹھائی اور خرقہ حاصل کیا قطب ابو الحسن شاذلی سے۔

شیخ ابو طاہر نے صحبت اٹھائی اور خرقہ حاصل کیا شیخ حرم شیخ احمد نخلی اور شیخ عبداللہ بن سالم سے انھوں نے شیخ عیسیٰ مغربی سے انھوں نے شیخ ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزائری سے اس کے علاوہ شیخ ابو طاہر نے اجازت اور کتابت کے ساتھ اپنے مرشد کا خرقہ حاصل کیا۔ شیخ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی مقیم مکہ مکرمہ سے شیخ ابراہیم نے ان سے اپنی اولاد کے لیے خرقہ طلب کیا تھا چنانچہ انھوں نے ان کے لیے مدینہ منورہ خرقہ بھیجا۔ اور اجازت بھی لکھی اس لیے ان سے آپ کی روایت صحیح

www.maktabah.org

ہے شیخ ابو طاہر شیخ ابو عثمان جزائری کے ہاتھ سے خرقہ حاصل کرنے میں ان کے ساتھ اکٹھے نہیں ہوتے۔ شیخ عثمان مغربی نے خرقہ حاصل کیا ابو العباس احمد حجی الوھرانی سے انھوں نے ابو سالم مہدی ابراہیم التازی سے صالح بن موسیٰ زواوی سے انھوں نے ابو عبداللہ محمد بن محمد بن مخلص الطیبی سے انھوں نے شیخ علاء الدین مغلطائی سے انھوں نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابو عبداللہ بن السید ابو الحسن الشاذلی سے اور ان دونوں نے حاصل کیا قطب ابو الحسن الشاذلی سے پھر قطب نور الدین ابو الحسن علی بن عبداللہ بن عبدالجبار المشہور شاذلی سے طریقہ حاصل کیا اور خرقہ پہنا اپنے مرشد شیخ عبدالسلام بن مشیش سے انھوں نے سید عبدالرحمٰن بن زیارت المدنی سے انھوں نے شیخ نقی الدین صوفی عرف فقیر (بصیغہ مصغر) انھوں نے شیخ فخرالدین سے انھوں نے شیخ ابو الحسن علی سے انھوں نے شیخ تاج الدین محمد سے انھوں نے شیخ شمس الدین محمد سے انھوں نے شیخ زین الدین محمد قروینی سے انھوں نے شیخ ابو اسحٰق ابراہیم البصری سے انھوں نے شیخ ابو القاسم مرونی سے انھوں نے شیخ فتح السعود انھوں نے شیخ سعید القروانی سے انھوں نے شیخ ابو محمد جابر سے انھوں نے السید الشہید الامام حسین ابن علی سے انھوں نے اپنے والد امیرالمومنین علی بن ابی طالب سے اور انھوں نے سید المرسلین شفیع المذنبین قائد الغرالمحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طریقہ حاصل کیا۔

سند حزب البحر

اس فقیر نے حزب البحر کی سند حاصل کی شیخ ابو طاہر سے انھوں نے شیخ احمد نخلی سے انھوں نے شیخ محمد بن العلاء سے انھوں نے سالم السنہوری سے انھوں نے نجم العیطی سے انھوں نے شیخ الاسلام زکریا سے انھوں نے عز عبدالرحیم بن فرات سے انھوں نے تاج عبدالوہاب بن علی سبکی سے انھوں نے اپنے والد تقی علی بن کافی السبکی سے انھوں نے شیخ احمد بن عطاء اللہ انھوں نے امام شیخ ابو العباس احمد بن عمر

www.maktabah.org

مرسی سے انھوں نے ابو الحسن شاذلی سے اس کے علاوہ اس نعمت کی اجازت مجھے اسی سند کے ساتھ احمد بن عطا سے بھی ہے خبر دی ہمیں شیخ ابو طاہر نے انھوں نے کہا خبر دی مجھے شیخ احمد نخلی نے انہیں خبر دی شیخ یحییٰ الشاوی نے انھیں تلقین کی شیخ سعید الجزائری نے انہیں شیخ سعید المقری نے انہیں ولی کامل احمد حجی نے انہیں عارف باللہ سیدی ابراہیم نے تلقین کی کہ دن رات میں ہر روز ایک دفعہ قرآن مجید کی یہ چار سورتیں بلاناغہ پڑھی جائیں۔

(۱) اقراء باسم ربک الذی خلق (۲) انا انزلنا فی لیلة القدر (۳) اذا زلزلت الارض (۴) لایلاف قریش۔

www.maktabah.org

باب ۱۰

سلسلۂ شطاریہ

اس علاقے میں سلسلۂ شطاریہ کی ایک ہی شاخ ہے جس کا تعلق شیخ محمد غوث گوالیاری سے ہے حقیقت یہ ہے کہ شیخ محمد غوث سے پہلے اس سلسلے کی زیادہ شہرت بھی نہیں تھی۔ ہندوستان میں یہ سلسلۂ عبداللہ شطاری سے جاری ہوا' البتہ اس کے بانی شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہیں اس فقیر نے سلسلۂ شطاریہ کا خرقہ شیخ ابو طاہر کے ہاتھ سے پہنا انھوں نے جواہر خمسہ کے عمل کی اجازت بھی عطا فرمائی۔ انھیں خرقہ اور اجازت حاصل ہوئی اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے انہیں شیخ احمد قشاشی سے انہیں شیخ احمد شناوی سے انھیں سید صبغۃ اللہ سے انہیں شیخ وجیہ الدین گجراتی سے اور انھوں نے خرقہ و اجازت حاصل کی شیخ محمد غوث گوالیاری سے۔

اس کے علاوہ میں نے خرقہ پہنا شیخ ابو طاہر کے ہاتھ سے انھوں نے شیخ احمد نخلی سے انھوں نے سید کلاں سے انھوں نے شیخ عیسیٰ سندھی برہان پوری سے انھوں نے شیخ لشکر محمد سے انھوں نے شیخ محمد غوث سے۔

شیخ محمد غوث گوالیاری صاحب جواہر خمسہ اور ناشر طریقہ شطاریہ نے یہ طریقہ حاصل کیا شیخ ظہور سے انھوں نے شیخ ہدایت اللہ سرمست سے انھوں نے شیخ محمد قاضی سے انھوں نے شیخ عبداللہ شطاری سے انھوں نے شیخ محمد عارف سے انھوں

www.maktabah.org

نے شیخ محمد عاشق سے انھوں نے شیخ خدا قلی ماورالنہری سے انھوں نے ابوالحسن خرقانی سے انھوں نے ابو المظفر ترک الطوسی سے انھوں نے شیخ ابویزید عشقی سے انھوں نے شیخ محمد مغربی سے اور انھوں نے تلقین پائی شیخ ابو یزید بسطامی کی روحانیت سے انھوں نے تلقین پائی سیدنا الامام جعفر الصادق کی روحانیت سے سند مذکور کے مطابق۔

سند دعائے سیفی وجواہر خمسہ

یہ فقیر سفرِ حج کے دوران لاہور پہنچا اور اس نے شیخ محمد سعید لاہوری کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا تو آپ نے دعائے سیفی بلکہ جواہر خمسہ کے تمام اعمال کی اجازت عطا فرمائی اور اپنی سند بیان کی آپ اپنے زمانے میں سلسلۂ احسنیہ شطاریہ کے اعظم مشائخ میں سے تھے اور جب کسی کو اجازت عطا فرماتے تھے اسے دعوت کی رجعت (رکاوٹ یا واپسی) نہیں ہوتی تھی۔ آپ کی سند یہ ہے۔ شیخ بزرگ اور ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری نے فرمایا میں نے اعمال جواہر خمسہ سیفی وغیرہ اور طریقہ شطاریہ حاصل کیا شیخ محمد مشرف لاہوری سے انھوں نے حاصل کیا شیخ عبدالملک سے انھوں نے شیخ بایزید الثانی سے انھوں نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے اور انھوں نے شیخ محمد غوث گوالیاری سے طریقہ حاصل کیا۔

اس کے علاوہ اس فقیر کو طریقہ شطاریہ کی اجازت اپنے والد گرامی سے ملی انہیں شیخ لال میرٹھی سے انہیں شاہ پیر میرٹھی سے آگے یہ سند میرے ذہن میں محفوظ نہیں رہی۔ اب میں نے کتاب العزیزیہ میں یہ سند پائی ہے۔ مجھے یہ سند صحیح معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایرجی عن شیخ بہاء الدین شطاری انھوں نے فرمایا واضح رہے کہ سلسلۂ شطاریہ کے مشرب میں اسم ذات اللہ زبان یا دل سے کہے اور اسمائے صفات کو مدنظر رکھے یعنی سمیع بصیر علیم، خیال میں لائے اور برزخ یعنی صورت واسطہ (صورت مرشد) ذہن میں رکھے اسم ذات کی مد کھینچے اور شد پر زور دے اسے

www.maktabah.org

ناف کے نیچے سے شروع کرے اور دل میں اس کے لیے سننے والے دیکھنے والے اور جاننے والے کا تصور رکھے ایک دم (سانس) میں اسم ذات ایک دفعہ کہے مگر اسم مبارک سانس کے ابتدا سے آخرت تک پھیل جائے یہ اس صورت میں ہے کہ اگر محاربہ کبیر نہ ہو اور اگر محاربہ کبیر ہو تو پھر ایک سانس میں اگر دو سو دفعہ اسم ذات کہہ سکے تو زیادہ بہتر ہے۔ جس وقت ان صفات میں استقرار حاصل کر لے تو دوسرے صفات تلقین کرے جنھیں صفات بنات کہتے ہیں یعنی سمیع' بصیر' سننے والا' دیکھنے والا' دائم' قائم' حاضر' شاہد کچھ عرصہ بعد جب اس شغل میں مستقیم ہو جائے تو قادر' واحد' حیی' قیوم' ظاہر و باطن' رؤف' نور' ہادی' بدیع' باقی کا شغل اختیار کرے۔ ہر ذکر اور اسم میں عروج و نزول شرط ہے جب اس شغل میں قائم ہو جائے ملفوظات تلقین کرے یعنی۔

العلی الاعلی العظیم الکبیر الاکبر القریب الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم۔

اس کے بعد محاربہ کبیر' شغل کرائے یعنی سانس روک کر پوری شدت کے ساتھ ملاحظہ کے تصور کے ساتھ اتنا ذکر کرے کہ جسم سے پسینہ بارش کی طرح بہنے لگے اور ذکر کرنے والا بیہوش ہو جائے اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو چیز بھوک کاٹنے اور بہت زیادہ جاگنے سے حاصل ہوتی ہے وہ ساری اس سے حاصل ہو جاتی ہے۔ اس قدر کافی ہے باقی مرشد سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

مراقبہ کے تین طریقے

واضح رہے کہ مراقبہ تین طرح پر ہے پہلی یہ کہ نماز کی صورت میں بیٹھے اور اس بات کو یقینی طور پر جانے کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا سنتا اور جانتا ہے اس علم اور کیفیت سے ایک لمحہ کے لیے بھی غافل ہو گا تو مراقبہ نہیں رہے گا۔ اس مراقبہ میں مرشد سے رابطہ ضروری ہے۔ نماز' تلاوت اور دوسرے تمام احوال میں اس علم اور

www.maktabah.org

احساس کو ہاتھ سے نہ جانے دے اس میں استقامت حاصل ہو جائے تو دوسرے مراقبہ یعنی مراقبہ مشاہدہ میں مشغول ہو۔ اس میں بھی اسی طریقہ یعنی نماز کی ہیئت میں بیٹھے اور منہ دل کے وسط کی طرف جھکا لے آنکھیں بند کر لے اور چشم باطن سے دل کو دیکھے اور تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یہ عمل اپنے کمال کو پہنچے گا تو تشبیہ کا حجاب اٹھ جائے گا اور سالک حقیقتاً اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا۔ اس کے تیسرے مرتبے کی طرف ترقی کرے اسے مراقبہ معائنہ کہا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ ہیئت پر بیٹھے مگر نگاہ آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں کھینچ کر اونچی کرے جیسے مرنے کے وقت ہوتی ہیں خیال یہ کرے کہ میری روح قالب سے نکل گئی ہے اور آسمان سے گزر کر حق تعالیٰ کے دیدار میں مشغول ہے جسے اسے پر استقامت حاصل ہو گی وہ ایک سبز ڈورا دیکھے گا جس کا ایک سرا ساتویں آسمان پر اور دوسرا اس کے دل میں ہو گا مشائخ کے ہاں اس راستے کی سیر کا یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے اس میں واسطہ صحیح نہیں۔

سند تسبیح

تسبیح کی سند مجھے عطا کی شیخ عبداللہ بصری مکی کے نواسے سید عمر نے انھوں نے کہا مجھے یہ سند دی میرے نانا شیخ عبداللہ نے انہیں شیخ محمد بن سلیمان مغربی نے انہیں ابو عثمان الجزائری نے انہیں ابو عثمان المقری نے انہیں سیدی احمد حجی نے انہیں سیدی ابراہیم تازی نے انہیں ابو الفتح المراعی نے انہیں ابو العباس احمد بن ابوبکر رداد سے انہیں مجد الدین محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی لغوی نے انہیں جمال الدین یوسف بن محمد الہ میری نے انہیں تقی الدین بن ابو ثنا محمود بن علی نے انہیں مجد الدین عبداللہ بن ابو الجیش المقری نے انہیں اپنے والد نے انہیں ابو الفاضل محمد بن ناصر نے انہیں ابو محمد عبداللہ سمرقندی نے انہیں ابوبکر محمد بن علی السلامی حداد نے انہیں ابو نصر عبدالوہاب بن عبداللہ بن عمر نے انہیں ابو الحسن علی

www.maktabah.org

بن حسن بن قاسم صوفی نے۔

انھوں نے کہا میں نے ابو الحسن سے سنا اور ان کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی میں نے پوچھا حضرت آپ ابھی تک تسبیح ہاتھ میں لیے ہوئے ہیں انھوں نے کہا میں نے اپنے مرشد جنید کو اسی طرح دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی میں نے ان سے کہا حضور! آپ تسبیح لیے ہوئے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے اپنے مرشد سری بن المغلس سقطی کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تو اسی طرح ان سے پوچھا انھوں نے کہا میں نے اپنے مرشد معروف کرخی کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تو میں نے ان سے یہی سوال کیا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے انھوں نے کہا میں نے اپنے مرشد عمر المکی کو دیکھا ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی چنانچہ میں نے ان سے یہی بات پوچھی جو تم نے مجھ سے پوچھی ہے انھوں نے فرمایا میں نے اپنے مرشد حسن بصری کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تو میں نے عرض کیا حضور! آپ اس قدر عظمت شان اور حسن عبادت کے باوجود تسبیح لیئے ہوئے ہیں انھوں نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے کہ ہم نے ابتدائے کار میں اسے شروع کیا اور آخری منزل تک اسے نہیں چھوڑ پائے۔ مجھے یہ بات انتہائی محبوب ہے کہ میں دل زبان اور ہاتھ تینوں سے اللہ کا ذکر کروں۔

شیخ ابو العباس رداد فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری کے قول سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ تسبیح صحابہ کے زمانے میں بھی موجود اور مستعمل تھی، حضرت حسن بصری کا یہ فرمانا کہ ہم نے اسے ابتداء سے شروع کیا اس بات کی دلیل ہے کہ تسبیح صحابہ کے زمانے میں بھی موجود تھی اس لیے کہ حضرت حسن بصری کی ابتداء ظاہر ہے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال باقی تھے کہ حضرت حسن بصری پیدا ہوئے آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قبضہ یوم الدار میں حاضر ہوئے اس وقت آپ کی عمر چودہ برس تھی آپ نے حدیث کی روایت کی ہے حضرت عثمان، علی، عمران بن حصین،

www.maktabah.org

معقل بن یسار ابوبکر' ابو موسیٰ ابن عباس' ابن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کی روایت کے بارے میں اختلاف مشہور ہے۔

سند دلائل الخیرات

دلائل الخیرات کی اجازت دی ہمیں ہمارے مرشد شیخ ابو طاہر نے انہیں اجازت دی شیخ احمد نخلی نے انہیں عبدالرحمٰن ادریسی المشہور مجوب نے انہیں ان کے والد احمد نے انہیں ان کے دادا محمد نے انہیں ان کے پردادا احمد نے انہیں دلائل کے مولف السید شریف محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت عطا فرمائی

سند قصیدہ بردہ

مجھے قصیدہ بردہ کی اجازت اور خبر دی شیخ ابو طاہر نے انہیں خبر دی شیخ احمد نخلی نے انہیں محمد بن علاء العالمی نے انہیں سالم سنہوری نے انہیں نجم غیئطی نے انہیں شیخ الاسلام زکریا نے انہیں ابو اسحاق الصالحی نے انہیں صلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی نے انہیں علی بن جابر الہاشمی نے انہیں اس قصیدہ کے ناظم شیخ شرف الدین محمد بن سعید حماد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت اور سند عطا فرمائی۔

کاتب الحروف عرض کرتا ہے کہ سلاسل طریقت کا بیان اس رسالے میں مکمل ہوا اس کے بعد علم حدیث اور فقہ کی اسناد کا بیان دوسرے موقع پر ہو گا۔

والحمد للہ اولاً وآخراً و ظاهراً وباطنًا وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ اجمعین ترجمہ مکمل ہوا۔

فقیر سید محمد فاروق شاہ القادری
خانقاہ عالیہ قادریہ شاہ آباد شریف 'گڑھی اختیار خان ضلع رحیم یار خان

www.maktabah.org

www.maktabah.org

الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

عالم کشف و مشاہدہ اور رویاء میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

حدیث اور اکتساب فیض کے موضوع پر منفرد کتاب

تصنیف لطیف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

سید محمد فاروق القادری

○

تصوف فاؤنڈیشن لاہور

www.maktabah.org

فہرست مضامین

مقدمہ: شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۷

☆ مثالی صورتیں ۲۴۸
☆ چادر مبارک ۲۴۸
☆ حسنین کریمین ۲۴۹
☆ تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل ۲۴۹
☆ ایک حدیث کی تشریح ۲۴۹
☆ شاہ ولی اللہ کا مقام ۲۵۰
☆ دست بہ کار دل بہ یار ۲۵۰
☆ شیخین کی فضیلت ۲۵۰
☆ مسلک حقہ ۲۵۱
☆ مختلف مسالک و طریقے ۲۵۱
☆ ظاہر کی اہمیت و فضیلت ۲۵۱
☆ حضور ﷺ واسطہ ہیں ۲۵۱
☆ وہ دیتے ہیں سب کچھ ۲۵۲
☆ بال مبارک عطا کرنا ۲۵۲
☆ عالم بیداری میں تشریف آوری ۲۵۲
☆ خواب میں بیعت ۲۵۲
☆ پسندیدہ درود ۲۵۲
☆ ہدیے مشترک ہوتے ہیں ۲۵۳
☆ مشکل میں دستگیری ۲۵۳
☆ جمال محمدیؐ ۲۵۴
☆ میلاد کا اہتمام ۲۵۴
☆ حضرت علی مرتضیٰؓ سے سوال ۲۵۴
☆ مقام فنافی الرسول ۲۵۵
☆ مسجد یاقوت ۲۵۵
☆ کیا ہے جو ان پہ عیاں نہیں ۲۵۶
☆ تمباکو نوشی ناپسند ہے ۲۵۶
☆ شیخ تشاشی کا استغاثہ ۲۵۷
☆ علی مرتضیٰؓ اولیاء اللہ اور حضورؐ کے درمیان واسطہ ۲۵۷
☆ شیخ ابو الرضاء کا مقام ۲۵۷
☆ اعلیٰ نسبت کے مقامات ۲۵۸
☆ اہل نظر کے آداب ۲۵۹
☆ مصافحہ مبارکہ کی شان ۲۶۱
☆ آنحضورؐ سے سورت فاتحہ پڑھنا ۲۶۲
☆ سورہ اذا زلزلت کی تعلیم ۲۶۲
☆ سورہ کوثر سماعا و قراءت ۲۶۲
☆ آنحضرت ﷺ کا بخاری پڑھنا ۲۶۲
☆ حرف آخر ۲۶۳

www.maktabah.org

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جس نے اپنے حبیب ﷺ کی شان اس قدر بلند فرمائی کہ جو بھی خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا، اس نے بلاشبہ آپ ہی کو دیکھا۔ اس نے شیطان کو سرے سے طاقت ہی نہیں دی کہ وہ خواب میں آپ کی شکل اختیار کر سکے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد لاشریک ہے، اسی طرح میں شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے عبد خاص اور رسول ہیں اور شفاعت کبریٰ کا منصب صرف آپ ہی کے لیے مخصوص ہے، درود و سلام نازل ہوں آپ کی ذات اقدس پر اور آپ کے آل اور اصحاب پر جو ہدایت کے ستارے اور پرہیزگاری کے رہنما ہیں۔

کمترین خلائق احمد جو ولی اللہ بن عبدالرحیم العمری الدہلوی کے نام سے مشہور ہے، عرض کرتا ہے کہ احادیث مبارکہ میں سے یہ چالیس حدیثیں ہیں جو عالم خواب میں یا آپ کی روح مبارک کے مشاہدے کی حالت میں آپ سے روایت کی گئی ہیں، میں نے انہیں اس رسالے میں جمع کر دیا ہے۔ ان میں سے کچھ حدیثیں ایسی ہیں جنہیں کسی واسطے کے بغیر براہ راست ذات اقدس سے میں نے اخذ کیا ہے۔ اور بعض احادیث ایسی ہیں کہ آپ کی روایت میں میرے اور آنحضور ﷺ کے درمیان دو یا تین واسطے ہیں۔ میں نے اس کا نام در الثمین فی مبشرات النبی الامین ﷺ تجویز کیا ہے۔

www.maktabah.org

مثالی صورتیں: میں نے خواب میں سید المرسلین ﷺ کی زیارت کی کہ میں آپ کے حضور حاضر ہوں اور سامنے بیٹھا ہوں۔ آپ ٹھوڑی مبارک سینہ اقدس پر رکھے مراقبہ کی کیفیت میں ہیں' اس وقت آپ کی تین مثالی صورتیں مجھ پر ظاہر ہوئیں' پہلی مثالی صورت جسم مخروطی ہے اس میں جسم کے دونوں حصے (اوپر نیچے والے) کھلے (چوڑے) تھے' مگر نیچے والا حصہ اوپر والے کے مقابلے میں زیادہ چوڑا نظر آیا دوسری مثالی صورت جسم مطبوح کی تھی گویا جیسے کسی سخت چیز میں لکڑی گڑی ہوئی ہو تیسری مثالی صورت عود (لکڑی) کی تھی جو زمین میں گڑی ہوئی تھی اس لکڑی پر کسی ٹھوس چیز کی مانند جسم مبارک کی شبیہ تھی۔

اس کے بعد مجھ پر آشکارا ہوا کہ پہلی صورت آپ کی نسبت مبارکہ کی تمثیل ہے' یہ نسبت سفلی جسمانی مراتب اور بلند روحانی مدارج دونوں کی جامع ہے۔ دوسری صورت ان سالکین راہ کی نسبت کی تصویر ہے جن کی نسبت کے لیے صرف اسفل کے قریب قریب کشادگی ہے اور تیسری صورت میں ان مجذوبوں کی نسبت کا اظہار ہے جن کی نسبت کو اعلیٰ کے قرب میں لگاؤ ہے۔

جونہی میں نے ان تینوں صورتوں کے مفہوم اور مراد کو سمجھ لیا۔ آنحضور ﷺ نے سر اٹھا کر تبسم فرمایا اور بیعت لینے کے لیے ہاتھ بڑھائے' میں آگے بڑھا' یہاں تک کہ میرے زانو آپ کے زانوئے مبارک سے مل گئے۔ آپ نے مصافحہ فرمایا اور دوبارہ ٹھوڑی مبارک سینہ اقدس پر رکھ کر مراقبہ میں چلے گئے اور آنکھیں بند فرمالیں۔ میں نے بھی آپ کی اتباع میں اپنی ٹھوڑی سینہ پر رکھی اور آنکھیں بند کرلیں۔ اس دوران میرے دل میں وہ تمام نسبتیں ظاہر ہوگئیں جنہیں میں پہلے سمجھ چکا تھا۔

چادر مبارک: ایک دفعہ کھنبائت کے شہر میں عصر کی نماز کے بعد مراقبہ کی کیفیت میں تھا کہ آپ کی روح مبارک جلوہ گر ہوئی اور مجھے چادر اوڑھائی' اسی دم علوم شریعت کے بعض اسرار و رموز مجھ پر کھل گئے اور پھر یہ سلسلۂ ہمیشہ بڑھتا رہا۔

www.maktabah.org

حسنین کریمین: میں نے عالم خواب میں دیکھا کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے غریب خانے پر تشریف لائے ہیں، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایسا قلم ہے جس کی زبان (نوک) ٹوٹی ہوئی ہے۔ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ قلم مجھے عطا فرمائیں اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا، یہ قلم میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ پھر اچانک قلم آپ نے ہاتھ ہی میں روک لیا اور فرمایا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اسے درست کر دیں۔ پھر جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے قلم ٹھیک کر دیا تو آپ نے مجھے دے دیا، اتنے میں ایک چادر لائی گئی، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھاتے ہوئے فرمایا یہ چادر میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ چنانچہ یہ چادر آپ نے مجھے اوڑھا دی، بس اسی دن سے دینی علوم کی تصنیف و تالیف کے سلسلے میں میرا سینہ کھل گیا اور اس پر اللہ کا شکر ہے۔

تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل: میں نے روحانی طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا مفہوم پوچھا "کنت نبیا و آدم منجدل بین الماء والطین" (میں تو اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم ابھی گل گارے میں تھے) تو آپ کی روح مبارک میری روح پر جلوہ گر ہوئی اور مجھے آپ کی وہ مثالی صورت دکھائی گئی، جو عام اجسام میں آنے سے پہلے تھی۔ اس صورت کا فیضان عالم مثال میں جلوہ ریزی کر رہا تھا۔ گویا جس وقت حضرت آدم کا گل گارے سے خمیر اٹھایا جا رہا تھا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم مثال میں مکمل ظہور موجود تھا اور اسی ظہور کو آپ نے اس حدیث میں "میں اس وقت نبی تھا" کے الفاظ سے تعبیر فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ عالم جسمانی میں جلوہ فگن ہوئے تو آپ کے ساتھ تمام مثالی قوتیں بھی عالم جسمانی میں منتقل ہوئیں، چنانچہ بے حد و حساب علوم ظاہر ہوئے۔

ایک حدیث کی تشریح: میں نے روحانی طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی تشریح کے لیے عرض کیا کہ جب کسی نے آپ سے پوچھا۔ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه (مخلوق کی تخلیق سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا) تو جواباً آپ نے سائل

www.maktabah.org

سے فرمایا کان فی عماء مافوقه هواء ماتحته هواو وہ ایسے نقابوں (پردوں) میں تھا کہ اس کے سوا کچھ نہ تھا' چنانچہ روح مبارک میری روح پر جلوہ گر ہوئی۔ روح مبارک ایک عظیم نور کی صورت میں تھی اور یہ اس ہیولانی بعد کی عظمت سے بھی بلند تھی جو خطوط شعاعیہ کے ملنے کے تمام مقامات کو محیط ہے۔ پھر کہا گیا کہ یہ نور ہے یعنی یہ وہی تجلی ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بعد ہیولانی وہ عماء ہے اور خطوط شعاعیہ کے احاطہ سے مراد وہ قہر ہے جس کا اشارہ اس ارشاد الٰہی میں کیا گیا ہے وهو القاهر فوق عباده۔

شاہ ولی اللہ کا مقام: آنحضرت ﷺ نے اس فقیر کو مخاطب کرتے ہوئے ایک روحانی اشارے میں فرمایا کہ منشاء الٰہی یہ ہے کہ امت مرحومہ کے تمام ایسے عمدہ خصائل جو ترک کر دیے گئے ہیں' تمہارے اندر جمع کر دیے جائیں۔

دست بہ کار دل بہ یار: روحانی طور پر میں نے آنحضور ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے لیے دنیوی اسباب اختیار کرنا بہتر ہے یا ان سے کنارہ کشی کرنا' آپ کی روح مبارک سے میری روح پر ایسا فیضان ہوا کہ شروع میں میرا دل اسباب دنیا اور اولاد سے سرد ہوگیا' تھوڑی دیر بعد ایسی کیفیت کا ظہور ہوا کہ اب میری طبیعت اسباب دنیا کی طرف اور میرا دل فیض حقیقی کی طرف مائل ہے۔

شیخین کی فضیلت: روحانی طور پر میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر فضیلت کیوں حاصل ہے' جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نسب کے اعتبار سے افضل' علمی لحاظ سے برتر اور شجاعت کی حیثیت سے اپنا ثانی نہیں رکھتے اور پھر تمام صوفیائے کرام کو بھی آپ ہی سے نسبت ہے۔ اس کے جواب میں آنحضور ﷺ کی طرف سے میرے دل پر فیضان ہوا' جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دو حیثیتیں ہیں' ایک ظاہری اور دوسری باطنی' آپ کی ظاہری حیثیت کی نمائندگی حضرات شیخین نے اس طرح کی کہ لوگوں میں عدل و انصاف قائم کرنے اور شرعی امور و احکام کی

www.maktabah.org

تبلیغ و ترویج میں مصروف رہے۔ گویا اس طرح یہ دونوں خلفاء آپ کے جسم مبارک کے جوارح قرار پائے' رہی آپ کی باطنی حیثیت' سو اس کا تعلق فنا و بقا کے مدارج اور آپ سے اخذ کردہ علوم سے متعلق ہے یہ بھی ایک اعتبار سے ظاہری حیثیت کے ضمن میں آجاتے ہیں۔

مسلک حقہ: میں نے روحانی طریقہ سے آنحضور ﷺ سے شیعہ مسلک کے متعلق پوچھا مجھے اشارہ کیا گیا کہ یہ مسلک جھوٹا ہے اور اس کا غلط ہونا لفظ "امام" سے ظاہر ہے۔ اس کیفیت سے واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ واقعی ان کے ہاں "امام" ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو معصوم ہوتا ہے' اس کی تابعداری فرض ہے اور اس پر باطنی وحی ہوتی ہے' حالانکہ یہی نبی کی تعریف ہے' لہٰذا اس عقیدے سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

مختلف مسالک اور طریقے: میں نے آنحضرت ﷺ سے مختلف مذاہب اور طریقوں کے بارے میں پوچھا کہ آپ کے نزدیک ان میں سے کون سا مسلک یا طریقہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ کی طرف سے میرے دل پر فیضان ہوا کہ یہ مسلک اور طریقے برابر ہیں' ان میں سے کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔

ظاہر کی اہمیت اور فضیلت: میں نے دیکھا ہے کہ جو علماء اور محدثین اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنے ظاہری لطائف (ظاہری شریعت اور اخلاق و اعمال) کو درست رکھتے ہیں' وہ ان صوفیاء کے مقابلے میں آنحضور ﷺ کو زیادہ پسند ہیں' جو اپنے باطنی لطائف کی درستی پر تو بہت زور دیتے ہیں' مگر ظاہری آداب اور لطائف کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے۔

حضور ﷺ واسطہ ہیں: ایک دفعہ مجھ پر بھوک کا غلبہ ہوا' میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس کے لیے کوئی انتظام کر دے۔ اس دوران میں نے آنحضرت ﷺ کی روح مبارک کو دیکھا کہ وہ کھانا ہمراہ لے کر آسمان سے اتر رہی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ سے ارشاد فرمایا تھا کہ آپ میرے لیے کھانے کا بندوبست کر دیں' چنانچہ

www.maktabah.org

آپ نے کھانا مجھے عنایت فرمایا۔ اسی طرح اسی روز پچھلے پہر یا دوسرے روز علی الصبح میری یہ ضرورت پوری ہو گئی۔

وہ دیتے ہیں سب کچھ: ایک رات مجھ پر پیاس کا غلبہ ہوا، ہمارے دوستوں میں سے ایک کو الہام ہوا کہ دودھ بھرا پیالہ مجھے تحفتہً بھجوائے۔ دودھ آیا تو میں پی کر سو گیا۔ اس وقت میں باوضو تھا، میں نے آنحضور ﷺ کی روح مبارک کی زیارت کی، آپ نے اشارتاً فرمایا کہ "یہ دودھ ہم ہی نے تمہیں بھجوایا تھا۔ تمہارے دوست کے دل میں ہماری طرف سے ہی یہ تقاضا ڈالا گیا تھا۔"

خواب میں بیعت: میرے والد گرامی نے بتایا کہ مجھے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، میں نے آپ سے بیعت کی، اور آپ نے مجھے نفی و اثبات کا طریقہ اسی طرح تلقین فرمایا جیسے صوفیائے کرام کا معمول ہے۔ چنانچہ والد گرامی نے مجھ سے اسی طرح بیعت لی اور نفی و اثبات کے ذکر کی تلقین کی، جیسے آنحضور ﷺ ان سے بیعت لے چکے تھے اور انہیں تلقین کر چکے تھے۔

بال مبارک عطا کرنا: میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک دفعہ میں بیماری کی حالت میں تھا۔ مجھے آنحضور ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے پوچھا۔ "بیٹے! تمہارا کیا حال ہے؟" یہ کہہ کر آپ نے بیماری سے شفایابی کی خوش خبری دی اور داڑھی مبارک کے دو بال عنایت فرمائے میرے والد گرامی اس وقت تندرست ہو گئے اور نیند سے بیدار ہوئے تو ان کے پاس موجود تھے، چنانچہ آپ نے ان میں سے ایک بال مبارک مجھے دیا، جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔

پسندیدہ درود: میرے والد گرامی نے مجھے یہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اور آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں یہ درود پڑھا، تو آنحضور ﷺ نے اسے پسند فرمایا:

عالم بیداری میں آنحضور ﷺ کی تشریف آوری: میرے والد گرامی نے بتایا کہ میرے شیخ عبداللہ قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے قرآن مجید ایک ایسے

www.maktabah.org

پرہیزگار قاری سے حفظ کیا' جو بیابان میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ ہم قرآن مجید کا ورد کر رہے تھے کہ اچانک اہل عرب کی ایک جماعت آگئی۔ آگے آگے ان کا سردار تھا انہوں نے قاری (ہمارے استاذ) کی قرات سنی تو سردار نے کہا بارک اللہ تم نے قرآن مجید کی قرات کا حق ادا کیا ہے۔" یہ کہہ کر وہ لوگ چل کھڑے ہوئے۔ اتنے میں اسی شکل و شباہت کا ایک اور شخص آگیا' اس نے بتایا کہ آنحضور ﷺ نے گزشتہ رات فرمایا تھا کہ ہم فلاں جنگل میں قاری سے قرآن مجید کی قرات سننے جائیں گے' چنانچہ ہم نے سمجھ لیا کہ جو سب سے آگے آگے تھے وہ نبی اکرم ﷺ تھے۔ وہ (استاذ) کہنے لگے بلاشبہ میں نے اپنی ان ظاہری آنکھوں سے آنحضور ﷺ کی زیارت کی ہے۔

ہدیے مشترک ہوتے ہیں: میرے والد گرامی نے فرمایا کہ ابتدائے طلب میں میں نے مسلسل روزے رکھنے کا ارادہ کیا۔ پھر علماء کے اختلاف کی بنا پر کچھ تردد ہوا تو میں نے آنحضرت ﷺ کی طرف توجہ کی' خواب میں آپ کی زیارت ہوئی آپ نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہدیہ میں سب شریک ہوتے ہیں آپ کی طرف بڑھا' تو آپ نے روٹی سے ایک ٹکڑا لے لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہی بات دہرائی کہ ہدیہ مشترک ہوتا ہے چنانچہ میں آپ کے روبرو حاضر ہوا تو آپ نے بھی ایک ٹکڑا لے لیا۔ اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہدیے سب کے لیے ہوتے ہیں' میں نے عرض کیا اگر ساری روٹی آپس میں بانٹ لی تو میرے پاس کیا بچے گا؟ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رک گئے۔

مشکل میں دستگیری: میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک دفعہ رمضان المبارک میں مجھے سفر کا اتفاق پڑ گیا۔ راستے کی تکلیف اور روزے نے بے حال کر دیا' اس دوران جونہی آنکھ لگی' آنحضرت ﷺ نے اپنے جمال جہاں آرا سے مشرف فرمایا اور نہایت لذیذ کھانا مجھے عنایت فرمایا' جو چاول ' حلوے ' گھی اور خوشبو دار چیزوں پر مشتمل تھا۔ میں نے پیٹ بھر کر کھایا' پھر آپ نے ٹھنڈا پانی عطا فرمایا' میں نے سیر ہو

www.maktabah.org

کر پیا' آنکھ کھلی تو بھوک تھی نہ پیاس' البتہ ہاتھ زعفران کی خوشبو سے معطر تھے۔

جمال محمدی: میرے والد گرامی نے بتایا کہ مجھے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث پہنچی انا املح و اخی یوسف اصبح میں ملیح ہوں جبکہ میرے بھائی یوسف علیہ السلام صبیح تھے۔ مجھے اس کے معنی و مفہوم میں پریشانی ہوئی' اس لیے کہ صباحت کے مقابلے میں ملاحت عاشقوں کے لیے زیادہ بے قراری کا باعث بنتی ہے۔ جبکہ صورت یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے میں مصر کی عورتوں کا ہاتھ کاٹ لینا اور بعض لوگوں کا جمال یوسفی کی تاب نہ لاکر جاں بحق ہو جانا ایک امر واقعہ ہے' مگر ہمارے حضرت ﷺ کے بارے میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہیں۔ تردد کے دوران مجھے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت ہوئی' میں نے اس بارے میں پوچھا' تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے غیرت کی بنا پر میرا حقیقی جمال لوگوں سے مخفی رکھا ہے۔ اگر میرا اصلی حسن و جمال ظاہر ہو جائے تو لوگ اس سے کہیں زیادہ کر گزریں' جو انہوں نے حسن یوسفی کو دیکھ کر کیا تھا۔

حیراں ہوں آنکھیں بچھاؤں کہاں کہاں: میرے والد گرامی نے بتایا کہ میں نے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت کی۔ اس دوران مجھ پر اللہ کی طرف سے عطا کردہ آپ کے بعض ایسے کمالات ظاہر ہوئے جنہیں دیکھ کر میں آپ کے سامنے سجدے میں گر گیا۔ آپ نے انگلی مبارک دانتوں میں دبائی اور مجھے سجدے سے منع فرمایا۔

میلاد کا اہتمام: میرے والد گرامی فرماتے تھے کہ میں یوم میلاد کے موقعہ پر کھانا پکوایا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک سال کوئی چیز میسر نہ آسکی کہ کھانا پکواؤں' صرف بھنے ہوئے چنے موجود تھے' چنانچہ یہی چنے میں نے لوگوں میں تقسیم کیے۔ خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہیں' یہی چنے آپ کے سامنے رکھے ہیں' اور آپ نہایت خوش اور مسرور دکھائی دے رہے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سوال: میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک دفعہ میں

www.maktabah.org

نے خواب میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی زیارت کی۔ میں نے آپ سے اپنی قلبی نسبت کے بارے میں پوچھا کہ کیا میری نسبت بھی اسی انداز کی ہے، جو آپ حضرت آنحضور ﷺ کی صحبت عالیہ میں حاصل فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اپنے دل کی طرف توجہ کرو اور اپنی نسبت کا استحضار کرو، جونہی آپ نے اپنی نسبت کو بیدار کیا آپ نے فرمایا ہاں ہاں، یہی ہے۔

مقام فنافی الرسول: میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے مجھ پر اپنا تصرف فرمایا تو میں تمام مقامات طے کر کے ایسے مقام پر پہنچ گیا، جس سے آگے سوائے نبی کے اور کسی کا گزر ممکن ہی نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے میری روح کو اپنی روح مبارک کے جلو میں لے لیا۔ اس پرواز میں میں نے آگ کا ایک دریا دیکھا۔ پھر مجھ پر صبر، توکل اور اس قسم کے دوسرے طے شدہ مقامات ظاہر ہونے لگے، گویا اصلی مقامات یہی تھے اور جو کچھ پہلے گزرا وہ فروعی منزلیں تھیں۔

مسجد یاقوت: میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ آنحضور ﷺ ایک ایسی مسجد تشریف فرما ہیں جو یاقوت کی طرف شفاف ہے، اس کا اندرونی حصہ باہر سے صاف نظر آرہا ہے۔ صحابہ کرام اور اولیائے عظام حلقہ کیے آپ کے پاس بیٹھے ہیں۔ میں دروازہ پر پہنچا تو حضرت سید عبدالقادر جیلانی اور شیخ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ دونوں میری طرف بڑھے، حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ اس پر میرا حق زیادہ ہے، اس لیے کہ اس کے آباؤ و اجداد میرے ہی طریقے سے منسلک تھے۔ حضرت شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ میرا حق اس پر زیادہ فائق ہے، اس لیے کہ اس کی تربیت اپنے نانا کے پاس ہوئی ہے اور ان کا تعلق میرے سلسلے سے تھا۔ پھر دونوں کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ پہلے شیخ بہاء الدین میری تربیت کریں اس کے بعد حضرت سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جو چاہیں فیض عطا فرمائیں۔ چنانچہ شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ مجھے مسجد میں لے گئے اور آنحضور ﷺ کے سامنے بٹھا دیا۔

www.maktabah.org

آنحضور ﷺ نے (مراقبہ سے) جونہی چشم مبارک کھولی تو سب سے پہلے مجھ پر نظر ڈالی۔

کیا ہے جو ان پہ عیاں نہیں: میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو سید بتلاتا تھا' مجھے اس کے نسب کے بارے میں شک تھا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور وہ شخص آپ کی چارپائی کے نیچے سو رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر یہ صحیح النسب نہ ہوتا تو اس مقام پر نہ ہوتا۔

تمباکو نوشی بارگاہ نبوت میں ناپسند ہے: میرے والد گرامی نے فرمایا کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص خود تمباکو نوشی (حقہ وغیرہ) نہیں کرتا تھا مگر اس نے مہمانوں کے لیے یہ انتظام کر رکھا تھا' چنانچہ اس نے آنحضور ﷺ کی زیارت کی *(خواب میں یا بیداری میں اس کا صحیح علم نہیں ہے) دیکھا کہ آپ اس کی طرف تشریف لا رہے ہیں' پھر اچانک آپ نے رخ پھیرا اور واپس چل دیئے۔ اس کا بیان ہے کہ آنحضور ﷺ نے قدم مبارک تیز تیز اٹھانے شروع کیئے تو میں پیچھے دوڑا اور عرض کیا حضور! میرا قصور کیا ہے؟ فرمایا تیرے گھر میں حقہ ہے اور یہ ہمیں ناپسند ہے۔

تمباکو نوش کو بارگاہ نبوت میں اجازت نہ ملی: میرے والد گرامی نے بتایا کہ دو شخص صالحین میں سے تھے' ان میں سے ایک عابد بھی تھا اور عالم بھی' جبکہ دوسرا عالم نہ تھا مگر عابد تھا' دونوں نے ایک ہی رات ایک ہی وقت سید عالم ﷺ کی زیارت کی۔ عابد کو تو مجلس مبارک میں باریابی کی اجازت ملی مگر (عالم و عابد) کو اذن نہ ملا' عابد نے وہاں پر موجود لوگوں سے عالم کو اجازت نہ ملنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ عالم تمباکو نوشی کرتا ہے اور تمباکو بارگاہ نبوت میں پسند نہیں ہے۔ صبح ہوئی تو یہ عابد عالم کے پاس پہنچا' دیکھا کہ رات کے واقعے کی بنا پر رو رہا ہے۔ عابد نے اسے آنحضرت ﷺ کی طرف سے اجازت نہ ملنے کا سبب بتایا' چنانچہ اس نے اسی وقت

www.maktabah.org

حقہ نوشی سے توبہ کی۔ دوسری رات دونوں نے اسی صورت میں پھر زیارت کی' اب کے آنحضور ﷺ نے عالم کو بھی باریابی کی اجازت بخشی اور اپنے قرب سے نوازا۔

علی مرتضیٰؓ اولیاء اللہ اور حضور ﷺ کے درمیان واسطہ ہیں: میرے عم محترم نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ایسے راستے پر چل رہا ہوں جہاں کوئی اور موجود نہیں ہے۔ اچانک ایک شخص نے مجھے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا اور فرمایا اے ست رو! میں علی ہوں' مجھے آنحضور ﷺ نے بھیجا ہے کہ تمہیں ان کی خدمت میں لے چلوں' ہم دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت علی کرم اللہ وجہ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ کے نیچے لیا اور پھر اپنا ہاتھ آنحضور ﷺ کے روبرو پیش کرتے ہوئے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ یہ ہاتھ ابوالرضا محمد کا ہے' چنانچہ آنحضور ﷺ نے بیعت لی۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمانے لگے کہ میں آنحضور ﷺ اور اولیاء اللہ (یہ) لفظ بول کر آپ نے تیری طرف (شاہ ولی اللہ کی طرف اشارہ فرمایا) کے درمیان واسطہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے مجھے ذکر و اذکار تلقین کیے۔

شیخ ابو الرضا کا مقام: میرے عم محترم نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت کی۔ آپ برابر مجھے اپنا قرب عطا فرماتے گئے' یہاں تک کہ میں آپؐ ہی کا وجود ہو گیا (یعنی میرا وجود مٹ گیا یہ فنافی الرسول کا مقام ہے)

بارگاہ نبوت میں شیخ تشاشی کا استغاثہ: مجھے شیخ ابوطاہر نے شیخ تشاشی کے حوالے سے بتایا کہ ایک دفعہ شیخ تشاشی نے اپنی کسی مشکل کے حل کی خاطر آنحضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں فریاد لکھی۔ اس استغاثے کا مضمون کچھ اس طرح تھا' یا رسول اللہ! آپ مجھ سے زیادہ قریب ہیں یا یہ (استغاثہ)؟ آپ کے اس قرب کے صدقے جو مجھے حاصل ہے میرے دور ہونے سے پہلے آپ نے میری دستگیری کی اور اسی قرب کے طفیل میری تمام دینی دنیوی مشکلیں آسان ہوئیں۔ اور کون ہے جو مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہے؟ چھ ماہ گزرے تو سید محمد بن علوی نے آنحضرت ﷺ کی

www.maktabah.org

زیارت کی آپ نے فرمایا احمد قشاشی کو ہمارا اسلام اور ہماری شفاعت کی خوشخبری پہنچا دو۔ دوسری رات انہیں پھر زیارت نصیب ہوئی تو آپ نے فرمایا احمدِ قشاشی کو ہمارا سلام پہنچادو اور کہو کہ وہ بہشت میں ہمارے ساتھ رہے گا۔

اہل نسبت کے مقامات: مجھے شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی کے حوالے سے بتایا' شیخ احمد نخلی کا بیان ہے کہ شیخ عیسیٰ بن کنان خلوتی نے مجھے حکم دیا کہ میں مکہ مکرمہ میں ان کی جانشینی کے فرائض انجام دوں تاکہ طریقہ خلوتیہ کے بزرگ تہجد کی نماز کے بعد میرے پاس جمع ہو کر ان کے تلقین کردہ ورد وظائف پڑھا کریں۔ صورت یہ تھی کہ میرا دلی میلان سلسلۂ نقشبندیہ کی طرف تھا' دوسری طرف شیخ عیسیٰ کی حکم عدولی بھی مجھ پر گراں تھی' میں بہت پریشان ہوا۔ چنانچہ میں نے استخارہ کیا اور استخارہ میں آنحضور ﷺ کی ذات گرامی کو وسیلہ بنایا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی سال مجھے آنحضور ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمایا۔ میں جونہی مدینہ منورہ پہنچا' جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں آنحضور ﷺ کے روضہ مقدسہ پر آپ کے سرہانے کی طرف سے اس دروازے کے سامنے موجود ہوں' جو محراب اور قبرانور کے درمیان واقعہ ہے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضور ﷺ اور چاروں خلفاء کرام قبلہ کی طرف مسجد نبوی کے اس حصے میں تشریف فرما ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بعد میں شامل کیا تھا۔ میں تیزی سے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے بڑھا' پہلے میں نے آپؐ کے ہاتھ چومے پھرباری باری خلفاء اربعہ کی دست بوسی کی۔ فارغ ہوا تو آنحضور ﷺ نے دائیں ہاتھ سے مجھے پکڑا اور روضہ مقدسہ کی طرف لے چلے۔ خلفاء اربعہ بھی ساتھ ساتھ تھے' میں نے دیکھا کہ قبرانور کے سرہانے' پہلی صف کے برابر ایک نیا خوبصورت مصلیٰ بچھا ہوا ہے جیسا کہ عموماً محراب مساجد میں بچھایا جاتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ شیخ تاج کا مصلیٰ ہے اس پر بیٹھ جاؤ۔

حضرت شیخ تاج رحمۃ اللہ علیہ (اللہ ان کے ذریعے ہمیں دنیا و آخرت میں فائدہ مند

www.maktabah.org

کرے ولی اللہ اور عارف باللہ تھے۔ آپ ۱۰۴۰ھ تک مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہے' آپ نے خاصا طویل عرصہ وہاں گزارا اور بالآخر مکہ مکرمہ ہی میں واصل بحق ہوئے۔

شیخ احمد نخلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کے مرشد ہیں مگر یہ میرے لیے آپ کی طرف سے خصوصی مسند ہے۔ شیخ احمد نخلی نے شیخ ابوطاہر کو خرقہ پہنا کر اجازت عطا فرمائی اور شیخ ابو طاہر نے اس فقیر (شاہ ولی اللہ) کو خرقہ پہنا کر اجازت بخشی۔

اہل نظر کے آداب: مجھے شیخ ابوطاہر نے بتایا' انہوں نے کہا مجھے خبر دی شیخ احمد نخلی نے انہوں نے فرمایا مجھے خبر دی ہمارے شیخ السید السند احمد بن عبدالقادر نے انہیں بتایا شیخ جمال الدین قیروانی نے' انہیں اطلاع دی ان کے مرشد یحییٰ خطاب مالکی نے' انہوں نے کہا' ہمیں خبر دی ہمارے چچا شیخ برکات خطاب مالکی نے' انہیں خبر دی ان کے والد نے انہیں اطلاع دی ان کے والد شیخ محمد عبدالرحمٰن الخطاب نے' جو شارح ہیں "مختصر الخلیل" کے ان کا بیان ہے کہ ہم اپنے شیخ عارف باللہ عبدالمعطی التونسی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے۔ جب ہم روضہ مقدسہ کے قریب پہنچے تو پا پیادہ ہوگئے۔ ہمارے شیخ عبدالمعطی رحمۃ اللہ علیہ چند قدم اٹھاتے' پھر رک جاتے۔ الغرض وہ اسی کیفیت میں روضہ مقدسہ پر پہنچے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے کچھ ایسی باتیں کہیں جو ہماری سمجھ سے بالا تھیں۔ واپس پلٹے تو ہم نے شیخ سے رک رک کر چلنے کی وجہ پوچھی' انہوں نے فرمایا' میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت طلب کرتا تھا' اجازت ملتی تو قدم اٹھاتا' ورنہ رک جاتا' اسی طرح میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاری نے آپ سے جو حدیثیں روایت کی ہیں وہ صحیح ہیں' فرمایا صحیح ہیں' میں نے عرض کیا' میں آپ سے وہ حدیثیں روایت کروں' فرمایا شوق سے۔ چنانچہ شیخ عبدالمعطی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ محمد خطاب کو یہ اجازت عطا فرمائی' پھر ان میں ہر ایک دوسرے کو اجازت دیتا رہا۔ چنانچہ شیخ احمد بن

www.maktabah.org

عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ نخلی کو اس سند کے ساتھ روایت کرنے کی اجازت دی۔ شیخ نخلی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوطاہرؒ کو اجازت بخشی اور شیخ ابو طاہر نے مجھے اجازت عطا فرمائی۔

میں نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے ہاتھ سے اسی سند کے ساتھ' انہی الفاظ میں یہ حدیث لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ شیخ عبدالمصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت سے فارغ ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری اور مسلم دونوں کتابوں کی احادیث کی صحت متعلق پوچھا' آپ نے دونوں کی تصدیق کی اور دونوں کی روایت کی اجازت عطا فرمائی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت: مجھے شیخ ابوطاہر نے بتایا' انہیں شیخ احمد نخلی نے خبر دی' انہیں بابلی نے بتایا' انہیں سالم نے بتایا' انہوں نے نجم غیطی سے روایت کی' انہوں نے شمس محمد بن محمد بن العثمانی کی زبانی بیان کیا کہ میں نے خواب میں مکہ مکرمہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے سورہ نحل کا ابتدائی حصہ پڑھ کر سورہ نحل اور تمام قرآن مجید کی اجازت عطا فرمائی۔ شیخ ابو طاہر نے مجھے یہ اجازت بخشی۔

مصافحہ مبارکہ کی شان: ☆ مشابکہ کیا مجھ سے سید عمر بن بنت شیخ عبداللہ بن سالم نے' انہوں نے کہا مشابکہ کیا مجھ سے میرے دادا نے' انہوں نے کہا مجھ سے مشابکہ کیا شیخ محمد بن سلیمان نے اور انہوں نے کہا بلاشبہ جس نے مجھ سے مشابکہ کیا وہ جنت میں داخل ہوا اس لیے کہ یہ کہہ کر میرے ساتھ مشابکہ کیا میرے مرشد جزائری نے اور یہی بات کہہ کر مشابکہ کیا ان سے ابو عثمان مقری نے' اور اسی طرح مشابکہ کیا ان سے ابو سالم تازی نے' انہوں نے سید صالح زوماوی سے' انہوں نے

☆ یہ مصافحہ کی ہی قسم ہے اس میں دونوں ملنے والے محبت کی بنا پر ایک دوسرے کی انگلیاں آپس میں پھنسا لیتے ہیں اور اس طرح باتیں کرتے رہتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ کرم کسی کو یہ شرف بخشتے ہوئے کچھ فرمایا تو یہ سنت آگے چلتی رہی اسے مشابکہ کہتے ہیں۔

www.maktabah.org

عزالدین بن جماعت سے' انہوں نے شیخ محمد شیریں سے' انہوں نے شیخ سعد الدین زعفرانی سے' انہوں نے اپنے والد محمود زعفرانی سے' انہوں نے ابوبکر سواسی اور ناصرالدین علی بن ابوبکر ذوالنون ملیلی سے' ان دونوں نے محمد بن اسحق القونوی سے' انہوں نے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی سے' انہوں نے شیخ احمد بن مسعود شداد المقری موصلی سے' انہوں نے شیخ علی بن محمد الحائکی الباصری سے' انہوں نے شیخ ابو الحسن باغوزائی سے مشابکہ کیا' شیخ ابو الحسن کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے اپنی انگلیاں میری انگلیوں میں ڈالتے ہوئے فرمایا اے علی! مجھ سے مشابکہ کر! جس نے مجھ سے مشابکہ کیا وہ جنت میں داخل ہوا' جس نے مجھ سے مشابکہ کرنے والے سے مشابکہ کیا' وہ جنت میں داخل ہوا اس طرح آپ نے سات تک گنا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی' میں نے دیکھا کہ میری انگلیاں آنحضور ﷺ کی انگلیوں میں تھیں۔ شیخ تازی نے فرمایا کہ جو کوئی کسی سے مشابکہ کرے' یہی کہے کہ مجھ سے مشابکہ کر جس نے مجھ سے مشابکہ کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

اللہ کے قریب کون ہے: ☆ مشافہہ کرایا مجھے شیخ ابوطاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے اور انہوں نے اپنے مرشد بھائی شیخ احمد القلعشدی میقاتی سے' ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے شیخ احمد شناوی کے ہمراہ آنحضور ﷺ کے حجرہ مبارکہ میں داخل ہوا' ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ میرے شیخ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے قریب ترین کون شخص ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جو اپنی ذات و صفات کو اس کی ذات و صفات میں فنا کر دے۔ میں نے کہا بالکل یہی خلاصہ ہے اس حدیث قدسی کا

مشافہہ بھی مشابکہ کی طرح روایت حدیث کی ایک قسم ہے اس کا مطلب ہے کہ بیان کرنے والا سننے والے کے سامنے بعینہ وہ ہیبت اور کیفیت اختیار کرے جو اس نے روایت کے وقت اپنے شیخ کی حالت دیکھی ہے۔

www.maktabah.org

جس میں فرمایا گیا فاذا احببتہ بہ کنت سمعہ الذی یسمع بد (الخ) اور جب میں اپنے بندے سے محبت کرنے لگتا ہوں' تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ (الحدیث)

آنحضور ﷺ سے سورہ فاتحہ پڑھنا: مشافہہ کرایا مجھے شیخ ابوطاہر نے اپنے والد سے' ان کا بیان ہے کہ میں نے قشاشی سے سورہ فاتحہ' اور سورہ بقرہ کا ابتدائی حصہ' اسی طرح پڑھا جس طرح انہوں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ سے پڑھا تھا۔

سورہ اذا زلزلت کی تعلیم بارگاہ نبوت سے: مشافہہ کرایا مجھے شیخ ابوطاہر نے اپنے والد سے' ان کا بیان ہے کہ میں نے سورہ اذا زلزلت فقیہ مصری شیخ تقی الدین عبدالباقی الحنبلی سے اسی طرح پڑھی' جس طرح انہوں نے خواب میں آنحضرت ﷺ سے پڑھی اور سنی۔

سورہ کوثر سماعاو قراءۃ: مشافہہ کرایا مجھے شیخ ابوطاہر نے اپنے والد سے' ان کا بیان ہے کہ میں سورہ کوثر کو سماعا اور قراۃ (پڑھنا اور سننا) عارف باللہ شیخ محمد بن محمد الدمشقی سے اس طرح روایت کرتا ہوں' جس طرح خواب میں انہوں نے آنحضور ﷺ سے پڑھی سنی۔

آنحضرت ﷺ کا بخاری پڑھانا: مجھے شیخ ابوطاہر نے بتایا' انہیں ان کے والد نے خبردی' انہیں قشاشی نے بتایا' انہیں شناوی نے اطلاع دی انہیں ان کے والد نے خبردی' انہیں شعراوی نے خبردی' انہیں شیخ الاسلام زکریا نے بتایا' انہیں شرف الدین ابو الفتح المراغی نے خبردی' انہیں شرف الدین اسماعیل الجبرتی الزبیدی العقیلی نے بتایا' انہیں علی بن عمر الوانی نے بتایا' انہیں شیخ محقق محمد بن علی بن عربی نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ میں ہوں اور آنحضور ﷺ باب الجہاد اور باب الحرورہ کے درمیان محمد بن خالد الصلافی الصدفی التلستانی کو بخاری پڑھا رہے ہیں' مجلس برخاست ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے رکن یمانی کی طرف منہ کرتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے اللہ! ہم نے اچھی باتیں سنیں اور ہمیں آگاہی ہوئی۔ ہمیشہ ہمیں سکون و عافیت عطا کر' ہمارے دلوں کو پرہیز گاری کی دولت عطا فرما اور ہمیں ان باتوں کی توفیق دے جن پر تو راضی ہے۔

www.maktabah.org

یہ مبشرات میں سے چالیس حدیثیں ہیں جنہیں ہم نے اس مختصر سے رسالے میں جمع کر دیا ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہوا ہے۔

حرف آخر: میرے والد گرامی نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں حضرت زکریا علیہ السلام کی زیارت کی۔ آپ نے طریقہ نقشبندیہ کے مطابق مجھے اسم ذات کے ذکر کی تلقین کی' چنانچہ جس طرح حضرت زکریا علیہ السلام نے انہیں تلقین کی تھی میرے والد گرامی نے مجھے تلقین کی۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ آپس میں جھگڑ رہے ہیں' نوبت گالی گلوچ تک پہنچی۔ ان کی صورت خنزیر کی شکل کے ایک جانور کی مثال نمودار ہو گئی' میں لاٹھی اٹھا کر اس کے پیچھے دوڑا تاکہ اسے مار ڈالوں اس نے مجھے دیکھ کر کہا اگر تم مجھے مارو گے تو میری برائی اور شر کی قوت مجھ سے بدرجہا بدتر جانور کی شکل میں ظاہر ہو گی۔ میں مرعوب ہو گیا اور میں نے حضرت لوط علیہ السلام سے فریاد کی۔ آپ نے کرم فرمایا مجھ سے گفتگو کی تو میرا خوف جاتا رہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہم لوگ (انبیاء و رسل) مخلوق کو ہمیشہ فتنہ انگیزی اور شرفساد سے روکتے آئے ہیں۔ یہ وہ چیز ہے کہ جب ایک دفعہ شروع ہو جاتی ہے تو پھر ہمیشہ کسی نہ کسی شکل و صورت میں چلتی رہتی ہے' اس پر یہ رسالہ مکمل ہوا' اول و آخر ظاہر و باطن ہر حال اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکر ہے۔

یہ رسالہ اللہ تعالیٰ کی امداد سے تکمیل کو پہنچا۔ درود و سلام ہوں اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو ثواب کی خوشخبری اور عذاب کی وعید لے کر آئے ہیں اور ان کے صدقے ان کی آل اور اصحاب پر جن کے ساتھ نرمی اور سہولت کا وعدہ کیا گیا ہے اور جو ارباب دانش و بینش ہیں۔

خاک راہ دردمندان طریق

فقیر سید محمد فاروق القادری

خانقاہ عالیہ قادریہ شاہ آباد شریف

گڑھی اختیار خاں۔ ضلع رحیم یار خاں

www.maktabah.org

مطبوعات تصوف فاؤنڈیشن

کلاسیک کُتب تصوّف کے مُستند اُردو تراجم

- طواسین — مصنف : ابن حلاج (۲۴۴ — ۳۰۹ھ) مترجم : عتیق الرحمٰن عثمانی — قیمت مجلد -/۱۰۰ روپے
- کتاب اللمع — مُصنف : ابونصر سراج (م — ۳۷۸ھ) مترجم : سید اسرار بخاری — قیمت مجلد -/۳۰۰ روپے
- تعرّف — مُصنف : امام ابوبکر کلابازی (م — ۳۸۵ھ) مترجم : ڈاکٹر پیر محمد حسن — قیمت مجلد -/۱۲۵ روپے
- کشف المحجوب — مُصنف : سید علی ہجویری (۴۰۰ — ۴۶۵ھ) مترجم : سید محمد فاروق القادری — قیمت مجلد -/۱۵۰ روپے
- صد میدان — مُصنف : خواجہ عبداللہ انصاری (۳۹۶ — ۴۸۱ھ) مترجم : حافظ محمد افضل فقیر — قیمت مجلد -/۱۰۰ روپے
- فتوح الغیب — مُصنف : غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی (۴۷۰ — ۵۶۲ھ) مترجم : سید محمد فاروق القادری — قیمت مجلد -/۷۵ روپے
- آداب المریدین — مُصنف : ضیاء الدین سہروردی (۴۹۰ — ۵۶۳ھ) مترجم : محمد عبدالباسط — قیمت مجلد -/۷۵ روپے
- فتوحاتِ مکیہ — مُصنف : شیخ اکبر ابنِ عربی (۵۶۰ — ۶۳۸ھ) مترجم : مولوی محمد فضل خان — قیمت مجلد -/۳۰۰ روپے
- فصوص الحکم — مُصنف : شیخ اکبر ابن عربی (۵۶۰ — ۶۳۸ھ) مترجم : برکت اللہ فرنگی محلی — قیمت مجلد -/۱۵۰ روپے
- الاوراد — مُصنف : بہاء الدین زکریا ملتانی (۵۶۶ — ۶۶۱ھ) مترجم : ڈاکٹر محمد میاں صدیقی — قیمت مجلد -/۱۲۵ روپے
- لوائح — مُصنف : مولانا عبدالرحمٰن جامی (۸۱۷ — ۸۹۸ھ) مترجم : سید فیض الحسن فیضی — قیمت مجلد -/۷۵ روپے
- انفاس العارفین — مُصنف : شاہ ولی اللہ دہلوی (۱۱۱۴ — ۱۱۷۶ھ) مترجم : سید محمد فاروق القادری — قیمت مجلد -/۱۵۰ روپے
- الطاف القدس — مُصنف : شاہ ولی اللہ دہلوی (۱۱۱۴ — ۱۱۷۶ھ) مترجم : سید محمد فاروق القادری — قیمت مجلد -/۷۵ روپے
- رسائل تصوف — مُصنف : شاہ ولی اللہ دہلوی (۱۱۱۴ — ۱۱۷۶ھ) مترجم : سید محمد فاروق القادری — قیمت مجلد -/۱۵۰ روپے
- مرآت العاشقین — مُصنف : سید محمد سعید زنجانی (۱۲۵۱ — ۱۳۲۱ھ) مترجم : غلام نظام الدین مرولوی — قیمت مجلد -/۱۲۵ روپے

اہم کُتب تصوّف اور تذکرے

- کشفُ المحجوب فارسی (نسخۂ تہران) مُصنف : شیخ علی بن عثمان ہجویری تصحیح و تحشیہ : علی قویم — قیمت مجلد -/۱۷۵ روپے
- کشفُ المحجوب انگریزی (نسخۂ لاہور) مُصنف : شیخ علی بن عثمان ہجویری مترجم : آر اے نکلسن — قیمت مجلد -/۱۷۵ روپے
- کشف الاسرار (اردو ترجمہ) مُصنف : شیخ علی بن عثمان ہجویری مترجم : ملک شیر محمد اعوان — قیمت غیر مجلد -/۲۵ روپے
- ارمغان ابنِ عربی ________ مُصنف : مولانا محمد اشرف علی تھانوی ________ — قیمت مجلد -/۱۵۰ روپے
- آئینہ تصوف ________ مُصنف : ضیاء الحسن فاروقی ________ — قیمت مجلد -/۱۲۵ روپے
- حیاتِ جاوداں ________ مُصنف : ڈاکٹر پیر محمد حسن ________ — قیمت مجلد -/۱۵۰ روپے
- شمائلِ رسول (اردو ترجمہ) مصنف : شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی مترجم : محمد میاں صدیقی — قیمت مجلد -/۷۵ روپے
- بیماری اور اس کا روحانی علاج ________ مُصنف : ڈاکٹر میر ولی الدین — قیمت مجلد -/۱۰۰ روپے
- تذکرہ مشائخ قادریہ فاضلیہ ________ مُصنف : اسرار الحسنین قادری فاضلی — قیمت مجلد -/۱۵۰ روپے
- سیرت فخر العارفین — تذکرہ : شاہ محمد عبدالحی چاٹگامی مؤلف : سید سکندر شاہ — قیمت مجلد -/۲۵۰ روپے
- چراغ ابوالعلائی — تذکرہ : صوفی محمد حسن و حضرت نقیب اللہ شاہ مؤلف : غلام آسی پیا — قیمت مجلد -/۷۵ روپے

ناشر : تصوّف فاؤنڈیشن ۲۴۹ ریاض سمن آباد لاہور | واحد تقسیم کار : المعارف گنج بخش روڈ لاہور پاکستان

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

Maktabah.org

This book has been digitized by www.maktabah.org.

Maktabah.org does not hold the copyrights of this book. All the copyrights are held by the copyright holders, as mentioned in the book.

Digitized by Maktabah.org, 2011

Files hosted at Internet Archive [www.archive.org]

We accept donations solely for the purpose of digitizing valuable and rare Islamic books and making them easily accessible through the Internet. If you like this cause and can afford to donate a little money, you can do so through Paypal. Send the money to ghaffari@maktabah.org, or go to the website and click the Donate link at the top.

www.maktabah.org